فیوضِ صحبت

حصہ سوم

صحبتِ انسانِ کامل حضرتِ بحرالعلوم

شمس المفسرین، شیخ المحدثین، تاج العارفین، زبدۃ السالکین، استاذ العلماء،
خادم القرآن بحرالعلوم حضرت محمد عبدالقدیر صدیقی حسرت رحمتہ اللہ علیہ

کے

آخری پانچ سالہ دور کی خصوصی تدریسات، تفہیمات و فرمودات کا تاریخ وار ریکارڈ
خود حضرت قبلہ کے الفاظ و انداز میں

مرتبہ

تلمیذ و خلیفہ حضرت بحر العلوم

ابوالمجاہد سید احمد خیرالدین قادری قدیری

nned with CamScanner

فہرست مضامین

نمبر	عنوان	صفحہ
۱۔	پیش لفظ	۱
۲۔	لاقیمت جملے	۳
۳۔	تقدیر کا اشکال	۳
۴۔	تقدم زمانی، دہری، سرمدی	۳
۵۔	شیخ ابن عربی کا نظریہ	۵
۶۔	تمثیل	۵
۷۔	ہم بالعرض	۵
۸۔	تجوید سے متعلق	۵
۹۔	قرآن کو سمجھنا	۵
۱۰۔	خالی ہونا	۵
۱۱۔	استعارہ نہیں امتزاجی	۶
۱۲۔	کن فیکون	۶
۱۳۔	وسیلہ	۶
۱۴۔	کافر نہیں کہہ سکتے	۶
۱۵۔	اقتلوا	۷
۱۶۔	صحابہؓ کے مابین دشمنی نہیں	۷
۱۷۔	چند مجرب طبی نسخے	۷
۱۸۔	احادیث سے استنباط	۷
۱۹۔	اچھا نتیجہ	۸
۲۰۔	ایک اہم نسخہ	۸
۲۱۔	ذات، صفت اور اسم	۸
۲۲۔	آواگان یعنی تناسخ نہیں بلکہ عالم مثال	۸
۲۳۔	اللہ کے سوا سب متغیر	۹
۲۴۔	حلال حرام	۹
۲۵۔	مکمل شکر ادا کرنا ممکن نہیں	۹
۲۶۔	اچھا کون؟	۱۰
۲۷۔	کمانا عورت پر فرض نہیں	۱۰
۲۸۔	مردوں یا عورتوں کی کثرت	۱۰
۲۹۔	اسلام اور امن	۱۰
۳۰۔	عدم نسخ قرآن	۱۰
۳۱۔	کثرت	۱۱
۳۲۔	کیا اللہ سرکارؐ کے مثل اور پیدا کر سکتا ہے؟	۱۱

Scanned with CamScanner

تین

۳۳۔	قرآن مبین ہے	۱۱
۳۴۔	معنی کی تاویل	۱۲
۳۵۔	مختلف عوالم	۱۲
۳۶۔	تاویل اور معنی نکالنا	۱۲
۳۷۔	یقین، الفاظ یا معنی کا	۱۲
۳۸۔	"نساءنا" کے مصداق	۱۳
۳۹۔	مباہلہ	۱۳
۴۰۔	نمونہ۔اسوۂ حسنہ	۱۴
۴۱۔	موسیٰؑ کے بارے میں ظلم	۱۴
۴۲۔	دنیا کو دیکھنا	۱۴
۴۳۔	عاشق کا امتحان	۱۵
۴۴۔	نگرانی اور تائید	۱۵
۴۵۔	ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور حضورؐ کا دیدار	۱۵
۴۶۔	دو ذات، دو وجود میں شرک ہے	۱۵
۴۷۔	حضرت قبلہ کا فلسفہ	۱۶
۴۸۔	غرض اور مصلحت کا فرق	۱۶
۴۹۔	"واجب" اور "امر" میں فرق	۱۶
۵۰۔	حج سے روکنا	۱۶
۵۱۔	ایک دعا	۱۶
۵۲۔	اہل کتاب میں کی ایک جماعت اچھی	۱۶
۵۳۔	مسلمان کا تمام پیغمبروں کو ماننا ضروری ہے	۱۷
۵۴۔	اہل کتاب اور کافروں میں فرق	۱۸
۵۵۔	تحت حکم رہنا	۱۸
۵۶۔	ارادہ۔بے ارادتی	۱۹
۵۷۔	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر	۱۹
۵۸۔	جماعت میں وحدت	۱۹
۵۹۔	اہل الذکر	۱۹
۶۰۔	تعینات و اعتبارات	۱۹
۶۱۔	عالم اور فقیر	۲۰
۶۲۔	توحید و فنائیت	۲۰
۶۳۔	نور اور وجود	۲۱
۶۴۔	وجوب اور اباحت	۲۱
۶۵۔	اللہ واجب الاطاعت ہے تم مانو یا نہ مانو	۲۱
۶۶۔	"توبہ"	۲۱
۶۷۔	"ناسخ کی غلطی"	۲۲
۶۸۔	یقین کی اہمیت	۲۲
۶۹۔	"منا بھائی کی ڈاڑھی"	۲۲
۷۰۔	"آنکھ کا حسن"	۲۲
۷۱۔	مریدوں سے خوشی	۲۲

Scanned with CamScanner

۷۲۔ تقدیر کا کھلنا ۲۲
۷۳۔ موسیٰؑ اور خضر ۲۳
۷۴۔ قبول اور تقبیل ۲۳
۷۵۔ استاد اور مرشد ۲۳
۷۶۔ "وجود" میں مذاہب ۲۳
۷۷۔ حضرت قبلہ کی تکلیف ۲۵
۷۸۔ "ہندو لا" ۲۶
۷۹۔ نہ ماننا اور بے عملی ۲۶
۸۰۔ الیاس برنی صاحب ۲۶
۸۱۔ اسیر جنگ وراثت میں محروم ۲۶
۸۲۔ اسلامی حاکم کا اختیار ۲۶
۸۳۔ نکاح حرام ہے ۲۷
۸۴۔ تقلید ۲۷
۸۵۔ دعائے ایمان وحفاظت ۲۷
۸۶۔ شادی کا مقصد ۲۷
۸۷۔ باندی بن جانا ۲۸
۸۸۔ مالکن عورت اور غلام ۲۸
۸۹۔ حضرت عمرؓ کا درہ ۲۸
۹۰۔ باندی کا بیٹا ۲۸
۹۱۔ بچے کا مذہب ۲۸
۹۲۔ ماسوی اللہ کی بے وقعتی ۲۹
۹۳۔ تمام عوالم کی دید ممکن نہیں ۲۹
۹۴۔ ائمہ کا اختلاف ۲۹
۹۵۔ شہزادوں کی اہمیت ۳۰
۹۶۔ نسبت صدیقی ۳۰
۹۷۔ صدیق اکبر ۳۰
۹۸۔ حضرت عمرؓ کے پاس حضور کا مقام ۳۰
۹۹۔ حکم قرآن کی تخصیص ۳۱
۱۰۰۔ امام اعظم اور امام مالک ۳۱
۱۰۱۔ خوشامدی اہل علم ۳۱
۱۰۲۔ شیعوں کی شرارت ۳۱
۱۰۳۔ شرک ۳۲
۱۰۴۔ طلاق اور خلع ۳۲
۱۰۵۔ نوجوان مولوی کا فتویٰ طلاق پر ۳۲
۱۰۶۔ خطرات دفع کرنے کے لئے ۳۳
۱۰۷۔ سردگی ۳۳
۱۰۸۔ تکبر، عجب اور فکر ۳۳
۱۰۹۔ ماء غیر آسن اور ماء حمیم ۳۳
۱۱۰۔ قادیانی ۳۳

Scanned with CamScanner

۱۱۱۔	سرسید احمد خاں	۳۵
۱۱۲۔	توجہ خاص	۳۵
۱۱۳۔	شادی	۳۵
۱۱۴۔	غلامی	۳۵
۱۱۵۔	اسلام کا جنگی قانون	۳۶
۱۱۶۔	باندی سے تعلق	۳۶
۱۱۷۔	قادیانی	۳۷
۱۱۸۔	تعریف میں مبالغہ منع	۳۷
۱۱۹۔	توحید اور عبدیت	۳۸
۱۲۰۔	اعتقاد صحیح	۳۸
۱۲۱۔	قبیلے اور ذاتیں	۳۹
۱۲۲۔	ایمان و عمل	۴۰
۱۲۳۔	بہادری	۴۰
۱۲۴۔	بندہ	۴۰
۱۲۵۔	سات آسمان	۴۱
۱۲۶۔	صرف معصوم کی بات قابل یقین ہے	۴۱
۱۲۷۔	شعر کیا ہے ؟	۴۲
۱۲۸۔	خلف وعدہ و خلف وعید	۴۲
۱۲۹۔	اللہ کے نیک بندے	۴۲
۱۳۰۔	گناہ گار بھی مومن ہے	۴۳
۱۳۱۔	فاسق اور فاجر	۴۳
۱۳۲۔	علم کلام پر عبور	۴۳
۱۳۳۔	ابراہیم اور فرشتے	۴۴
۱۳۴۔	نوجوانی میں خلافت کا واقعہ	۴۴
۱۳۵۔	توحید اور اخلاص	۴۴
۱۳۶۔	پہلوان، شتنا، ڈاکٹر، جیب	۴۴
۱۳۷۔	اپنے مرشد کا ذکر	۴۵
۱۳۸۔	فلسفہ تشکیل و ارتقائے کائنات	۴۵
۱۳۹۔	موجودہ زمانے میں ناقدری	۴۵
۱۴۰۔	عالم مادی اور عالم علوی	۴۵
۱۴۱۔	**والحقنابھم ذریتھم**	۴۵
۱۴۲۔	رسول اللہ کی تین حالتیں	۴۵
۱۴۳۔	درود شریف ذکر اللہ ہے	۴۶
۱۴۴۔	زبان کی ترقی	۴۷
۱۴۵۔	مسئلہ طینت	۴۷
۱۴۶۔	فنائیت کی صورتیں	۴۷
۱۴۷۔	امر رب	۴۷
۱۴۸۔	مولانا فخر اور شاہ ولی اللہ	۴۸
۱۴۹۔	جمع بین الصلواتین	۴۹

anned with CamScanner

۱۵۰۔	تفسیر صدیقی کی قدر ہوگی	۴۹
۱۵۱۔	فقہی اختلافات	۵۰
۱۵۲۔	امام مہدی اور عیسیٰ کا فقہی مذہب	۵۰
۱۵۳۔	اجتماع یا ہجوم میں زور و قوت سے باز رہنا	۵۱
۱۵۴۔	چار عبداللہ	۵۱
۱۵۵۔	**لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب**	۵۲
۱۵۶۔	التحیات اور درود شریف	۵۲
۱۵۷۔	حنفیوں پر اعتراض اور اس کا جواب	۵۲
۱۵۸۔	حضرت قبلہ کے اساتذہ اور تعلیم	۵۳
۱۵۹۔	مکاتیب خیال اور ائمہ کا اختلاف	۵۳
۱۶۰۔	علمی لطیفہ	۵۵
۱۶۱۔	انکار، حدیث یا روایت کا اور صحابی کا مرتبہ	۵۵
۱۶۲۔	بدعت حسنہ	۵۵
۱۶۳۔	حکمران کی فقہی رائے بھی قابل اطاعت	۵۵
۱۶۴۔	دار العمل	۵۷
۱۶۵۔	**اجر کریم**	۵۷
۱۶۶۔	**یسعیٰ نورہم**	۵۷
۱۶۷۔	فاسق اور فاجر	۵۷
۱۶۸۔	اطمینان قلب	۵۷
۱۶۹۔	**والصدیقون والشہداء**	۵۷
۱۷۰۔	**لهم اجرهم ونورهم**	۵۷
۱۷۱۔	الہام اور وحی	۵۸
۱۷۲۔	بدعت	۵۹
۱۷۳۔	علم، عالم اور تصوف	۵۹
۱۷۴۔	قرآن فہمی	۶۰
۱۷۵۔	اجتہادی المسئلہ	۶۰
۱۷۶۔	علم زندگی ہے	۶۱
۱۷۷۔	بہترین مسلک	۶۱
۱۷۸۔	قرآن سے لگاؤ	۶۱
۱۷۹۔	خود اعتمادی کی حد	۶۱
۱۸۰۔	تواضع یا جرأت	۶۲
۱۸۱۔	تقلید	۶۲
۱۸۲۔	**تسجوہ** میں ضمیر اشارہ	۶۳
۱۸۳۔	**علیہ اللہ**	۶۳
۱۸۴۔	نادان علماء کی غلطی	۶۳
۱۸۵۔	فرمودۂ رسول ﷺ	۶۵
۱۸۶۔	اشاعت تعلیم کی ابتداء حضور ﷺ نے کی	۶۵
۱۸۷۔	حضرت عمرؓ کی سیاست	۶۵
۱۸۸۔	حضرت علیؓ کی سیاست	۶۶

anned with CamScanner

۱۸۹۔	صحابہؓ کے دور کی سیاست	۶۸
۱۹۰۔	حضرت قبلہ کے سیاسی خیالات	۶۸
۱۹۱۔	حضرت ابوبکرؓ کی سیاست	۶۸
۱۹۲۔	اہل قرآن کے دعویٰ کا رد	۶۹
۱۹۳۔	حضرت عمرؓ کا بشارت سے روکنا	۷۰
۱۹۴۔	اللہ کی تجلی	۷۱
۱۹۵۔	صدقہ	۷۱
۱۹۶۔	ایمان کامل۔ حدیث	۷۱
۱۹۷۔	ایمان واسلام	۷۱
۱۹۸۔	علم اور عرفان میں فرق	۷۲
۱۹۹۔	چُھو (TOUCH)	۷۲
۲۰۰۔	علم اور قدرت	۷۳
۲۰۱۔	قلب سلیم	۷۳
۲۰۲۔	مرنے کے بعد روحانی تصرفات	۷۵
۲۰۳۔	اطمینان قلبی	۷۶
۲۰۴۔	مرنے کے بعد سرکارؐ کا دیدار	۷۷
۲۰۵۔	فطرت کی برائی	۷۷
۲۰۶۔	ہمزاد اور موکل	۸۰
۲۰۷۔	عمل، مسمریزم اور کرامت	۸۰
۲۰۸۔	ولی	۷۹
۲۰۹۔	تزکیہ نفس	۷۹
۲۱۰۔	عقیدہ و عمل	۸۱
۲۱۱۔	ارتکاب گناہ	۸۲
۲۱۲۔	ائمہ کا فقہی استنباط	۸۲
۲۱۳۔	مثل اور مثال	۸۳
۲۱۴۔	یکسوئی و تصور شیخ	۸۳
۲۱۵۔	امر کے معنی	۸۳
۲۱۶۔	تقدیم تاخیر	۸۳
۲۱۷۔	لا الٰہ اور اللہ	۸۵
۲۱۸۔	الا لہ اور اللہ	۸۶
۲۱۹۔	مرکب اور بسیط	۸۶
۲۲۰۔	احساس	۸۶
۲۲۱۔	عابد اور عارف	۸۷
۲۲۲۔	ایک مجذوب عارف	۸۷
۲۲۳۔	عرفان و جذب کے بارے میں ہدایت	۸۸
۲۲۴۔	عین ثابتہ جزوی ہے	۸۸
۲۲۵۔	عین ثابتہ محمدیؐ کی حقیقت	۸۸
۲۲۶۔	بے حساب مریدوں کا علم	۸۹
۲۲۷۔	تخت بلقیس کی منتقلی	۹۰

Scanned with CamScanner

۲۲۸۔	تعویذ لکھنا	۹۰
۲۲۹۔	کمالات کی سیر	۹۰
۲۳۰۔	قاضی پورہ کو جانا	۹۱
۲۳۱۔	گم شدہ سونے کی زنجیر مل گئی	۹۱
۲۳۲۔	غوث وقت اور گزشتہ اقطاب	۹۲
۲۳۳۔	ابوالعباس احمد بدوی ؒ	۹۳
۲۳۴۔	قادری، چشتی یا نقشبندی	۹۳
۲۳۵۔	الیاس برنی صاحب کے والد کے رائے	۹۴
۲۳۶۔	"یاقہار"	۹۴
۲۳۷۔	"جملہ دکاوخر موسیٰ صعقا"	۹۴
۲۳۸۔	مرشد کے بچے	۹۴
۲۳۹۔	اپنے مریدوں کی تربیت	۹۵
۲۴۰۔	روح، صورت اور جسم	۹۵
۲۴۱۔	حاکم روح	۹۵
۲۴۲۔	احدیت وصفات	۹۵
۲۴۳۔	اللہ تعالیٰ کی صفات	۹۶
۲۴۴۔	معلومات الٰہی سے مخلوقات تک	۹۷
۲۴۵۔	"پیدائش، موت، ثواب وعذاب"	۹۹
۲۴۶۔	شیطان سے دھوکہ نہیں کھائیں گے	۹۹

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمدلله القدير المقتدر والصلوة والسلام على رسوله خير البشر ○

اللہ کا بے حد شکر و احسان ہے کہ اس نے مسلمان بناکر تمام انسانوں میں منتخب فرمایااور ایمان و ہدایت کی نعمت عطافرمائی۔ پھر کرم پر کرم یہ کہ علم صحیح کے لئے بحرالعلوم اور حکمت وتزکیہ کے لئے مرشد کامل سرفراز فرمایا۔

حضرت بحرالعلومؒ کی ذات والاصفات کی علم وفن کی جہتوں اور فیوض باطنی و کمالات روحانی کے مختلف پہلوؤں کے سرسری مطالعہ کی قبل ازیں "فیوض صحبت" کے حصہ اول ودوم میں کوشش کی جاچکی ہے۔اس لئےیہاں حضرت کے مزید تعارف کی حاجت ہے نہ اس کاموقع۔بس آپ کے "فیوض" کوپہنچانا مقصود ہے۔

ویسے تو حضرت بحرالعلوم نے تفسیر قرآن اور احادیث کی تشریح میں دین و ایمان کی تمام تعلیمات کا احاطہ فرمایا ہے اور اس کے علاوہ چھوٹی بڑی خصوصی تصنیفات کے ذریعہ اہم مسائل میں لاجواب رہنمائی فرمائی ہے،اور اپنے وابستگان کے لئے مکمل تعلیم فراہم کی ہے۔ پھر بھی آپ نے تفسیر و حدیث اور دیگر اہم کتابوں کا جو بالمشافہ درس دیا ہے اور اس کے دوران جو تفہیمات کی ہیں،جو تشریحات فرمائی ہیں

anned with CamScanner

اور استدلات و تطبیقات سکھائی ہیں اور احساسات عطا فرمائے ہیں وہ علم کا ایسا بے بہا خزانہ ہے اور تربیت کی ایسی لاجواب دولت ہے کہ اس کا جواب نہیں ۔ اس طرح بہترین تعلیم کے ساتھ عمدہ تربیت کی بخوبی تکمیل ہوجاتی ہے ۔

حضرت بحرالعلوم کی ان لاقیمت تدریسات و تفہیمات و فرمودات کو بہت کچھ حصہ اول اور حصہ دوم میں پیش کیا جاچکا ہے ۔ اب اس حصہ سوم میں ایک اور خزانہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے خیال تھا کہ شاید یہ حصہ مختتم ہوگا ۔ لیکن ایسا نہیں ہوسکا بلکہ اس بحر زخار میں گواہرات کی ڈھیر ہے ۔ انشا. اللہ آئندہ بہت جلد انہیں بھی "فیضِ عام" کے لئے حصہ چہارم میں پیش کیا جائے گا ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تعلیم و تربیت کے اس فیض سے نہ صرف حضرت کے تمام وابستگان کو بلکہ تمام مسلمانوں کو مستفیض کرے ۔ آمین

غلام فقیر عبدالقدیر
صوفی خیرالدین قدیری

anned with CamScanner

"فیوض صحبت" حصہ سوم

۲۶/ نومبر ۱۹۵۸ء چہار شنبہ ۱۴/ جمادی الاول ۱۳۷۸ھ

"لاقیمت جملے"

(۱) ایسی سمجھ جو دوزخ کا رستہ لے جانے والی ہے اس سے ہماری نا سمجھی بہتر۔

(۲) **من عرف ربہ کل لسانہ** ۔ جو خدا کو پہچان لیا اس کے منہ کو قفل لگ گیا۔

(۳) بڑے بڑے لوگ غلطی کرنے والے تو ہیں نہیں (یعنی اپنے ارادے سے غلطی نہیں کرتے) مگر خدا کا خوف ان کو غلطی میں ڈالا۔

(۴) یہ تیری خطا تھی ؟ غلطی تھی ؟ کچھ نہیں ۔ تیری فطرت کی کمزوری تھی ۔ فطری کمزوری کو میں نہیں پکڑتا ۔ (یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ یہ ان کے لئے ہے جن پر سر قدر کھل جاتا ہے۔

۲۷/ نومبر ۱۹۵۸ء پنجشنبہ ۱۵/ جمادی الاول ۱۳۷۸ھ

"**تقدیر کا انتظام** ۔ ہر چیز اپنا حق مانگتی ہے ۔ اور یہ انتظام کیا ہوا تقدیر کا ہے ----- دال زیادہ کھائے تو دست آتے۔

"**تقدم زمانی ، تقدم دہری ، تقدم سرمدی**" ۔ ایک تقدیم ، تاخیر اس طرح سے ہوتی ہے کہ علت پہلے ، معلول بعد ----- قفل کے اندر کنجی ڈال کے مروڑ رہا ہے ۔ یہ دو انگلیوں کی حرکت اور کنجی کی حرکت زمانے کے لحاظ سے معاً ہے ۔ مگر عقل سلیم بولتی ہے کہ نہیں ، علت (یعنی انگلی) پہلے ، معلول (یعنی کنجی) بعد میں ۔ مگر یہ "تقدم زمانی" نہیں ----- ایک آدمی خواب میں لندن کو گیا ۔ ایک

nned with CamScanner

متقی پرہیزگار آدمی مدینہ شریف گیا۔یہ "جانا" کیا زمانے کے لحاظ سے ہے ؟ نہ زمان نہ مکان۔مگر ہم کو بولنا پڑتا ہے کہ زید پہلے مکہ شریف گیا بعد میں مدینہ شریف گیا۔لندن کو جانا تو خواب میں معاً ہوا، مگر بولنا پڑتا ہے کہ اول بمبئی گیا بعد لندن کو ----- جہاں زمانہ بیچ میں نہیں آتا وہ "تقدم دہری" ہے۔

اچھا، اللہ تعالیٰ کی ذات پہلے ہے یا صفت ؟ کیا کوئی ایک خطرہ بھی ایسا آسکتا ہے کہ اللہ پہلے تھا اور صفت نہ تھی ؟ نہیں۔اسے "تقدم سرمدی" کہتے ہیں۔پھر ہم کو غور کرنا یہ ہے کہ "علم" فعل متعدی ہے یا لازمی ؟ متعدی۔فعل متعدی کا فاعل بھی ہوتا ہے، مفعول بھی۔فاعل تو اللہ ہے۔مفعول کون ہیں ؟ تمام حقائق، جن کو ہم "اعیان ثابتہ" کہتے ہیں۔کیا اللہ کے ساتھ ہی اعیان ثابتہ موجود ہوگئے ؟ نہیں پھر کیا چیز ضروری ہے ؟ جب تک اس کے اسماء کی تجلی نہ ہو پیدا نہ ہوں گے۔کبھی ایسا ہوا کہ تجلی ہوئی اور چیز نہیں پیدا ہوئی ؟ کبھی نہیں۔اسماء تعالیٰ کو اللہ کا یہ فرمانا کہ "اے حقائق تم نمودار ہوجاؤ" ۔یہ " کن " ہے اور ان حقائق کا نمودار ہوجانا " فیکون " ۔ " کن فیکون " دونوں باوجود زمانے میں رہنے کے زمانے سے پاک ہیں۔دونوں بالکل معاً ہیں۔ف یعنی (فیکون کی فاء) زمانے کو نہیں مانگتا۔زمانے میں رہ کے زمانے سے پاک ہیں یہ " کن فیکون " ۔یعنی خدائے تعالیٰ کے افعال حادث نہیں۔خدائے تعالیٰ کا " کن " بولنا حادث نہیں۔ان اول سے بولا تو سب ظاہر ہوتا جارہا ہے۔اس کی مثال یہ سمجھو، ایک چھاپہ ہے۔چھاپے تو پہلے ہی مگر اس کو پڑھے بعد یہاں زمانہ پکڑا ----- " کن فیکون " یہ زمانے میں آنے سے لوگ اسے زمانی سمجھ رہے ہیں۔مگر وہ زمانی نہیں۔زمانی ہو تو اس کے اسماء و صفات حادث ہوجاتے ----- واہ رے واہ ! سب کو پیدا کر کے آپ جیسے کے ویسے۔ " کن فیکون " (پہلے ہو چکا) ----- " کن فیکون " اب ہر لحظہ ہو رہا ہے۔بولنے کا مطلب یہ ہے کہ اب اس " کن فیکون " کو عالم شہادت سے نسبت ہوتی جاری ہے، ہر آن ہر لحظہ

Scanned with CamScanner

نسبت بدل رہی ہے (یعنی قائم ہو رہی ہے ٹوٹ رہی ہے) - ہر آن "اسماء و صفات کی تجلی ہونا" بولے تو "نسبت ہونا" -

علم الہیٰ میں ہمیشہ سے ہے - اب عالم ارواح سے نسبت لگی تو وہاں نمودار ہوئی - عالم شہادت سے نسبت ہوئی تو یہاں نمودار ہوئی ----- میرا کہنا یہ ہے کہ زمانہ حادث، زمانہ سے نسبت حادث، مگر اصل چیز، اللہ اور اس کے اسماء و صفات قدیم -

"**شیخ ابن عربی کا نظریہ**" - شیخ ایسا بولتے، "جیسی چیز ہے ویسا اللہ جانا (یعنی پہلے چیز ہے پھر اسے جانتا یا اس کا علم) - جیسا معلوم، ویسا علم ----- سرمد میں تجلی سے اعیان ثابتہ پہلے ہیں -

"**تمثیل**" - تمثیل عالم دنیا میں کی رہتی ہے، غیر مرئی کو مرئی بناتی ہے -

"**ہم بالعرض**" - حیات بھی بالعرض، علم بھی بالعرض، ہمارے تمام کمالات بالعرض -

"**تجوید سے متعلق**" - مجہول حرکات و مجہول حروف اردو میں آتے ہیں عربی میں نہیں ----- ایک بات یاد رکھو! مخرج میں غلطی کرنا بہت عیب ہے حرف دوسرا ہو گیا -

۲۸/ نومبر ۱۹۵۸ء   جمعہ   ۱۶/ جمادی الاول ۱۳۷۸ھ

"**قرآن کو سمجھنا**" - اگر پورے قرآن کو سمجھنا ضروری (یعنی فرض) ہوتا تو جتنے لوگ ہیں سب گنہگار - کیوں کہ پورے (قرآن) کو تو سب سمجھتے نہیں - وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ○

"**خالی ہونا**" - جتنا خالی ہوتے جاؤ گے اتنے ہی بھرتے جاؤ گے - کچھ نہ

anned with CamScanner

رکھو گے تو خدارہ جائے گا۔

۲۹/ نومبر ۱۹۵۸ء   شنبہ   ۱۷/ جمادی الاول ۱۳۷۸ھ

" استعارہ نہیں انتزاعی " ۔ (جنت و دوزخ) خدا کے سوا سب استعارہ ہے ----- ہم منطقی ہیں، ہم بولتے، "خدا کے سوا سب انتزاعی ہے" ۔ یہ دنیا، دنیا، ایک علم ہے کہ فائز ہو رہا ہے خدا کی طرف سے ۔ علم میں ثنا ہے (یعنی ثنا۔ اللہ خاں صاحب) تو ثنا ہے (یہاں) اس کے بچے ہیں تو بچے ہیں (یہاں) جو جو علم میں ہے دنیا کے روپ میں ظاہر ہو رہا ہے ۔

" کن فیکون " ۔ عین ثابتہ پر تجلی اسما۔الٰہی "کن فیکون" ہے ۔ وہ تو ایک وقت ہو چکا، اب ان کا خارج میں ظہور ایک ترتیب کے ساتھ ہو رہا ہے ۔ یعنی "کن فیکون" ربط عوالم سے ترتیب کے ساتھ ہو رہا ہے ۔ یہ ترتیب "تقدیر" ہے ۔ "سوچتے جا رہے ہیں اللہ میاں "بولیں تو حدوث ہوتا ہے ۔" اس سوچنے، جاننے کو ربط ہوتا جا رہا ہے "کہتے ہیں ۔

" وسیلہ " ۔ **وابتغوا الیہ الوسیلۃ** ۔ (اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو) نماز روزہ بھی وسائل ہیں ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو سب سے بڑا "وسیلہ" ہیں ----- ایک چیز عام ہے ۔ تم کو کیا حق ہے تخصیص کا ؟

" کافر نہیں کہہ سکتے " ۔ حضرت علیؓ نے کہا ۔ **اخواننا قد بغوا علینا** ۔ یہ ہمارے بھائی تھے جو ہمارے خلاف بغاوت کئے (یعنی حضرت علیؓ نے اپنے خلاف جنگ کرنے والے مسلمانوں کے بارے میں فرمایا) تم کون ہو کافر بولنے والے ان کو ؟

Scanned with CamScanner

" اقتتلوا " ۔ وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا ۔ (اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں جنگ کریں ۔ فرمایا گیا قرآن میں) اس سے معلوم ہوا کہ دونوں فریق مسلمان ہیں ان میں سے کسی کو کافر کہنا حکم خدا کا انکار ہے ۔ اور حکم خدا کا انکار کرنے والا ہی کافر ہو جاتا ہے ۔

" صحابہؓ کے مابین دشمنی نہیں " ۔ رحماء بینھم ، تواتر سے ثابت ہے ۔ اگر صحابہؓ میں اختلاف (اختلاف رائے کو چھوڑ کر) اور دشمنی کا الزام لگاتے ہو تو اس طرح تواتر سے ثابت کرو ۔ اس لئے اس متواتر کے مقابل میں جو آئے گا جھوٹ ۔

"چند مجرب طبی نسخے" ۔

(۱) گیہوں کو بھون کر پیس لو ۔ کھوپرے کو پیس لو (ہم وزن) اور شکر کے شیرے میں پکا لو ۔ بے حد مقوی دماغ ہے ۔

(۲) تین تولے پھٹکری کھیل کر لیں ۔ تین ماسے کالی مرچ ، دونوں کو سفوف بنالیں بخار کے لئے ۔

(۳) لال مرچ کا لیپ چھنگلی کو لگائیں ۔ بخار کے لئے ۔

(۴) گندھک ، آنولا سار ، ملتانی مٹی ، عود سفید ، ہم وزن ، سفوف بنالیں ۔ جاڑے بخار کے لئے ۔

یکم دسمبر ۱۹۵۸ء دوشنبہ ۱۹/جمادی الاول ۱۳۷۸ھ

"احادیث سے استنباط" ۔ استاد دیکھو ، ایک سوئی کا ٹانکہ دینا درزی سے متعلق ہے ۔ لوہے کا ایک چھوٹا کانٹا بنانا لوہار کے ذمہ ہے ، کیوں کہ وہ اس کا ماہر ہے ۔ ایسا ہی احادیث سے ہر کس و ناکس استنباط نہیں کر سکتا ۔ محدث ہونا چاہئے ۔

anned with CamScanner

"اچھا نتیجہ" ۔ دنیا بغیر وسیلہ کے نہیں ہوتی ۔اب دیکھو کہ وسیلہ کیسا ہے ؟ آپ کا وسیلہ اچھا ہے تو نتیجہ بھی اچھا ہے ۔بے محل کوئی کام کرو، نتیجہ نہیں نکلتا (یعنی حسب دل خواہ)

"ایک اہم نسخہ" ۔ لودھ پٹھانی (ایک چھال ہے) اس کو گھی میں تل لینا تل لے کے، کوٹ لینا ۔اس کے ہم وزن پھولے چنے، اس کے ہم وزن مصری کوٹ کے (لالیں اور کھانے سے پہلے کھالیں) سفید پلو، اور رحم میں پانی رہنے کی وجہ سے جو نطفہ نہیں ٹکتا (یعنی حمل نہیں ٹھہرتا) وہ سب جاتا ۔

"ذات ، صفت اور اسم" ۔ "اللہ" ذات ہے، "علم" اس کی صفت ہے جو اس میں پائی جاتی ہے ۔اور "عالم" اس ذات کا نام ہے جس میں صفت علم ہو ۔یہ "اسم" ہے جو مرکب ہے ذات و صفت کا ۔۔۔۔۔ ایک اللہ کی ذات ہے جو تمام مخلوقات، تمام موجودات کا مرجع ہے ۔اللہ کا علم، اللہ کا رحم، اللہ کے کمالات، یہ سب کیا ہیں ؟ صفات ۔صفت اس غیر مستقل چیز کو بولتے ہیں جو اپنے موصوف میں پائی جاتی ہے ۔بعض صفات "متعدی" ہوتے ہیں بعض "لازم" ۔صفات لازم کو صفت کہتے ہیں اور صفات متعدی کو فعل ۔زید خوبصورت ہے ۔یہ صفت ہے ۔زید نے ایک کام کیا ۔یہ کیا ہے ؟ "فعل" ۔۔۔۔۔ اللہ نے ہم کو پیدا کیا ۔اللہ کے پیدا کرنے کا اثر کیا ہے ؟ "ہم" ۔"مخلوق" آپ کیا ہیں ؟ آثار ہیں ۔جتنے مرکبات ہوتے نا وہ سب حادث ہوتے ۔اب حدوث چاہے علمی ہو، روحانی، جسمانی، جو کچھ بھی ہو ۔

"آواگان (یعنی تناسخ) نہیں بلکہ عالم مثال" ۔ عالم مثال میں صفت صورت لیتی ۔ایک آدمی لوگوں کی بد گوئی کرتا ۔اس کی صورت عالم مثال میں دیکھتے تو کیسی ہوگی ؟ کتے جیسی ۔ایک آدمی ایسا ہے، لوگوں کو نقصان پہنچایا ۔وہ کیسا دکھے گا ؟ سانپ جیسا ۔یہ سب کہاں دکھتا ایسا ؟ عالم مثال میں ۔یعنی اس کا

anned with CamScanner

مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے افعال میں ترقی کرتا رہتا، ارتقاء ہوتا رہتا ہے۔مگر یہ ارتقائی صورتیں جتنی ہوتی ہیں، سمجھنے کی ہوتی ہیں۔مگر عالم مثال میں دیکھے تو مختلف شکلوں میں نظر آتا ہے۔اور آپ حماقت سے سمجھتے کہ "آواگان" ہوا بول کے۔ارے آواگان (تناسخ) کہاں ؟ عالم مثال میں ہوا-----انسان، انسان بنا تو وہ بہت ہی اچھا ہو گیا۔(یعنی عالم مثال میں ارتقائی صورت انسان کی مل گئی تو) یہ بے وقوف کیا بولتے ! اسی عالم میں پھر آتے۔

"اللہ کے سوا سب متغیر" ۔ سب چیزوں پر غور کرکے دیکھو تو "متغیر" (تبدیل ہونے والا) ایک "ہے" ہی نہیں بدلتا۔کیا مطلب ؟ اللہ ناقابل تغیر اور باقی قابل تغیر۔"ہے" تو بدلتا ہی نہیں۔بدلنے کی صورت کیا ہے ؟ عدم بن جاتا۔"وجود" کتو عدم کیسا بنتا ؟ (لہذا تغیر ممکن نہیں)۔

۳/ ڈسمبر ۱۹۵۸ء چہارشنبہ ۲۱/ جمادی الاول ۱۳۷۸ھ

"حلال حرام" ۔ "فلاں چیز حرام ہے" تو قرآن سے ثابت کردیا متواتر حدیث لاؤ۔نہیں ہے تو منہ سے حرام کا لفظ نہیں نکال سکتے۔جو یقینی کو غیر یقینی سمجھے اور جو غیر یقینی کو یقینی سمجھے، دونوں حرام۔ایک بات یاد رکھو ! میں ہمیشہ بولتا ہوں۔**خلق لکم مافی السموت ومافی الارض**۔زمین آسمان کی سب چیزیں تمہارے لئے پیدا کی گئی ہیں۔سب ہمارے لئے حلال ہیں، جب تک کہ اس کے لئے حرام کا حکم نہ ہو۔ہر چیز (کے لئے) جائز ہے کا استدلال لانے کی ہم کو کیا ضرورت ہے ؟

"مکمل شکر ادا کرنا ممکن نہیں" ۔ شیخ سعدی صاحب بولتے، آپ اللہ کا شکر کیسا ادا کریں گے ؟ کریں گے تو سانس لینا پڑتا۔جب شکر کے لئے سانس

anned with CamScanner

چھوڑیں گے تو اوپر کی سانس کا احسان باقی کا باقی ۔ میں بولا جب تم شکر ادا کریں گے تو اس شکر کی توفیق آگے رہے گی، اس کا شکر کب ادا کریں گے ؟

"اچھا کون" ۔ عورت ہو یا مرد، اچھا وہ ہے جو اپنا فرض اچھی طرح ادا کرے ۔ غیر فرض کی طرف توجہ نہ کرے ۔

"کمانا عورت پر فرض نہیں" ۔ پیٹ کو ٹھلیا باندھ کے ان سب کام کرے گی کیسا ؟ (یعنی عورت حاملہ ہوتی ہے ۔ پھر اس پر کسب کا بوجھ بے انصافی ہے) ۔ میں بولتا ہوں کمانے کے واسطے عورت نہیں ہے ۔ اول تو اسے قوت نہیں ہے (یعنی مرد کے برابر جسمانی و دماغی قوت نہیں) دوسرے، حیض سے اور حمل سے اس کو درمیان میں آرام کی ضرورت ہے ۔

"مردوں یا عورتوں کی کثرت" ۔ جب آدمی آرام کے زمانے میں پیدا ہوتا ہے تو عورتیں زیادہ ہوتی ہیں ۔ لڑنے مارنے، محنت کے زمانے میں پیدا ہوتے ہیں تو مرد زیادہ ۔

"اسلام اور امن" ۔ اسلام بدامنی کا سخت دشمن ہے ۔ یہ اصول ہے، اگر کوئی چھوٹا کام ہے، ترک ہو رہا ہے اس واسطے کہ بدامنی رک سکتی ہے تو ہونے دو اب ہندوستان ہے، (یعنی ہندوستان کی مثال ہے کہ یہاں اسلامی حکومت تو نہیں ہے وہاں جاکے رہنا ہے تو بدامنی نہیں نکالنا ۔

"عدم نسخ قرآن" ۔ اسی مسئلہ کے میں چند اہم نتائج پیدا کیا ہوں ۔ کیا ؟ وہ آیت، یہ آیت منسوخ نہیں ۔ نئیں میاں ! مکہ شریف میں جو آیتیں اتری تھیں وہ مکی حالت کے لئے ہیں ۔ اور مدینہ شریف میں جو آیتیں اتری تھیں وہ مدنی حالت کے لئے ہیں ۔ منسوخ کہاں ہوئیں ؟ جیسی حالت دیکھو ویسا کام کرو ----- زمانہ پلٹیاں

anned with CamScanner

کھارہا ہے ۔تلک الایام نداولھابین الناس ۔) کوئی آیت منسوخ نہیں ۔اب وہی حالت ہے تو وہی حکم ہے۔

۴/ڈسمبر ۱۹۵۸ء پنجشنبہ ۲۲/جمادی الاول ۱۳۷۸ھ

"**کثرت**" ۔ اگر آپ اور انہوں (وجود حقیقی) دونوں ایک ہوجائیں تو کثرت کہاں رہی ؟ کثرت تو مختلف ہونے میں ہے۔اس لئے کسی کی صورت کسی سے نہیں ملتی۔

"**کیا اللہ سرکارؐ کے ویسا اور پیدا کر سکتا ہے ؟**" ۔ مولوی فضل حق صاحب اور مولوی اسماعیل صاحب میں بحث ہوئی ۔انہوں نے (یعنی اسماعیل صاحب) فرمایا کہ "خدا چاہے تو سرکارؐ کے ویسا ہزاروں کو پیدا کر سکتا ہے"۔تو فضل حق صاحب نے فرمایا" یہ بات یاد رکھو کہ محالات تحت قدرت نہیں ۔ محالات کو پیدا نہ کرنا عجز پر دلالت نہیں ۔ان میں (یعنی محالات میں) قابلیت ہی نہیں" (ممکن ہونے کی) ۔فضل حق صاحب نے کہا ۔اول ماخلق اللہ من نوری ۔ارے ! پہلے سے پہلا کیسے پیدا کر سکتا ہے ؟ اللہ نے کہا خاتم النبیین، ختم کے بعد نبوت کہاں سے آتی ؟ اگر اللہ سرکارؐ ویسا پیدا کرے تو اللہ کی بات "خاتم النبیین" غلط ہوجاتی ۔ اللہ غلطی تو نہیں کر سکتا۔ کیا خدا اپنا جیسا پیدا کر سکتا ؟ نہیں ۔خدا کی ذات اتنی کامل ہے کہ وہ اپنے میں عیب نکالنا چاہے بھی تو نہیں نکال سکتا" ----- ہم اپنے مخاطب سے کہتے ہیں ۔" تم چارمینار میں سب کے سامنے جاکر پاخانہ کرتے ؟ نہیں کرتے ۔ ارے تم وہاں پاخانہ کرنے عاجز ہو ۔ نہیں، عجز نہیں قدرت ہے مگر حیا" مانع" ہے۔

"**قرآن مبین ہے**" ۔ قرآن شریف مبین ہے۔جب مبین ہے اس کے معنے معلوم ہوجاتے ہیں ۔ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ ہر گدھے کو قرآن کے معنے

nned with CamScanner

معلوم ہوجائیں ۔ مگر مبین ہونے کو کم سے کم مخاطب اول سرکاؐ کو تو معلوم ہونا چاہئے ----- بعض علما. کہتے ہیں کہ "آیات متشابہات" صرف اللہ کو معلوم ہیں ۔ مگر ان لوگوں کو مبین کا لفظ تلوار سے کاٹتا۔ (یعنی اللہ نے قرآن کو "مبین" فرمایا ہے اس کے بعد صرف اللہ کو معلوم ہو اور کسی پر نہ کھلے تو اللہ کی بات غلط ہو جاتی ۔ لہذا مبین ہونے کی دلیل کی تلوار اس دعا کو کاٹ دیتی ہے) بعض دوسرے کہتے ہیں کہ اللہ جانتا ہے اور اس کے پیارے، علم میں جو پکے ہیں وہ جانتے ہیں، رسول اللہؐ تو ہیں ہی ----- اگر کسی کو کوئی بات اللہ تعالیٰ بتادیتا ہے تو اس کا ہاتھ پکڑنے والا کون ؟

"**معنی کی تاویل**" ۔ وجہ کے معنی رضامندی ۔ جیسے "کیا کروں تم کو سزا دیتا لیکن تمہارے باپ کا منہ سامنے ہے" ۔ **وسع کرسیه السموت والارض** کے کیا معنی ؟ یعنی اس کے اختیارات جزئی بھی آسمان و زمین پر حادی ہیں ۔

"**مختلف عوالم**" ۔ احدیت کی شان میں بےچون و چگون ہے اور جب عالم مثال میں آیا تو اس صورت میں ----- عالم معنی میں **علی العرش استوی** کے معنی اقتدار اعلیٰ کے ہیں اور عالم مثال میں ایسا ہی دکھتا ہے ۔ آپ کو ایسا دکھا، کسی اور کو اور دکھتا ۔ کروڑوں صورتوں میں وہی معنی نظر آسکتے ہیں ۔ جیسے ایک ہی مضمون کو ہر شاعر الگ انداز سے باندھ سکتا ہے ۔

•

۵/ڈسمبر ۱۹۵۸ء : جمعہ ۲۳/جمادی الاول ۱۳۷۸ھ

"**تاویل اور معنی نکالنا**" ۔ فتنہ برپا کرنے کے واسطے معنی نکالنا منع ہے ۔ اور ایسی تاویل جو سمجھنے کے واسطے ہے وہ جائز ہے ۔

"**یقین الفاظ یا معنی کا؟**" ۔ "**یقولون آمنابه**" کہتے ہیں کہ ہم کو اس پر لمان ہے، ہم کو اس کا یقین ہے یعنی ہم خوب جانتے ہیں ۔ (کیوں کہ یقین علم

anned with CamScanner

سے آتا ہے۔ علم جب تک نہ ہو، نہ جانتے ہوں تو یقین کیسے ہوگا؟) ----- دوسرے مولویوں کے پاس الفاظ کا یقین ہے، ہم کو معنیٰ کا ----- "دیکھو! میں تم کو پانچ جوتے ماروں گا"۔ لیکن پھر بھی نہیں مارے۔ تو یہ وعدہ خلافی نہیں بلکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ تم پانچ جوتوں کے مستحق ہوگئے۔ معاف کر دینے سے "وہ مستحق سزا ہے" بول کے غلط کہاں ہوا؟ (یعنی یہ بات غلط کہاں ہوئی)۔ سچ بات کس کو بولتے، جھوٹ کس کو بولتے، تم کو معلوم ہی نہیں۔ اللہ اگر سزا کی خبر دیتا اور نہیں کرتا تو غلط ہوتا۔ (سزا کی خبر دیتا یعنی سزا کا حکم جاری کر دیتا تو نہ کرنا غلط ہوتا۔ یہ کرنے پر یہ سزا ہوگی فرما کر معاف کر دینا، غلط کرنے کے مترادف نہیں ہوسکتا)۔

۱۵/ڈسمبر ۱۹۵۸ء دوشنبہ ۳/جمادی الاول ۱۳۷۸ھ

"**نساءنا کے مصداق**" ۔ دیکھو! "ابناءنا" بہت سوں کو بولتے "نساءنا" بھی بہت سوں کو بولتے ہیں۔ کوئی نئیں بولتے، فقط بی بی فاطمہ اور حسن، حسین وغیرہ (شیعہ لوگوں کا قول) ----- "نساءنا" کا پہلا مصداق ہیں وہ (حضرت بی بی عائشہ) ----- "انفسنا وانفسکم" سے ہم اور تم مراد نہیں بلکہ ہمارے لوگ اور تمہارے لوگ ہیں، کیونکہ "ندع" ہے۔ (یعنی "بلائیں" کا لفظ ہے ہمارے لوگوں کو اور تمہارے لوگوں کو بلائیں۔ ہم اور تم اپنے آپ کو بلائیں کیسے ہوسکتا ہے؟)

"**مباہلہ**" ۔ سید عمر صاحب، فقیر عبد القدیر وغیرہ جو جو صاحب کشف تھے سب جمع ہوگئے اور قادیانیوں سے بولے "آؤ مباہلہ کرو"۔ نہیں آئے (یعنی کشف و کرامت اور باطنی قوت والوں سے ڈر گئے)۔ وہ پرانے لوگوں میں کا ایک بقیہ ہوں میں (سید عمر صاحب قبلہ حضرت بحر العلوم کے چھوٹے ماموں ہیں قادری چمن والے۔ دونوں حضرت خواجہ محبوب اللہ کے خلفاء ہیں)۔

anned with CamScanner

۲۴/دسمبر ۱۹۵۸ء چہارشنبہ ۲/جمادی الثانی ۱۳۷۸ھ

"نمونہ" **اسوۃ حسنۃ** _ ان کو سمجھنے کا ہے تو یہ نمونے کو سمجھو ----- یہ "محمدیوں" کا خاصہ ہے "وقت کے مطابق" اور "حق ادا کرنا" (یعنی اقتضاء وقت اور ہر چیز کو اس کا حق دینا) اللہ پکا نمونہ بنادے۔

"**موسیٰ کے بارے میں فلم**" _ میں جاسکتا تو دیکھتا۔(یعنی فلم جو موسیٰ کے بارے میں بنایا گیا تھا اور جس کا نام THE TEN COMMANMENDS) تھا)۔اس کے بارے میں تنقیدی نکات فرمائے۔) بچپن سے بڑھاپے تک ان کے چہرے میں جو تغیرات آئے تھے وہ ادا کئے گئے یا نہیں ؟ موسیٰ علیہ السلام لڑکی کے آگے چلے تھے کہ لڑکی پر نظر نہ پڑے (یعنی جب شعیب علیہ السلام نے انہیں بلوایا لڑکی کے ذریعہ، اس وقت)۔وہ دیکھنا کہ کیسا بتایا ہے ؟ باپ سے لڑکی نے سفارش کی شرماتے شرماتے (یعنی موسیٰ کو نوکر رکھ لینے کے لئے) وہ بھی دیکھو کہ ادا کیا یا نہیں ؟ ایک تو یہ کہ عمر شریف کے ساتھ ساتھ چہرہ، قد و خال حسب عمر بتایا یا نہیں ؟ دوسرا یہ کہ جس وقت موسیٰ علیہ السلام کو پانی میں ڈال کے چھوڑے ہیں (ان کی ماں) ان کا ارادہ کچھ نہیں تھا۔وہ بے ارادتی بتانا۔ان کی بہن جس وقت آنکھ چرا کے ساتھ دیکھتے جارہے ہیں، وہ آنکھ چرا کے کیسا جارہے ہیں ؟ اس تنقیدی نظر سے دیکھو ----- ان کی ڈاڑھی کیسا بڑھتی گئی ؟ ان کے رخسار کیسے ہوتے گئے ؟ بکریاں چرانے سے ان کے رنگ پر کچھ اثر آیا یا نہیں ؟ عصا کے سانپ بننے پر ان کا فطری طور پر ڈرنا----- ماحول کے ساتھ جذبات بھی ہونا----- میں یہ سب باتیں اس واسطے بولتا ہوں کہ میری جو یہ تنقیدی نظر ہے نا ! ویسی ہونا -----

"**دنیا کو دیکھنا**" _ ساری دنیا کو دیکھنا میاں ! مگر بدتمیزی سے نہیں

nned with CamScanner

دیکھنا۔ (یعنی جو دیکھنا منع ہے وہ نہیں دیکھنا)

"**عاشق کا امتحان**" ۔ عاشق کو اچھی سے اچھی صورت دکھاتے، اس کی طرف لپکنا نہیں۔

"**نگرانی اور تائید**" ۔ حیدرآباد میں رہے تو گردن پر ہاتھ باہر نکلے تو پیٹھ پر ہاتھ ۔ انہوں ایسا لے کر چلے ہیں۔ (یعنی دادا پیر صاحب قبلہ)۔

"**ابراہیم موسیٰ اور حضورؑ کا دیدار**" ۔ جیب ! وہ دونوں دکھتے مجھے (یعنی ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام) ابراہیم علیہ السلام ایسے سنجیدہ ہیں ایسے خوبصورت کہ دوزخ میں ڈالے تو ٹھنڈی کر دیتے ۔ موسیٰ علیہ السلام اچھے، خوب تگڑے ہیں مضبوط ۔ اور انہوں بھی خوبصورت ہیں، کلے (گال) بھرے ہوئے، اونچے پورے، ڈاڑھی ذرا بڑی ۔ اور ہمارے سرکارؐ کی حالت ایسی، جذبات کی موجیں اس میں چھپی ہوئی، چہرہ بھرا ہوا ہے ۔ خصوصاً آنکھیں تو قیامت کی ----- اور یہ لوگ ! اتنی ڈاڑھی اتنی ڈاڑھی ----- (ڈاڑھی کی مقدار پر بحث کرتے رہتے ہیں) سرکارؐ کی ڈاڑھی زیادہ لمبی نہیں ہے ۔ غلط بات ہے۔

"**دو ذات دو وجود میں شرک ہے**" ۔ دو ذاتیں بول کے قائل ہیں (الیاس برنی صاحب کے مرشد غوثی شاہ صاحب وغیرہ) ۔ ہمارے پاس ایک ہی ذات ہے ۔ یہ دو ذاتیں بولنے والے شرک فی الذات کر رہے ہیں ۔ " دو اقتدار کلی رکھنے والے " بولے تو شرک فی الالوھیت ہے ۔ یہودی، عیسائی اور بعض بے وقوف مسلمان جو خدا کو کھیل ٹھٹا بنائے ہیں، "شرک فی الحکم" (کرتے ہیں) کسی کو اچھا بولنے کا یا برا بولنے کا اختیار نہیں۔

جیب ! ہم شرک سے کوسوں دور ہیں ۔ ہمارے پاس شرک نہیں آتا ۔ ہم پیغمبر کو خدا کے برابر نہیں سمجھتے کبھی ۔ جھوٹا ہے بولنے والا ۔ خدا کو، بندے کو کدھر

anned with CamScanner

"حضرت قبلہ کا فلسفہ" ۔ میرا فلسفہ بہت اونچا ہے ----- مذہب بن گیا ہے ----- میرا فلسفہ مذہب ہے ----- فلسفہ بولے تو کیا بات ؟ واقعہ کے مطابق ----- نہیں تو واہی تباہی ہے ۔

۲۵/ ڈسمبر ۱۹۵۸ء پنجشنبہ ۱۳/ جمادی الثانی ۱۳۷۸ھ

"غرض و مصلحت میں فرق" ۔ اللہ کے جتنے کام ہیں بے غرض ہوتے ہیں ۔ غرض اور مصلحت میں کیا فرق ہے ؟ غرض اپنے فائدہ کے واسطے ہوتی ہے اور مصلحت دوسروں کے ۔

"واجب اور امر میں فرق" ۔ "تمہارے اوپر واجب ہے" ۔ بولے تو "کرو" بولنے کی بات ----- "امر" کہاں ہے ؟ جھٹ کرو بول کے کہاں ہے ؟

"حج سے روکنا" ۔ مسلمان کو حج سے روکنا، مساوی ہے آدمؑ سے انکار کرنے کے، مساوی ہے ابراہیمؑ سے انکار کرنے کے ۔

۳۰/ ڈسمبر ۱۹۵۸ء سہ شنبہ ۱۸/ جمادی الثانی ۱۳۷۸ھ

"ایک دعا" ۔ اللہ الشافی اللہ الکافی اللہ المعافی ۔ اللھم انت الشافی فشفنی وانت الکافی فاکفنی وانت المعافی فعافنی ۔

"اہل کتاب میں کی ایک جماعت اچھی" ۔ قرآن میں ہے ۔ لیسوسوآء من اہل الکتاب امۃ قائمۃ یتلون آیات اللہ آناء اللیل وھم یسجدون ○

"سب اہل کتاب برابر نہیں ۔ ان میں سے ایک جماعت قائم ہے خیر پر، اللہ کی

nned with CamScanner

آیات کی تلاوت کرتی ہے اور راتوں میں وہ سجدہ ریز رہتی ہے"۔

اہل کتاب تین قسم کے ہیں۔ایک وہ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے پہلے کے ہیں۔وہ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر نہیں ہیں اور حق پر ہیں، ان کو نجات ہے۔دوسرے وہ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کو پائے اور ایمان لائے، ان کو بھی نجات ہے۔تیسرے وہ جو انکار کئے، وہ منکر ہیں ----- اللہ میاں ایسا مبہم اس لئے فرمائے کہ سختی نہ معلوم ہو۔" جو اچھے کام کرے اس کو نجات ہے" (کا مطلب نکلتا ہے خواہ اہل کتاب ہی کیوں نہ ہوں) تو اچھے کام میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننا بھی ہے۔(یہاں آیت میں جس اچھی جماعت کا ذکر ہے وہ مسلمان ہوجانے والے اہل کتاب ہیں)۔

جو اہل کتاب مسلمان ہوگئے، ان کو اب اہل کتاب کیسا بولے ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ "یتیم کو اس کا مال دے دو"۔(واتوا الیتمیٰ اموالھم) بولے تو وہ جوان ہونے کے بعد دیں گے۔مگر سابقہ اعتبار سے اسے "یتیم" بولے۔یہ بہ اعتبار "ماکان" کے ہے۔بہ اعتبار "مایکون" بھی ہوتا ہے مجاز۔جیسے مولوی کے بیٹے کو مولوی کہتے ہیں کہ وہ آئندہ ہوجائے گا۔(تو جس طرح جوان ہوجانے کے بعد بھی سابقہ کے اعتبار سے ان کو یتیم بولے ویسے ہی مسلمان ہوجانے کے بعد بھی سابقہ اعتبار ان کو اہل کتاب کہا گیا ہے) سوال یہی تھا کہ یہ لفظ حقیقی معنی رکھتا ہے یا مجازی۔مجازی بہ اعتبار "ماکان" کے۔ہم ہوں کہ تم ہو جو اللہ کو مانے اسے نجات ہے۔اس کے معنے کیا؟ "جو ماننے کے شرائط ہیں اس کے ساتھ"۔یہ بولنے کا طریقہ ہے بلاغت ہے۔(ماننے کے شرائط میں اہم شرط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننا ہے)۔

"مسلمان کا تمام پیغمبروں کو ماننا ضروری ہے" ۔ اگر کوئی مسلمان بولے کہ "میں عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا، تو گیا، وہ مسلمان نہیں۔اور

anned with CamScanner

کوئی یہودی بولے کہ "میں محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہیں مانتا تب تو وہ بھی مسلمان نہیں۔

یہ قادیانیوں کو، پیغمبروں کی توہین کرتے بول کے نہیں مانتے ہم۔ مسلمان نئیں ہے بولتے ----- قادیانی عیسیٰ علیہ السلام کی ایسی توہین کرتے، ایسا برا بولتے کہ -----

"**اہل کتاب اور کافروں میں فرق**" ۔ جو دوسرے پیغمبروں کو مانیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانیں۔ ان کے ساتھ دوسرے پیغمبروں کو ماننے کا اتنا لحاظ کیا گیا ہے کہ دوسرے کافروں سے کچھ اچھا سمجھا گیا۔ ان کی بیٹیاں کر سکتے۔ ان کا ذبیحہ کھا سکتے۔ بت پرستوں کے عذاب میں اور ان اہل کتاب کے عذاب میں فرق ہے۔ یہ انکار سے خرابی آئی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نیا دین لے کر نہیں آئے، اسلام لے کر آئے۔ ہم پیغمبروں کو نئی بات نکالنے والے نہیں مانتے۔ اللہ کا حکم لے کر آئے۔

۵/ جنوری ۱۹۵۹ء دوشنبہ ۲۴/ جمادی الثانی ۱۳۷۸ھ

"**صحبت حکم رہنا**" ۔ یہ عملی چیز ہے یاد رکھنے کی بات ہے۔

(۱) ایک تو یہ کہ دن بھر کے واسطے استخارہ کرلئے کہ "اللہ یہ ہمارے لئے بہتر چیز ہے تو اس کے کرنے کی قوت عطا کر اور اگر ہمارے لئے نامناسب ہے تو اس سے بچا

(۲) دوسرے کیا کرتے، ہر کام کے واسطے قرآن کی آیت (یعنی اس کے مناسب حکم کی آیت پڑھ لیا کریں) ہر چیز کے لئے راست حکم نہیں لے رہے ہیں بلکہ قرآنی آیت سے مطابقت پیدا کرنا ہے۔

(۳) آگے بڑھے، تو ہر کام پوچھ کے الہام سے کرتے۔

(۴) اور آگے بڑھے تو پوچھتے نہیں، بلکہ بولتے ایسا کرو، ایسا کرو۔

anned with CamScanner

(۵) اور آگے بڑھے تو پوچھتے، نہ حکم کی خبر، بلکہ ان سے خود ویسا کام ہو جاتا۔ یہ بہت بڑا آدمی ہے۔ وہ فرشتوں سے بھی آگے ہے۔

"ارادہ بے ارادتی" ۔ یہ بات یاد رکھو کہ فرائض میں تمہارا ارادہ چھین لیا گیا ہے۔ بعض کام دو پہلو رکھتے ہیں۔ ایک حیثیت سے دیکھے تو ارادہ ہے، ایک حیثیت سے دیکھو تو بے ارادہ۔ (جیسے) کسی کو خیرات کرنا، تو اس میں "خیرات کرنا" تو فرض ہے، مگر "اس وقت خیرات کرنا" یہ کتو ایک حیثیت سے ارادہ ہے، ایک حیثیت سے بے ارادہ ہے۔

"امر بالمعروف اور نہی عن المنکر" ۔ میں کتنی دفعہ کہا ہوں کہ یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا چھوٹنا بڑی خرابی ہے۔ باطل والے تک اپنی تعلیم کا پرچار کرتے ہیں۔

"جماعت میں وحدت" ۔ جماعت ہونے سے کثرت مبدل ہو جاتی ہے وحدت ہیں۔

۸/ جنوری ۱۹۵۹ء پنجشنبہ ۲۷/ جمادی الثانی ۱۳۷۸ھ

"اهل الذکر" ۔ (قرآن میں ہے **"فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون"** پوچھا گیا کہ "اہل ذکر" کیوں کہا گیا، "اہل علم" کیوں نہیں کہا گیا؟ تو فرمایا) وہ بیان بھی کر سکتا۔ صرف جاننا کافی نہیں۔

۹/ جنوری ۱۹۵۹ء جمعہ ۲۸/ جمادی الثانی ۱۳۷۸ھ

"تعینات و اعتبارات" ۔ لافنگ گیلری میں گیا (لافنگ گیلری میں ہر طرف مختلف قسم کے قد آدم آئینے کھڑے رہتے ہیں۔ سامنے آدمی کھڑا ہو کر دیکھے

anned with CamScanner

تو اپنی شکل چوڑی، پتلی لانبی، تیڑھی، دبلی، پھولتی طرح طرح کی مضحکہ خیز ہر آئینہ میں الگ نظر آتی ہے) ۔ گیا تو ۔ (یعنی اپنی عجیب عجیب شکلیں نظر آئیں) ۔ میں تو جو ہوں سو ہوں ۔ مگر یہ کیا ؟! ------ یہ کہاں انکشاف ہوا بولے تو لافنگ گیلری ہیں ۔

" **عالم اور فقیر** " ۔ ایک ظاہر ہے، ایک باطن ۔ دونوں لازم و ملزوم ہیں دونوں میں متساوی کی نسبت ہے ۔ صرف ظاہر کا عالم ہے تو وہ منافق ہے، بے روح ہے ------ متکلمین کمزور فقیر ہیں ------ میرے پاس تو محمد رسول اللہ کی تعلیم ہے ۔ ظاہر کی بھی تعلیم انہی کی ہے، باطن کی بھی انہی کی ۔ مگر بعض کے پاس یہ پہلو پرزور رہتا بعض کے پاس وہ پہلو پرزور رہتا ------ میں تو اتنی احتیاط کرتا ہوں کہ ذرا سنت پر اتنا زور دے دیا کہ فرض کے برابر ہو جائے تو وہ بھی غلطی ۔

" **توحید و فنائیت** " ۔ یہ اندر والا بھی (اشارہ خود کی طرف) اتنی قیامت کا ہے کہ ع

"سامنے کفر بھی آجائے تو ایماں ہو جائے"

(مکمل شعر یوں ہے ۔

آئے توحید تو باقی نہ رہے شر ہرگز
سامنے کفر بھی آجائے تو ایماں ہوجائے

(مزید اشعار فرمائے)

بھڑک اے آتش دل مجھ کو بنا تودۂ خاک
شعلۂ طور چراغ تہِ داماں ہوجائے

حوصلے دل کے بڑھیں تیرے عطایا جو بڑھیں
تیری بخشش سبب وسعت داماں ہوجائے

حسرت صدیقی

anned with CamScanner

اگر کوئی آدمی اس کو موثر اس کو موثر سمجھا تو یہ شرک ہے۔ لیکن توحید آجائے تو کوئی بالذات موثر نہیں رہتا اس لئے شرک نہیں رہتا۔ ع

لوحِ ہستی سے مٹے نام و نشان حسرت

۱۰/ جنوری ۱۹۵۹ء شنبہ ۲۹/ جمادی الثانی ۱۳۷۸ھ

"**نور اور وجود**" ۔ "نور" کس کو بولتے؟ جس کے ذریعہ سے کچھ کھلتا، ظاہر ہوتا ہے۔ **ھوالظاھر** ۔ وہی ظاہر ہے تو وہی نور ہے ----- ایک چیز آپ پر کھل گئی، تو اسے نور بولے۔ اسی چیز پر آثار مرتب ہوئے، تو وجود بولے ----- بحیثیت کھل جانے، معلوم ہوجانے کے نور اور بحیثیت آثار مرتب ہونے کے وجود۔

"**وجوب اور اباحت**" ۔ بعض لوگ بولتے کہ امر، اباحت کے لئے آتا ہے، یعنی کرسکتے ہیں۔ وجوب نہیں نکلتا بولتے ہیں۔ وہ لفظ سے نہیں نکلا، قرینہ سے بتانا۔ "یہ بہت اہم ہے" بولیں تو اب فرض ہوا۔ بعض یہ بولتے، جو آدمی جتنا بڑا ہوگا اس کے حکم میں بھی اتنی ہی قوت ہے۔ حاکم جتنا بڑا ہوگا اسی قدر اس کی مخالفت کرنا ناجائز۔ ان کے پاس اصل، وجوب ہے، قرینہ سے اباحت نکالیں گے۔

"**اللہ واجب الاطاعت ہے تم مانو یا نہ مانو**" ۔ "مانو تو" وجوب پر دلالت کرے گا "نہ مانو تو" کیا کرے گا؟ ----- بعض کے پاس اباحت اصل ہے اور قرینے سے وجوب نکالیں گے۔ اور بعض کے پاس اصل وجوب ہے، قرینے سے اباحت نکالیں گے ان کے پاس ----- "امر" اترتے اترتے اباحت تک پہنچتا ہے۔

"**توبہ**" ۔ دنیا بھر کی باتیں بولیں گے، مگر "یہ توبہ کرنا فرض ہے" کوئی نہ بولے گا ----- شیخ محی الدین ابن عربی بولتے ہیں، یہ نماز ہے، روزہ ہے، اس کا تدارک ہے ہی نہیں، سوائے توبہ کے قضا۔ کرلو، کیا ہوتا ہے؟ قضا کرنے سے تم

anned with CamScanner

بے گناہ نہیں ہوتے۔ شرمندہ ہو، مالک کے سامنے توبہ کرو اور "میں شرمندہ ہوں، نادم ہوں" بولو ----- حبیب! استغفار منہ سے بولنے کا نام نہیں۔ دل میں ندامت بھی ہونا ----- ندامت کا اثر کیا؟ تمہارے دل پر صدمہ ہوا ----- توبہ کے وقت جو شرمندگی ہونی چاہئے تھی وہ نہیں ہونے سے دوبارہ ارتکاب ہوتا ہے ----- ہمیشہ غور و فکر کرنا، اپنے گناہوں کو پیش نظر رکھنا، ملامت کرتے رہنا۔

"**ناصح کی غلطی**" ۔ نصیحت کرنے والے اپنے کو خدائی فوجدار سمجھتے ----- "میں ہی اچھا ہوں"۔

"**یقین کی اہمیت**" ۔ یقین ہے حبیب! جو کچھ ہے سو ----- میرے پاس تو یقین ہے، جو کچھ ہے۔

"**ثناء بھائی کی ڈاڑھی**" ۔ (ثناء اللہ خاں صاحب جو حضرت کے تخت کے نیچے دائیں جانب بیٹھتے تھے ان کی طرف دو تین بار نظر ڈالنے کے بعد فرمایا) حبیب ایک صاحب کے کلوں (گالوں) سے حوریں لڑک رہی ہیں۔ (ثناء بھائی نے دو تین دن سے ڈاڑھی کا شیو (SHAVE) نہیں کیا تھا)۔

۱۲/جنوری ۱۹۵۹ء دوشنبہ یکم رجب ۱۳۷۸ھ

"**آنکھ کا حسن**" ۔ میرا خیال ہے کہ آدھا حسن آنکھوں میں ہے اور آدھا تمام جسم میں۔

"**مریدوں سے خوشی**" ۔ اولاد سے جیسی خوشی ہوتی نئیں حبیب! مریدوں سے بھی ویسی ہوتی۔

"**تقدیر کھلنا**" ۔ ایک بات میرے سمجھ میں آئی ہے کہ تقدیر کھل جائے تو وہ بیچ میں سے نکل جاتا ("وہ" یعنی کرنے والا، فاعل) وہ منشائے ایزدی کو پورا کر رہا

nned with CamScanner

ہے ---- کھلنے سے مراد میری یہ ہے، احساس ہونا ---- اپنا فعل خدا کا فعل ہوجانا (فنائے افعال)

" موسیٰ اور خضر " ۔ ایک وقت میں بولا کہ دیکھو باوا ! موسیٰ میں اور خضر میں کیا فرق ہے ؟ موسیٰ کا کام " کلیات " ۔ ہزاروں جزئیات پر صادق آتا ہے اور خضر جو کر رہے ہیں وہ صرف جزئیات پر صادق آتا ہے ---- بعض بھولے لوگ بولتے ہیں کہ موسیٰ کے مرشد تھے خضر ---- ارے کیا مرشد مرید ! (یعنی مرشد مرید کس طرح ہوسکتے ہیں ؟ وہ پیغمبر یہ ولی) پھر کیوں بھیجے خضر کو ؟ اس واسطے کہ وہ کلیات والا سمجھتا ہے کہ سب کچھ میں ہوں ---- یہ بتانے کہ نئیں ! سب کچھ تم ہی نہیں ---- یہ جزئیات کو منطبق کرنا بھی کچھ ہے ---- کلیات کا انکار کرے تو لمان جاتا ---- یہ جزئیات کا علم اولیا. کو بھی ہوتا۔ مگر یہ، کلی علم کہاں ہے ؟ ---- اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر کا مرتبہ کیا ہے ؟ ---- فضیلت اور بزرگی عام اور کلی حکم سے ہے۔ پیغمبر کو کلیات ملے ہیں اولیا. کو جزئیات ۔ مگر کلی میں بھی چھوٹی کلی ایک ہوتی، بڑی کلی ایک ---- کلیات والے کی غلطی عالم کو تباہ کر دیتی ۔ (اسی لئے پیغمبر کو معصوم بنایا گیا ہے) ۔

" قبول اور تقبل " ۔ قبل اور تقبل میں کیا فرق ہے ؟ قبل کے معنی، قبولیت کے قابل تھا قبول کیا ۔ تقبل کے معنے، بہ تکلف قبول کیا ۔ لائق نہیں تھا بھی تو، نقائص کو معاف کرکے قبول کرلیا ۔

" استاد اور مرشد " ۔ استاد علم دیتا اور مرشد احساس دیتا ہے ۔

در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند
انچہ استاد ازل گفت ہماں می گویم

anned with CamScanner

۱۵/ جنوری ۱۹۵۹ء   پنجشنبہ   ۴/ رجب ۱۳۷۸ھ

"وجود میں مذاہب" ۔ (یعنی اللہ اور بندے کے وجود کی حیثیت اور ان دونوں کے درمیان ربط کے بارے میں مختلف رائیں) جدا مجھتے ۔ مگر اس کے ساتھ کیا بولتے ! "ہمارا قیام اسی پر ہے" (یہ مذہب مبانیت والے ہیں ۔ یعنی ان کی رائے میں خدا کی ذات الگ بندہ کی ذات الگ ، خدا کا وجود الگ بندہ کا وجود الگ ہے ۔ گویا یہ "دو ذات دو وجود" کے قائل ہیں ۔ ایک اور مکتب خیال "ایک ذات دو وجود" کا قائل ہے ۔ تیسرا مکتب یہ ہے کہ ایک ہی ذات ہے وہی موجود بالذات ہے اسی کے بالعرض تعینات ہیں یعنی "ایک ذات جو وجود" بالذات بالعرض والوں کے مقابل مبانیت والے ہیں جو) دونوں میں (خدا اور بندہ میں) کیا فرق ہے نہیں بول سکتے ----- اصل یہ ہے ، سب مسلمان ہیں ۔ مسلمان محمد رسول اللہ کے شاگرد ہیں ۔ مسلمان غلط بولتا ہی نہیں ۔ بولنے میں فرق ہے ۔ (یعنی یہ الگ الگ مکاتیب خیال ہیں یہ غلط بیانی نہیں بلکہ بیان کے انداز اور طریقہ کا فرق ہے کہ کسی نہ کسی ایک پہلو پر زور دیا اور دوسرے نے کسی دوسرے پہلو پر) ----- "مبانیت والے" ایسا بولتے ، اللہ میاں عرش پر بیٹھ کے سب کو جانتے ۔ (یعنی علماً محیط ہے اللہ ۔ ان کی رائے میں تمام غیراللہ ، اعدام ہیں جن پر وجود کی تجلی سے وہ نمایاں ہوئے) ۔ ہم ان کو (یعنی اعدام کے ماننے والوں کو) بولتے ۔ میاں ! عدم ہے کہاں ؟ ----- (عدم کا موجود ہونا کیا بات ؟) ----- تم خدا کی قدرت کو نہیں جانتے ۔ ارے ! ان جو چیز نئیں تھی اسے "ہو" بولے تو ہو گئی ۔ (نہیں تھی یعنی معدوم تھی اسی کو عدم کہتے ہیں ۔ گویا "نیست" سے "ہست" ہو گئی ۔ یہ نہیں کہ عدم کچھ ہے اور اس پر وجود کی تجلی ہو) ۔

ہم نہیں تھے ، اللہ نے حکم دیا "پیدا ہو جاؤ" ہو گئے ۔ ہم میں کوئی صفت نہیں

nned with CamScanner

تھی۔اس کی صفت کا پرتو پڑا تو آگئیں۔(یہ "ایک ذات دو وجود" والوں کا مکتب ہے ان کو "شہودی مذہب" کہتے ہیں۔)

محققین کے (بالذات بالعرض والے) پاس نئیں کو گنجائش نہیں ----- لوگوں کی نظر، غیریت پر ایسی پکی ہے کہ غیریت کو مستقل سمجھتے ہیں۔ "غیریت" کو "ہے" سمجھتے ہیں ----- میرے پاس سب ایک ہی بات بول رہے ہیں۔(کوئی کسی بات پر زور دیتا ہے کوئی کسی پر) کسی نے یہاں ایک چیز پر زور دے دیا کسی نے وہاں ایک چیز پر۔اپنی اپنی سمجھ ہے جی۔سارا کھیل سمجھ کا ہے۔ہم بھی ایک سمجھ ہیں۔ (یعنی سمجھ میں آئی ہوئی، علم میں موجود چیز ہیں)۔ہم کو "ہے" بولے تو ہیں ہم۔(یعنی اللہ نے ہمیں موجود جانا تو ہم موجود ہوئے) ----- اصل بات کیا ہو رہی ہے جیب اللہ اول جان کے پیدا کیا یا پیدا کر کے جانا؟ ہم یہ بولتے، اول جانتا، بعد پیدا کرتا ہے ایسا بولیں تو "اعیان ثابتہ" آگئے ----- "اول جان کے پیدا کرتا ہے" میں اس پر بہت زور دیتا ہوں ----- اللہ اور بندے میں ربط کیا ہے؟ یہ سمجھنے میں لوگ گڑبڑ کر جاتے ہیں ----- یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا کہ "مرکب" کے آثار "مفرد" کے سوا بھی ہوتے ہیں۔(مثلاً دو مفرد مل جائیں تو اس مرکب میں دونوں مفردوں کے ہی اثرات ہونا ضروری نہیں اس کے علاوہ مزید بھی ہوسکتے ہیں یا ان سے بالکل الگ دوسرے ہی)۔

۱۷/جنوری ۱۹۵۹ء شنبہ ۶/رجب ۱۳۷۸ھ

"حضرت قبلہ کی تکلیف" ۔ جو سرتاپا تکلیف ہو اسے تکلیف کیا معلوم ہوگی؟ تکلیف، ایک آدمی کی شکل لے لی ہے، وہ میں ہوں۔

anned with CamScanner

۲۷/ جنوری ۱۹۵۹ء　　سہ شنبہ　　۲/ رجب ۱۳۷۸ھ

" ہندولا " ۔ یہ تجارت پیشہ ، بھنورے ، میمن وغیرہ کیا لکھاتے !
" ہندولا " بولتے ۔ ہندوؤں کے پاس عورتوں کو حصہ نہیں ملتا ۔ (وراثت میں) شریعت کی رو سے عورتوں کا بھی حصہ ہے ۔ تو اسی سے بچنے اور عورتوں کو حصہ نہ دینے کے لئے " ہندولا " کا سہارا لیتے ہیں) ----- درخواست میں لکھاتے کہ ہم ہندولا کے تابع ہیں ۔

" نہ ماننا اور بے عملی " ۔ نماز نہیں پڑھنا گناہ گاری ہے اور نماز پڑھنے کو ضروری نہیں سمجھنا کفر ہے ۔ ایک مسئلے میں بھی " میں نہیں مانتا " بولے تو گیا وہ ۔
" تجربہ کی بات " ایک تجربہ ہوا مجھے ۔ کتاب میں لکھنے سے نہیں ہوتا ، زبان سے بولنا ۔ (یعنی تدریس ، وعظ ، بیان وغیرہ کارگر ہوتے ہیں)

۲۹/ جنوری ۱۹۵۹ء　　پنجشنبہ　　۱۸/ رجب ۱۳۷۸ھ

" الیاس برنی صاحب " ۔ برنی صاحب میرے خیالات کے تابع ۔ محمد حسین صاحب کے نہیں (الیاس برنی صاحب عثمانیہ یونیورسٹی میں معاشیات کے پروفیسر رہے ہیں ان کو بیعت غوثی شاہ صاحب سے جو محمد حسین صاحب کے خلیفہ تھے لیکن حضرت قبلہ کی صحبت سے مستفید ہوتے رہے ہیں ۔ حضرت کے صاحبزادے ڈاکٹر موسیٰ عبدالرحمن صدیقی صاحب کو انہوں نے اپنی لڑکی بھی دی ۔ حضرت قبلہ کے ساتھ انہوں نے حج بھی کیا)

" اسیر جنگ وراثت میں محروم " ۔ جب تک اسیر جنگ اسیر ہے وہ اس کے قرابت داروں کا وارث نہیں ہو سکتا ۔

" اسلامی حاکم کا اختیار " ۔ آپ کیا حاکم کو معمولی بات سمجھ رہے ہیں ؟

anned with CamScanner

ثلث مال سے دے ثلث مال کی بہت اہمیت ہے اگر ایک شخص کے دو بیٹوں میں سے ایک دار الحرب میں اسیر ہوجائے، تو اس شخص کے مرنے پر اس کا دار الاسلام کا بیٹا کل کا وارث ہوگا اور اسیر بیٹے کے ورثا، کچھ نہ پاسکیں گے۔ہاں اگر وصیت ہو تو پوتوں کو ملے گا ورنہ حاکم اپنے اختیار تمیزی سے ثلث مال سے پوتوں کو دلائے گا)۔

" نکاح حرام ہے " ـ **حرم علی المرء اصوله وفصوله واول فصل من کل اصل** ـ آدمی پر حرام ہیں اس کے اصل (باپ، دادا، ماں، نانی) اور فرع (بیٹا، بیٹی) اور ہر اصل کی پہلی فصل (جیسے چچا، پھوپی، خالہ، ماموں)

از جانب شیرده ہمہ خویش شوند
وز جانب شیرخوار زوجان و فروع

ربیبه = مادر جلو ـ بیوی کی بیٹیاں، سابقہ خاوند سے، حرام ہے ----- یہ یاد رکھنے کا ہے کہ ساس نکاح ہوتے ہی حرام اور بیوی کی بیٹی (ربیبہ) صرف اس وقت حرام ہوگی جب خلوت صحیحہ ہوجائے ـ

۹/ فبروی ۱۹۵۹ء دوشنبہ ۲۹/ رجب ۱۳۷۸ھ

" تقلید " ـ حبیب ! جو مقلد ہو تا اس سے دلیل نہیں مانگ سکتے ـ اگر آپ یہ کہہ دیں " میں مقلد ہوں محمد رسول اللہ کا " آپ کو نجات ہے ـ دلیل لانا ان کا کام ہے -----**آمنت باللہ وبمحمد رسول اللہ** ـ

" دعائے ایمان و حفاظت " ـ **آمنت باللہ تحصنت باللہ واستعنت باللہ واستجرت باللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ** ـ

" شادی کا مقصد " ـ مقصد یہ رہنا (یعنی شادی کرتے وقت) کہ امت محمدیؐ بڑھے ، صرف شہوت رانی کے لئے نہیں ـ طلب اولاد صالح ہو " غیر

anned with CamScanner

مسافحین "یعنی منی نکالنے کے لئے نہ ہو۔

" **باندی بن جانا** " ۔ ایک مسئلہ چلا تھا کہ اس اصول کے مطابق کہ بڑے شر کے مقابل چھوٹے شر کو اختیار کریں ۔قحط کے موقع پر خودکشی کرنے سے بہتر باندی بن جانا اچھا ہے ، یہ مولویوں نے فتویٰ دے دیا تھا اس زمانے میں ۔ لیکن ابھی تک مجھے اس کا انشراح نہیں ہوا۔

" **مالکن عورت اور غلام** " ۔ کسی آزاد عورت کو اگر غلام ملے تو وہ اس کے جنسی اثر میں نہیں جاسکتی کیونکہ عورت میں حاکمانہ شان ہے وہ اپنی غلام کے تابع کس طرح ہو سکتی ہے۔

۱۰/ فبروری ۱۹۵۹ء　　سہ شنبہ　　۳۰/ رجب ۱۳۷۸ھ

" **حضرت عمر کا درہ** " ۔ جلدۃ چمڑا، تسمہ ۔ماۃ جلدۃ ۔ سو چمڑے یعنی سو کوڑے یہ غلط فہمی ہو رہی لوگوں کو کہ درہ یعنی کوڑا حضرت عمر کے زمانے کا بہت بڑا تھا اور شکل چپل کی ۔ یہ رافضیوں کی من گھڑت ہے ۔ اپنی کمر کے تسمے سے کوڑے لگایا کرتے تھے۔

" **باندی کا بیٹا** " ۔ اگر باندی کو آقا سے بیٹا ہو تو وہ بیٹا خود بھی آزاد ہے اور وہ اپنی ماں کو بھی آزاد کرا دیتا۔

" **بچہ کا مذہب** " ۔ ماں اور باپ کے مذہب الگ الگ ہوں تو دونوں میں سے بہترین دین کے تابع ہوگا لڑکا ۔ ایک مجوسی ، ایک عیسائی سے شادی کرلیا تو اس کے بچے کو ہم سمجھیں گے کہ عیسائی ہے ۔ایک ہندوانی ہے ، مسلمان اس سے شادی کرلیا تو دونوں میں بہترین مذہب اسلام ہے اس لئے اولاد مسلمان ہوگی ۔ (حالانکہ مسلمان کا یہ فعل حرام اور ناجائز ہی ہے۔)

anned with CamScanner

"**ماسوی اللہ کی بے وقعتی**" ۔ جب سے کتو جیب ! میں اس دنیا پر غور کیا ہوں، اس دنیا کی کچھ عزت میرے دل میں نئیں ہے ۔ نہ میری عزت ہے نہ دنیا کی ۔ (کیوں کہ سب بالعرض اور عارضی)

"**تمام عوالم کی دید ممکن نہیں**" ۔ "سب عوالم دیکھتے" ۔ کہاں دیکھتے ؟ دیکھ سکتے ہی نہیں، ممکن ہی نہیں ۔ خیال فنا ہوجاتا ۔ مخلوقات کہاں کروں کو ہی نہیں دیکھ سکتے ۔

مجھ کو مری بندگی مبارک
تجھ کو تری شان کبریائی

ہمارے اوپر جو تجلی ہے وہی دکھ گئی تو بس ، ساری دنیا کی تجلیات سے کیا ؟ ----- یہ ہماری زمین پر ہی غور کرے تو حیران ہوجاتا آدمی، سارے عوالم کہاں ؟ ارب ہا ارب عوالم ہیں ----- چھوٹے سے ہم، اپنی زمین کو دیکھ کر اسی پر ناز کر لو ----- وہ عوالم کھلے تو کوئی فائدہ نہیں ۔ مناسب چیزیں نہیں ۔ (یعنی دوسرے عوالم ہماری زندگی، تہذیب، خیالات کے مناسب نہیں ----- کیا سمجھے ؟ یہ سمجھے کہ ہم بہت چھوٹے ہیں ۔ کہاں کہاں انہوں کیسے ہیں کی کیا نئیں کی ۔ تمیز کرنے والی عقل ہے، عقل گم ہوجاتی ۔

۱۳/ فبروری ۱۹۵۹ء پنجشنبہ ۳/ شعبان ۱۳۷۸ھ

"**ائمہ کا اختلاف**" ۔ **حتی تعلموا ما تقولون** ۔ جب تک نہ سمجھیں کہ "میں کیا کہہ رہا ہوں" (حالت نشہ میں نماز کی ممانعت کے علاوہ اس آیت میں غسل و تیمم کے بھی احکام ہیں ۔ ان کے سلسلے میں ائمہ میں اختلافات بھی ہیں) ----- جب ائمہ میں اختلاف ہو تو کوئی ایک مسئلہ پر اتنا زور نہیں دینا کہ ایک کو باطل بولنا

anned with CamScanner

پڑے ----- امام شافعی قرآن کے الفاظ کا خلاف نہیں کرتے ۔" اولمستم النساء" ہے ۔ تو ان کے پاس عورت کو ہاتھ لگائے بھی تو وضو گیا۔

۱۷/فبروری ۱۹۵۹ء سہ شنبہ ۷/شعبان ۱۳۷۸ھ

"شہزادوں کی اہمیت" ۔ ہم کو ایک تجربہ ہوا، وہ یہ کہ وزراء وغیرہ سب رہتے مگر اول شہزادے وغیرہ نذر پیش کرتے (بادشاہ کی خدمت میں) بعد میں وزیراعظم وغیرہ سب آتے ----- ملتا ہے تو یہ شہزادوں کی تعظیم سے ملتا ہے۔

"نسبت صدیقی" ۔ شیخ عمر ابن فارض بکری صدیقی ----- "صدیقی ہے ۔ راستے سے جا رہے ہیں ۔ ایک چھوکری پڑھنے لگی (غالباً قرآن) ۔ کھڑے ہوگئے ۔ تو بیل ہے تو کھڑا ہو گیا، جانور ہے تو کھڑا ہو گیا۔ سب کھڑے ہوگئے۔

"صدیق اکبر" ۔ ایک صدیقی لکھا (یعنی خود حضرت قبلہ) ارے میاں ! یہ صدیق اکبر سرکارؐ سے ملنا چاہتے تھے، اپنی بیٹی کو پیش کئے ۔ (یعنی بی بی عائشہ کو حضورؐ کی زوجیت میں دے کر روحانی ہی نہیں بلکہ معنوی قرب حاصل کیا) ----- میں نانا، دادا دونوں کا تماشا دیکھا ہوں ۔ (صدیق اکبرؓ پدری سلسلہ سے حضرت قبلہ کے دادا ہوتے ہیں اور حضرت علیؓ مادری سلسلہ سے نانا) ۔ دادا کتو، فنا کر دیتے، نانا پھر زندہ کر دیتے ۔ دادا پھر فنا کر دیتے ----- ایسا سو وقت جئے، سو وقت مرے تو کام چلتا ----- آب دینے کے واسطے (یعنی چمکانے اور جلادینے) کتنی دفعہ تپانا پڑھتا، بجھانا پڑتا، تب کہیں آب آتی، تب کہیں آب آتی۔

"حضرت عمر کے پاس حضورؐ کا مقام" ۔ جب بحرین یا کچھ فتح ہو گیا، اس وقت خبر آئی ۔ (حضرت عمرؓ کی خلافت میں کسی مقام کے فتح ہونے کی خبر آئی تھی) اور سب خوش تھے ۔ اسی وقت کا واقعہ ہے کہ) بچے گولا کھیل رہے تھے ۔ اس میں

anned with CamScanner

ایک بچے کا گولا یہودی کے پاس چلا گیا تو ان لے لیا۔" دو دو" بولے تو نہیں دیا۔ بچے بولے " محمدؐ کے واسطے دے دو " ۔ یہودی بولا کون محمد ؟ (بچوں کو حضورؐ کے بارے میں اتنی بے وقعتی بھی گراں گزری) بچے پتھر مار مار کے اسے مار ڈالے ----- (یہ خبر اسی وقت آئی جب فتح کی خوش خبری آئی تھی) حضرت عمرؓ بولے فتح ہونے کی خوشی زیادہ ہے، نہیں معلوم، یا ان بچوں کے ایمان کی۔

" حکم قرآنی کی تخصیص " ۔ امام اعظمؒ تو حدیث سے بھی نہیں کرتے (قرآن کے کسی مطلق حکم کی تخصیص) ----- امام شافعیؒ بولتے، قرآن کی آیت ہی سے تخصیص کرنے کی ضرورت نہیں، حدیث سے بھی تخصیص کر سکتے ہیں۔

" امام اعظمؒ اور امام مالکؒ " ۔ عاصم کوفیؒ کے شاگرد ہیں امام اعظمؒ اور امام مالکؒ نافع کے شاگرد ہیں۔

" خوشامدی اہل علم " ۔ عبداللہ عمادی، مہدی یار جنگ، میں بھی ہوں۔ مہدی یار جنگ کبھی ہاتھ کھلے رکھ کے نماز پڑھتے۔ (یہ شیعہ تھے)۔ عبداللہ عمادی خوشامدی ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھنے لگے۔ بولے امام مالک کے پاس ہے۔ میں بولا بتاؤ موطا امام مالک میں حدیث ہے تو۔

۲۸/ فبروری ۱۹۵۹ء پنجشنبہ ۱۸/ شعبان ۱۳۷۸ھ

" شیعوں کی شرارت " ۔ شیعہ بر سر عام صحابہ کو گالیاں دیتے جاتے تھے تو غوث پاک نے حکم دیا کہ ان کو مار کے پھینک دو۔ تو یہ شیعہ چنگیز خاں سے سازش کر کے ایک کروڑ مسلمانوں کو مار کے پھینکے۔ نصیر الدین طوسی نے (جو شیعہ تھا) چنگیز خاں سے سازش کی تھی۔

anned with CamScanner

۷/مارچ ۱۹۵۹ء　شنبہ　۲۵/شعبان ۱۳۷۸ھ

"**شرک**" ۔ اللہ تعالیٰ کی دو خاص صفات ہیں ۔استغنائے ذاتی اور وجود بالذات ۔ باقی سب صفات خاص نہیں ۔ان میں شرک نہیں چلتا ۔

۱۰/مارچ ۱۹۵۹ء　سہ شنبہ　۲۸/شعبان ۱۳۷۸ھ

"**طلاق اور خلع**" ۔ دو باتیں قابل توجہ ہیں ؟ پہلی یہ کہ کسی مذہب میں خلع کا مسئلہ نہیں ۔یوروپ میں بھی اگر زنا واقع ہو تو خلع ہوتی ۔ وہ بھی ایسی کہ پیسے دے دلا کر نہیں ۔فوجداری کا حاکم بول دیتا کہ "تم الگ، وہ الگ" جدا ہوگئے ۔

دوسری بات قابل توجہ یہ ہے کہ عام مولویوں کو ایک غلطی لاحق ہوئی ہے وہ یہ کہ "حاکم جو ہے فیصلہ نہیں کر سکتا طلاق کا" یہ غلط بات ہے ۔ایک رسالہ لکھا میں ۔ اگر آپس میں نااتفاقی ہے تو خواہ مخواہ عورت کو مجبور کرنا مناسب نہیں ۔ "حکم" کے معنیٰ سمجھے کیا ؟ حکم کے معنیٰ فیصلہ کرنے والا ----- میں یہ لکھا کہ کبھی ادھر بیچ میں عورت کو نہیں چھوڑ سکتے نایا تو ادھر یا ادھر ۔ **ولا تذروھا کالمعلقہ** ۔ (اگر شوہر ضد سے طلاق نہ دے تو حاکم قائم ہو کر طلاق دے سکتا ہے) ----- متعدی مرض میں مبتلا ہے شوہر، عنین ہے، وہ طلاق نہیں دیا تو حاکم قائم مقام بن کر طلاق دلاتا ۔

"**نوجوان مولوی کا فتویٰ طلاق پر**" ۔ میں نوجوان تھا ۔حیدرآباد کے سب مولوی ایک طرف ۔میں لکھا فتویٰ (حیدرآباد کے ایک شریف اور باحیثیت گھرانے میں میاں بیوی میں ذرا سی بدمزگی ہوگئی اور بات اتنی بڑھی کہ میاں نے غصہ میں بیوی کو تین طلاق کہہ دیا ۔چند ہی روز میں دونوں کو اپنی اپنی سخت مزاجی پر شرمندگی ہوئی اور پھر رجوع کر لینا چاہا ۔مسئلہ دریافت کرنے پر کہا گیا طلاق بائن

nned with CamScanner

واقع ہو گئی ہے ۔اب بعد عدت کسی اور سے نکاح کر کے طلاق لینی پڑے گی تب کہیں یہ دونوں پھر باہم عقد نکاح میں آسکتے ہیں ۔ مختلف مولویوں سے فتوے لئے گئے سبھی نے طلاق بائن قرار دیا۔ حضرت قبلہ بالکل نوجوان تھے ۔آپ نے فریقین سے گفتگو کی واقعہ کی تفصیلات معلوم کیں ۔نیتوں کے بارے میں تحقیق فرمائی پھر ایک فتویٰ لکھا کہ دونوں کے انداز بیاں ، ان کے محاوروں ان کی نیتوں کی تفصیل سے یہ امر یقینی ہوجاتا ہے کہ تین بار طلاق کہنے کا مقصد زور دینا تھا " بائن طلاق " کی نیت نہ تھی وغیرہ ۔لہذا آپ نے رجوع کر لینے کو جائز قرار دیا اس شرط پر کہ دوبارہ نکاح بہ تعین مہر پڑھا جائے اور سابقہ مہر بھی برقرار رہے گا ۔یہ فتویٰ لے کر وہ بی بی بڑے بڑے لوگوں کے پاس گئیں سب نے اس کی مخالفت کی یہاں تک کہ خود حضرت قبلہ کے والد جو عالم اور صاحب سلسلہ بزرگ تھے اس کو دیکھ کر خفا ہوئے ۔ لیکن بعد اندرون و بیرون ملک جید علماء نے اس کی تائید کی ۔اسی واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا) ۔وہ عورت انوار اللہ صاحب کے پاس لے گئی (یعنی بانی جامعہ نظامیہ کے پاس یہ فتویٰ بتانے لے گئی) اور بولی سب مولویاں ایک طرف ہیں اور وہ جوان مولوی ہیں وہ مخالف ہیں اس کے (یعنی طلاق بائن کے)----- والد مجھ پر غصہ ہوئے کہ اپنے کو بھی قابل سمجھتا ہے بے وقوت----- میں اپنی سمجھ کے مطابق لکھا ہوں ، کوئی مانو تو بھی نہ مانو----- انوار اللہ صاحب دیکھے اور بولے "نوجوان بول کے نئیں ، ان اپنی جان لڑا دیا ہے " ۔وہ دو فتوے دہلی کو بھیجے ، لاہور کو بھیجے ، مدراس کو بھیجے ، لکھنو کو بھیجے ۔ سب علماء نوجوان مولوی کی تائید کرے ۔ میں لکھا کہ فوری بل (Forcible) کرنے کی وجہ شدت آگئی ہے (یعنی طلاق کے الفاظ میں) شدت آگئی اور تین وقت طلاق بولنے سے تین طلاقیں نہیں پڑیں) ۔وہ عورت بولی میرا گھر تباہ ہوجاتا تھا ۔وہ کون نوجوان مولوی ہیں ان کو بلاؤ ، میں پھر نکاح کرتی ہوں ----- میں گیا ، بولا " اول کا مہر گیا نئیں ۔اس واسطے میں پانچ روپے پر دوبارہ نکاح کر دیتا

nned with CamScanner

ہوں ---- کھانا پکائے، پلاؤ پکائے ۔ مجھے دعوت دے اور پھولوں کا ہار پہنائے ---- چونکہ میں کم عمر تھا اس واسطے ایسی خوشی ہوئی مجھے کہ ساری عمر میں ایسی خوشی نہیں ہوئی ۔

"**خطرات دفع کرنے کے لئے**" ۔ اگر کسی آدمی کو خطرات ستاتے ہوں تو یہ آیت پڑھنا ۔ **ان لیتایذ مبکم ویات بخلق جدید وما ذلک علی اللہ بعزیز** ○

سپردگی" ۔ خدا میرے سے زیادہ ہشیار ہے، جیسا نچایا ناچتا ہوں ۔ کھلایا تو کھاتا ہوں ۔ پلاؤ کھلایا تو پلاؤ کھاتا ہوں، مرغ روٹی کھلایا تو کھاتا ہوں، نہیں کھلایا تو بھوکا رہتا ہوں ۔

۲۰/اپریل ۱۹۵۹ء دوشنبہ

"**تکبر، عجب اور شکر**" ۔ (کسی پر اپنی اچھائی یا برائی کا قول یا عمل سے اظہار "تکبر" ہے) تکبر نہیں کئے تو کیا ! اپنے آپ میں خوش ہو رہے ہیں، "یہ عجب" ہے ---- دو چیزیں قریب ہیں، وہیں عجب ہے وہیں شکر ہے ۔ (اپنی اچھائی یا برائی پر دل ہی دل میں صرف خوش ہو رہے ہیں تو "عجب" ہے لیکن اس خوشی پر اللہ کے فضل کا خیال کر رہے ہیں اور ممنون ہو رہے ہیں تو یہ "شکر" ہے)

"**ماء غیر آسن اور ماء حمیم**" ۔ ماء غیر آسن = وہ پانی جس میں ذرا بھی تغیر نہیں ہوا، بے بو ---- حیات کی تجلی پانی کی شکل میں دکھے گی ۔ صاف ستھرا پانی اعتقاد صحیح کی مثال ہے ۔ اور علم صحیح دودھ کی شکل میں نمودار ہوتا ---- ماء حمیم = کھولتا پانی ۔ یہ مثال ہے عقیدۂ فاسد اور عمل بد کی ۔

"**قادیانی**" ۔ (غلام احمد) قادیانی کے متعلق میری رائے یہ ہے کہ وہ کچھ

nned with CamScanner

اللہ، اللہ کرتا تھا۔ اس کو اس کی غلطیوں پر تنبیہ کرنے کے لئے مرشد ہوتا تھا۔ بغیر مرشد کے یہ تباہی آجاتی۔ ہم مثال سے ممثل لہ تک پہنچ جاتے۔ مگر وہ مثالوں میں پھنس جاتے۔

"**سر سید احمد خاں**" ۔ سید احمد خاں میں ایک بات ہے۔ "اسلام کے اوپر کوئی اعتراض نہ آئے"۔ (ان کی کوشش یہی رہتی ہے۔ اور اس کے لئے وہ بعض وقت اسلامی باتوں کی غلط تاویل کرنے پر بھی آمادہ ہوجاتے ہیں)۔ اسلام کے اوپر جو اعتراض ہے (یعنی جس چیز پر اعتراض ہے)، وہ ہے ہی نہیں ہمارے پاس۔ (جس چیز پر اعتراض کا جواب نہ دے سکیں یا اس کی تطبیق نہ کر سکیں اس کے بارے میں یہ کہہ دیتے کہ "یہ ہمارے پاس ہے ہی نہیں")

۲۱/اپریل ۱۹۵۹ء سہ شنبہ

"**توجہ خاص**" ۔ مجھے اپنے لوگوں پر توجہ خاص کی ضرورت ہوتی۔ توجہ خاص کے معنی "اٹنشن" (Attention) نہیں۔ وائبریشن (Vibration = تموج) کے ساتھ علم کو متوجہ کرتا ہوں۔

"**شادی**" ۔ میرا تو خیال یہ ہے، جب تک شادی نہ ہو وہ انسان کامل نہیں ہوتا۔

"**غلامی**" ۔ اسلام میں غلامی نہیں ہے، اسیران جنگ ہیں۔ "عبد" بولے تو کیا ہوتا! آپ کو دھوکہ لگ رہا ہے "رومتہ الکبری" والوں سے (یعنی رومیوں کے معاشرے میں جیسا غلامی کا رواج تھا اس مفہوم میں اسلام میں غلامی کو سمجھتے ہیں۔ لیکن اسلام میں غلامی زور زبردستی سے یا غربی اور ناداری میں مبتلا انسانوں کو خرید کر باندی غلام نہیں بنایا جاسکتا)----- ہمارے پاس "عبد" بولتے مطیع و فرماں بردار

anned with CamScanner

کے معنوں میں ۔(جیسے حضرت عمرؓ کا قول کہ) **کنت عبدہ و خادمہ** (اور حضرت علیؓ کا فرمانا کہ) **ویحک انا عبد من عبید محمد** ----- "یہ باندی غلام" ! اس کے معنی "زیر تربیت" ----- باندی کون بناتا ----- کوئی نہیں بناتا ۔ حاکم ، تربیت کے واسطے تقسیم کر دیتا ہے ۔(اسیران جنگ کو) ۔ان سے پیسے لئے کیا ؟ حاکم بھی نہیں لیتا (باندی غلام کسی کو تقسیم کر کے اس کے عوض قیمت نہیں لیتا) ----- پھر ان کو تربیت دئے سو ، کھلائے پلائے سو پیسے استاد لیتا (یعنی آقا لیتا ہے بوقت فروخت) ----- کوئی آدمی کسی کو غلام نہیں بنا سکتا ۔(اسلام میں) یہ کام ریاست (State) کا ہے ۔ حاکم انتخاب کرے گا کہ کس کو دینا چاہئے ۔(اسیران جنگ کو کس کس کو تقسیم کرنا چاہئے) اسیران جنگ کو خرچہ ۔ جنگ (ہرجانہ) لے کر چھوڑ بھی دیتے ہیں ----- اسلام میں کوئی حکم دفعتاً سختی سے نہیں ہوتا ۔ امر ، وجوب پر دلالت کرتا ہے ۔ امر کا وجوب پر دلالت ۔ امر کا صیغہ ہے (**فکاتبوھم ان علمتم فیھم خیرا**) کہ ان میں خیر دیکھو تو نوشتہ لے کر چھوڑ دو ("ان میں خیر دیکھو" بولے تو گویا جب وہ مہذب ہو جائیں) ۔ اسلام نے روکنے کے واسطے ترکیبیں نکالیں ۔(غلامی روکنے اور ختم کرنے کے لئے) قصور ہوا ، آزاد کر دے حاملہ ہوئی (آقا سے) تو آزاد ۔

"اسلام کا جنگی قانون" ۔ سب سے بڑی چیز جنگ کے وقت قانون نہیں رہتا ۔ اسلام میں ایسے وقت بھی قانون رہتا ہے معصوم بچے کو نہیں مار سکتے ، بوڑھے اپاہج کو نہیں مار سکتے ، راہب کو نہیں مار سکتے ، درختوں کو نہیں کاٹ سکتے ۔

۲۳/اپریل ۱۹۵۹ء روز پنجشنبہ

"باندی سے تعلق" ۔ ڈاکٹر لطیف صاحب بولے "باندی سے بھی نکاح کرنا" ۔ میں ان سے یہ بولا کہ "استاد کے سامنے شاگرد بے ارادہ رہتا ، مرشد کے

anned with CamScanner

سامنے مرید بے ارادہ رہتا ہے (یعنی ہر ماتحت اپنے حاکم کے آگے بے اختیار رہتا ہے۔ اسی طرح باندی اپنے آقا کے آگے بے اختیار ہوتی ہے) جب عورت (یعنی باندی) آقا کے سامنے بے ارادہ رہے تو اس سے نکاح کیسے ہوگا؟ (کیوں کہ نکاح ایک معاہدہ ہے دو آزاد مرد اور عورت کے درمیان۔ اس کے لئے طرازی طرفین یعنی دونوں کی رضامندی کی ضرورت ہوتی ہے جس کے لئے ارادہ و اختیار ضروری ہے۔ باندی تو تابع و ماتحت ہوتی ہے) ----- میرے تو خیال میں یہ آتا کہ بیوی کے رکھتے ہوئے باندی سے تعلق پیدا نہیں کر سکتے ----- میں یہ لکھا، "باندیوں سے تعلق کرو سو کرو" بول کے، یہ کہیں نئیں ہے ----- شخصی طور پر اختیار نہیں باندی بنانے کا اسلام میں۔ یہ اختیار، حکومت اپنے معتمد علیہ آدمی کو دیتی ہے ----- ایک بات قابل توجہ یہ ہے کہ اسلامی شریعت میں کوئی سخت حکم دفعتاً نہیں دیا جاتا۔ بلکہ رفتہ رفتہ ایسے حالات پیدا کئے جاتے ہیں کہ وہ ختم ہو جائیں) ----- "او ما ملکت ایمانکم" (او کا مطلب حضرت قبلہ نے یہ لیا کہ "بیوی نہ ہو تو باندی سے تعلق کر سکتا ہے، ورنہ نہیں ----- یہ او سے نکالا ہوں میں۔

۲۴/اپریل ۱۹۵۹ء روز جمعہ

"قادیانی" ۔ یہ "قادیانی" کچھ کرتا تھا۔ (یعنی ذکر و شغل اور عمل) مگر کوئی ہدایت کرنے والا نہیں تھا، اس لئے گمراہ ہو گیا۔ ان اپنے جو حالا[redacted]تا ہے اس سے دس گنا زیادہ میرے پر گزرا ہے۔ مجھے میرا مرشد سنبھالنے والا تھا، اس **کو کڑی** نہ تھا۔

"تعریف میں مبالغہ منع" ۔ بعض ہمارے معتقدین ایسی ایسی باتیں بولتے ہیں میرے متعلق، توبہ کرتا ہوں میں۔ میں اس سے بری ہوں ----- اللہ اس شر سے میرے کو بھی بچائے، میرے مریدین کو بھی بچائے۔ (آمین) -----

anned with CamScanner

ایک معمولی بات یہ ہے کہ میرے نام کی دہائی میں بولو، "قدیر پیا کی دہائی، آئی بلا کو ٹلائی"، تو فائدہ ہو جاتا----- مگر یہ کہنا کہ "قرآن کی آیتوں سے کچھ نہیں ہوتا، اس سے ہوتا"، بولے تو خراب----- تم قرآن کی آیت پڑھتے ؟ بغیر نسبت کے تو کچھ نہیں ہوتا۔ (یعنی نسبت ہی سے سب کچھ ہوتا ہے۔ اللہ اور اس کے کلام سے بہترین ربط اور نسبت پیدا ہو تو پھر قرآن کی آیت بھی اثر کرتی ہے----- "قدیر پیا" سے چونکہ ہم کو ربط ہے اس لئے ان کے نام سے فوری اثر بھی ہوتا)----- حاملہ عورت کو آپریشن کی ضرورت ہوئی۔ اس میں "مرو، جیو" بول کے دستخط لئے (آپریشن سے پہلے مریض کے قریبی عزیز سے رضامندی کے دستخط لئے جاتے ہیں جس میں یہ صراحت ہوتی ہے کہ "اس آپریشن کے نتیجہ میں موت بھی واقع ہو جائے تو ہم کو اعتراض نہیں ہوگا"۔ تو اس عورت کے شوہر سے بھی دستخط کے لئے کہا گیا) ان کیا کیا، دستخط کی جگہ "عبدالقدیر" لکھ دیا----- اب ضرورت ہی نہیں ہوئی آپریشن کی اور زچگی ہو گئی) ----- تم قرآن پڑھ رہے ہیں بغیر نسبت کے، ان نام لے رہا ہے نسبت کے ساتھ۔

"توحید اور عبدیت" ۔ توحید اور عبدیت دونوں کو جمع کرنے کی ضرورت ہے۔ عبدیت تو گئی ہوا پر، فقط توحید رہ گئی۔

"اعتقاد صحیح" ۔ ہمارے پاس **"لا حول ولا قوة الا بالله"** ہے (یعنی تمام قوت و سکت صرف اللہ کو حاصل ہے اگر کسی مخلوق سے کچھ نمایاں ہے بھی تو وہ بالعرض)----- اعتقاد ترقی کرکے یہ سمجھنے لگتا ہے کہ قرآن کے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے سوائے چلے تو بھی "معرفت" ہے۔ (یعنی دیگر ادیان کے طریقوں سے بھی معرفت حاصل کی جاسکتی ہے۔ یہ غلط اعتقاد کی مثال ہے) ----- **"ویهدیک صراطا مستقیما"** اللہ میرے کو بھی صراط مستقیم پر قائم رکھے، میرے مریدوں کو بھی----- بہت خطرناک چیز ہے (غلط اعتقاد)

ـــــــ کسی کو غیر معمولی حالت میں دیکھ کر آدمی گمراہ ہوجاتا ہے ۔

۲۷/اپریل ۱۹۵۹ء روز دوشنبہ

" قبیلے اور ذاتیں " ۔ (**وجعلنکم شعوبا وقبائل لتعار فوا** ۔ اور تم کو ہم نے جماعتیں جماعتیں اور قبیلے قبیلے بنایا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو ۔ ذاتوں اور جاتوں کا فرق دراصل حالت، کام اور مصروفیت کے لحاظ سے ہے) بچہ پیدا ہوتا ہے، ماں باپ کے سہارے رہتا ہے، " شودر " ہے ۔ بڑا ہو کر کماتا ہے، " ویش " ہے ۔ اور بڑا ہو کر ملک و قوم کی حفاظت کرنے جاتا ہے ۔ " چھتری " ہے ۔ اور جو پڑھاتا لکھاتا، اچھے کام کرتا ہے، " برہمن " ہے ـــــ (یہ ذاتیں) ذات کی صفت نہیں، فعل کی ہیں ۔ (دراصل یہ سوسائٹی میں کام کی تقسیم کی صورت میں تھیں جو بعد " ذات بنالی گئیں) ـــــ ہم " سید "، ہم " صدیقی "، ہم " فاروقی "، کیا بات ؟ تمہارے اعمال کیا ہیں ؟ ہمارے پاس تو " **ان اکرمکم عند الله اتقکم** " (بے شک تم میں جو سب سے زیادہ پرہیزگار وہ تم میں سب سے زیادہ برتر ہے) کا مسئلہ ہے ۔ سید، شیخ، مغل، سب تعارف کے لئے ہے ۔ " **لتعار فوا** " ـــــ اسلام آیا تھا سب مختلف قوموں کو ایک کر کے ـــــ " تمہاری کیا قوم ہے " بولے تو " میں مسلمان ہوں " ـــــ اب کیا ہے بولے تو، " تمہاری قوم کیا ہے ؟ " " ترکی، " مصری " ۔ یہ سب اسلام کے خلاف ہے ۔ قبیلوں کے ناموں کو اہم قرار دے رہے ہیں ـــــ " عمل صالح " جو ہے، مان خاں کو " سلیمان " بنادیتا ہے ۔ سید، شیخ سب ان کے سامنے ہیچ، ان کے قدموں پر گرے ہوئے ۔ شاہ سلیمان تونسویؒ ۔ (یہ بڑے پائے اور بڑے زور کے بزرگ ہیں ۔ پہلے ایک معمولی پٹھان " مان خان " تھے ۔ اللہ تعالیٰ کا جو فضل ہوا تو مرشد کی تربیت میں کیا سے کیا ہوگئے)

nned with CamScanner

۲۹/اپریل ۱۹۵۹ء روز چہار شنبہ

"ایمان و عمل" ۔ دل میں یقین اور لمان ہو لیکن حوالے کر دینا نہیں تو یہ لمان کس کام کا ہے ؟ ------ جیسے ابو طالب کا لمان ۔ "اخترت النار علی العار" (میں نے ننگ و عار کے مقابل آگ کو اختیار کر لیا ۔ یعنی دوزخ سے ڈرایا جارہا ہے کفر پر تو وہ آگ قبول ہے اس کے مقابل کہ قریش میں شرمندگی اٹھانی پڑے کہ ایسا بڑا سردار قریش اپنے بھتیجے کا تابع ہو گیا ۔ اس لئے آگ اختیار کی گو کہ دل میں یقین تھا بھتیجے کی سچائی کا) -----

۳۰/اپریل ۱۹۵۹ء روز پنجشنبہ

"بہادری" ۔ بڑے "تلواری" (تلوار باز) تھے یہ لوگ (یعنی حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ) چچا سر پر سے مارے تک بھتیجے کمر پر سے (وار کر دئے)

"ہندہ" ۔ ہندہ، جو ہے عتبہ کی بیٹی، ابو سفیان کی بیوی ------ سرکارؐ سے عہد کر رہی ہے (مسلمان ہو کر بیعت کرتے ہوئے) "میں زنا نہیں کروں گی" ۔ تو ایسا بولی "کیا شریف عورت بھی زنا کرتی ہے ؟ " ------ سرکارؐ کو بول رہی ہے (خاندانی شرافت کا حال) ----- گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے ۔ "نحن بنت طارق ۔ نمشی علی النمارق" "ہم طارق کی بیٹیاں ہیں ۔ راستہ چلے بھی تو سواری تک پہنچنے قالین بچھے ہوئے ۔ (سرداری اور امیری کی شان) ایسے رجزیہ اشعار عین جنگ میں ہندہ نے پڑھے تھے ----- بہادری کا حال) ----- حضرت امام حسینؓ شہید ہوگئے اور اہل بیت کو لائے تو ہندہ باہر نکل گئی ۔ (اہل بیت خواتین کو بے پردہ یزید کے دربار میں لایا گیا تھا ۔ خاندانی شریف بی بیوں کو اس طرح بے پردہ اور مظلومیت کی حالت میں بر سرِ عام دیکھ کر ہندہ کی حمیت نے بھی گوارا نہ کیا اور خود

nned with CamScanner

بھی پردہ سے باہر دربار میں نکل آئی) ------ "میں اندر بیٹھوں ! اور ان کو باہر لے کے آئے ؟" ------ باہر نکل کے آئی (ہندہ جو یزید کی دادی تھی محل کے اندر پردہ سے باہر دربار میں نکل آگئی)

"**سات آسماں**" _ میں ہمیشہ ایک بات پر زور دیتا ہوں - یہ جتنے ستارے ہیں سب آسماں اول میں ہیں اور اس کے اوپر چھ آسمان ہیں جن کو تم نہیں جانتے ------ ایک اور بات پر میں زور دیتا ہوں، یہ کہ سات کا لفظ زیادہ کے لئے ہے - چھ، تھوڑے دنوں کے لئے (یعنی **خلق السموات والارض فی ستة ایام کا** مطلب یہ ہوا کہ تھوڑے دنوں میں آسمانوں اور زمین کی تخلیق فرمادی) ------ ہمارے پاس کے علم کلام سے واقف نہیں - ان کے پاس ایک ایک سیارے کے لئے ایک آسمان ہے - (یونانی فسلفی)

اس واسطے بیان کر رہے ہیں سات آسمان کو (یعنی اللہ تعالیٰ بار بار "**سبع سموات**" اس لئے بیان کیا ہے) کہ یہ مادیات جو ہیں اس پر تم ناز کرنے کی ضرورت نہیں، اس کے علاوہ روحانیات وغیرہ ہیں، سات آسمان ہیں - (یعنی تمام مادیات کے عوالم آسمان اول ہی میں ہیں - اور انسان کی مادی پہنچ اس کے اندر ہے) ------ "سماء" جو ہے "سمو" سے ہے - "سمو" معنی بلندی، اونچائی - تمہارے سروں کے اوپر ہے اس واسطے "سماء" ------ کروڑہا کروڑ آفتاب ہیں، ان کے ساتھ کروڑوں ثوابت ہیں ------ وہ دیکھنا بول کے میں دوڑا، دوڑا - ان میں قسم قسم کی مخلوق ہے، لیکن ہمارے ویسی نئیں - کوئی سانپ کے جیسا، کوئی بچھو کے جیسا، کوئی کیسا، کوئی کیسا! ------ یہ سب کو کہاں سے لے کے بیٹھوں ؟ یہی بہت ہے ------ اللہ اکبر - بہت بڑا ہے ان!

"**صرف معصوم کی بات قابل یقین ہے**" _ جس کا اللہ نے

anned with CamScanner

قرآن میں ذکر کیا اور رسولؐ نے حدیث میں بتایا صرف اس کا جاننا میرے لئے ضروری ہے ---- میں محفوظ، معصوم کو غیر معصوم سے مقید نہیں کرتا ---- ہار! ہار کے بول! " مادیات تک ہماری دوڑ ہے، اوپر کا حال ہم کو نہیں معلوم ------ یہ بول کے بہت سی مصیبتوں سے بچ گیا ہوں۔

یکم مئی ۱۹۵۹ء روز جمعہ

"**شعر کیا ہے ؟**" ۔ شعر کچھ موزونیت کا نام نہیں ہے۔ شعر شعور سے ہے ---- جذبات ہیں۔ چاہے نثر تو بھی، ہو نظم تو بھی۔

"**خلف وعدہ، خلف وعید**" ۔ خلف وعید کے معنی، غصہ میں کوئی بات کہی گئی اور معاف کر دی گئی۔ (یعنی بات سزا کی کہی گئی کہ دی جائے گی لیکن نہیں دی گئی) یہ خلف وعید ہے۔ خلف وعید تعریف کی چیز ہے ----- اصل میں معتزلیوں کی ہماری چلی ہے۔ معتزلی بولتے "اللہ خلف وعدہ کرتا نہ خلف وعید"۔ ہم بولتے "خلف وعید جو ہے، احسان ہے، عیب نہیں ہے۔ اللہ عیب سے پاک ہے۔ تم سمجھ رہے ہیں "سزا نئیں دیئے (وعدہ کر کے) تو جھوٹ ہوتا" ! میں اس کا جواب یہ دیا۔ "اللہ تعالیٰ جب یہ فرماتا ہے "میں تم کو ایسا کرے تو سزا دوں گا"۔ اس کے معنی یہ ہیں "تم عذاب کے مستحق ہو"۔ خبر ہے یہ وعدہ نہیں۔

"**اللہ کے نیک بندے**" ۔ دو قسم کے ہیں اللہ کے نیک بندے۔ کیا بولا ؟ ----- ایک تو وہ ہیں کہ اللہ نے ان کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ جب اللہ ذمہ لیا ہے تو گناہ ان سے صادر کہاں ہوگا ؟ یہ "معصوم" ہیں۔ دوسرے جو ہیں اللہ ذمہ لیا بول کے ثابت نہیں مگر ان کی فطرت ایسی ہے کہ گناہ ان سے صادر نہیں ہوتے۔ ان کو "محفوظ" بولتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

"گناہ گار بھی مومن ہے" ۔ "خارجی" بولتے، آدمی گناہ کرتے ہی کافر۔ "معتزلی" بولتے، نہ مومن نہ کافر بیچ میں ہے، "فاسق" بولتے ۔ ہم "مومن فاسق" بولتے ----- **"وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا"** ۔الخ ۔ (اور اگر دو جماعتیں مومنین کی ایک دوسرے سے لڑائی کریں) دونوں لڑائی کرنے والوں کو اللہ "مومنین" بولا، گناہ سے کافر نہیں ہوتا ----- میرے دل میں یہ ہے میاں! ہم کو جو کچھ ملے قرآن سے ملے ۔ اس واسطے وہ مضامین جن کو قرآن سے کچھ علاقہ ہے بولوں گا ضرور بولوں گا۔

"فاسق اور فاجر" ۔ گناہ بے ساختہ (عادت کی طرح) ہو تو "فاجر" ہے، ارادہ سے ہو تو "فاسق"۔

"علم کلام پر عبور" ۔ یہ شخص وہ ہے، تمام علم کلام پر سے عبور کیا ہے (یعنی خود حضرت قبلہ) ۔ **"ادبنی ربی احسن تادیبہ"** (میرے رب نے میری تہذیب، تربیت کی، بہترین تربیت) ۔ اللہ کا احسان ہے ۔ بڑے میاں وقت پر سکھاتے جاتے ----- بعض لوگ ایسے نکلے، "ان کو رد کرنا"، میرے کو ----- کرو باوا!

"ابراہیم اور فرشتے" ۔ فرشتے انسانی صورت لئے تو کیوں اس کے لوازمات پورے نہیں کئے؟ مثلاً کھانا پینا ۔ (فرمایا) اس لئے کہ وہ اپنے کو فرشتے ظاہر کرنا چاہتے تھے ۔ کھا سکتے تھے لیکن نہیں کھائے ۔ ایک دوسرے کام پر لگے تھے ۔ (قوم لوط پر عذاب لے کر جو فرشتے آئے تھے وہ پہلے قریب ہی حضرت ابراہیم کی بستی میں پہنچے، خوبصورت نوجوانوں کے روپ میں ۔ حضرت ابراہیم نے مہمان جان کر ضیافت کی لیکن انہوں نے کھانے سے ہاتھ روک لئے ۔ اپنے میزبان کو پریشان دیکھ کر فرشتوں نے کہا کہ "گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہم اللہ کے فرستادہ (فرشتے) ہیں ۔) ابراہیمؑ اس

anned with CamScanner

لئے خوف کھائے، یہ فرشتے آئے ہیں جانے کیا عذاب لائے ہیں ؟ ----- فرشتے یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ ان کو کھانے کی احتیاج نہیں، اس لئے نہیں کھائے۔

"نوجوانی میں خلافت کا واقعہ" ۔ ایام جہالت کا زمانہ (حضرت قبلہ سترہ اٹھارہ سال کی عمر میں فارغ التحصیل عالم تھے لیکن موجودہ اعلیٰ درجے کی حالت میں اس وقت کی حالت کو ایام جہالت فرمایا۔ اس وقت میں کاسنی رنگ کا شملہ چن کے پہنتا تھا۔ (حضرت کے ماموں اور مرشد خواجہ سید محمد صدیق محبوب اللہؒ نے اپنی محفل سماع کے دوران حضرت کو بلایا) مولوی ! ----- شملہ نکال کے پھینک دیئے، ٹوپی پہنادیئے۔ کیا دیکھ رہا ہوں کہ حضرت دکھ رہے ہیں اور شجاع الدین ماموں کمر تک دکھ رہے ہیں۔ اور کوئی نہیں دکھ رہے ہیں ----- پھر قوالی ختم ہوئی۔ فرمائے، "اٹھو ! ملو" ----- ہم حضرت کو اتنا بڑا سمجھتے تھے کہ ان کی خلافت کا خیال بھی دل میں نہیں آتا۔ جب بولے، "اٹھو ! ملو"، تو میں بولا کچھ بات ہے۔ اٹھ کے قدمبوس ہوا۔ بولے "اللہ تم کو استقامت نصیب کرے، اٹھو" ----- یہ ان کی دعا ہے۔

"توحید اور اخلاص" ۔ اعتقاد میں توحید اور اعمال میں اخلاص ----- پھر اللہ سب کچھ دیتا۔

۷/ مئی ۱۹۵۹ء روز پنجشنبہ

"پہلوان، شنا، ڈاکٹر، حبیب" ۔ اللہ میاں میرے کو دو کرامتیں دیا ایک یوسف علی (پہلوان) اور ایک شنا (ثناء اللہ خاں صاحب) ----- پڑھنا آتا نہ لکھنا آتا۔ مگر بات پختہ کرتا ----- ڈاکٹر میرا محبوب اور حبیب علی میرا محب۔ (ڈاکٹر سید ضیاء الحق صاحب اور کرنل حبیب علی صاحب۔ یہ دونوں بھی خلفاء ہیں)

Scanned with CamScanner

"**اپنے مرشد کا ذکر**" ۔ میں ہمارے حضرت کی نیکیوں میں کی ایک نیکی ہوں ----- انہوں اپنی نیکی کو ضائع ہونے نہیں دیتے ۔

"**فلسفہ، تشکیل وارتقائے کائنات**" ۔ اجزا، جو ہیں (جیسے ایٹم، عناصر) جن سے تمام چیزیں پیدا ہوتی ہیں، ان میں بھی نر مادہ ہیں، جوڑے ----- جوڑے نہیں ہوتے تو پھر گرد و غبار ہوتا، یہ چیز نہیں ہوتی ۔

"**موجودہ زمانے میں ناقدری**" ۔ اب نہیں جیب ! ایک سو برس بعد دیکھو، میری باتوں کی کتنی قدر ہوتی ہے ! ----- آدمی ہم زمانہ ہونے سے بھی ذلیل ہوتا ہے ۔ (یعنی انسانی سماج کی نفسیات ہے کہ کوئی ہم زمانہ آدمی کی اتنی قدر نہیں کرتا جتنی واجبی ہے ۔ لیکن اس کے گزر جانے کے بعد اس کی قدر ہوتی ہے) ۔

"**عالم مادی اور عالم علوی**" ۔ ایک عالم ہے، یہ مادی عالم کے سوا ہے وہاں جانا ہے ----- دنیا ایک دن تباہ ہونے والی ہے ۔ مادیاتی نظام برقرار نہیں رہے گا ۔ اس وقت عالم علوی تمہارے سامنے ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ کے عرش اور بیت المعمور میں تم کو پہنچنا ہے (حدیث) ----- بیت المعمور، فرشتوں کے کعبہ کو بولتے ہیں ۔

"**والحقنابھم ذریتھم**" ۔ (ہم ملادیں گے ان سے ان کی آل و اولاد کو) میرے بچے میرے ساتھ ہیں، کھا رہے ہیں پی رہے ہیں ۔ (یعنی دنیا میں اتنا ہی آرام اٹھا رہے ہیں جتنا ماں باپ، حالانکہ ماں باپ کے درجے کے برابر نہیں ۔ اسی طرح آخرت میں بھی نیکوں کی اولاد ان کی اتباع کرنے پر انہیں کے ساتھ رہے گی اگرچہ وہ اپنے ماں باپ کے درجے کے نہ ہوں)

۱۱/ مئی ۱۹۵۹ء روز دوشنبہ

"**رسول اللہؐ کی تین حالتیں**" ۔ ایک حالت یہ تھی، "**لا ادری**

nned with CamScanner

مایفعل بی ولابکم "(میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا ہوگا تمہارے ساتھ کیا ؟) دوسری حالت ان کی یہ ہے ۔" ان الذین یبایعونک انما یبایعون الله "۔ (بے شک جو اے پیغمبر تم سے بیعت کر رہے وہ دراصل اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہیں) ان سب کے ہاتھ کے اوپر اللہ کا ہاتھ ہے ۔ ظاہرا، دیکھنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ دکھتا ۔ تیسری حالت یہ ہے کہ ۔ ایک وقت سرکارؐ تشریف فرما تھے ، حضرت عائشہؓ آئے ۔ فرمایا" من ؟ " کون ۔" عائشه "------ من عائشه ؟ بنت صدیق (صدیق کی بیٹی) من صدیق ؟ (صدیق کون ؟) صدیق محمد (محمدؐ کے دوست) من محمد ؟ (کون محمد ؟ ----- کچھ جواب دیئے بغیر بی بی عائشہؓ چلی گئیں ----- کچھے ؟ یہ حدیث ضعیف ہے مت سمجھو ۔ میں ایک صحیح حدیث بھی بتاتا ہوں ۔ لی مع الله وقت لایسعنی فیه ملک مقرب ولانبی مرسل ۔ (اللہ کے ساتھ میرا ایک وقت ایسا ہوتا ہے کہ اس میں مقرب فرشتے یا کسی صاحب کتاب پیغمبر کی بھی گنجائش نہیں) پیغمبروں کی بھی گنجائش نہیں ۔ تو سرکارؐ کیا پیغمبر نہیں تھے ؟ سرکارؐ کی بھی گنجائش نہیں تھی ۔

"درود شریف ذکر اللہ ہے " ۔ (ایک صحابی نے عرض کیا) " میں آپ کے اوپر پاؤ وقت درود شریف پڑھتا ہوں " ۔ " بہت اچھا ہے ، اس سے زیادہ " ۔ میں تین پاؤ پڑھتا ہوں ، بہت اچھا ہے اس سے زیادہ ۔ میں آپ کے اوپر پورا وقت درود شریف پڑھتا ہوں ۔ الان کفیت (اب یہ تجھے کافی ہو گیا) (بخاری) ----- ایک دفعہ بار کس میں بحث آئی " لا اله الا الله " بولنا یا الله الله الله بولنا یا درود شریف پڑھنا ۔ (یعنی قریب المرگ شخص کو مرنے سے قبل اللہ کی یاد کرانے کے لئے) ۔ میں بولا میاں ! " الله الله " بولو " لا اله الا الله محمد رسول الله " بولو کیوں بول رہے ہیں ؟ اللہ کے نام پہ مرنا بول کے ؟ میں بولا محمد رسول الله میں اللہ نہیں

anned with CamScanner

ہے کیا ؟ اس میں اللہ ہے اور اللہ ہی پر ختم ہوتا ہے۔جو شخص **محمد رسول الله** بول کے پکارا وہ اللہ کو پکارا۔اس واسطے کہ "**محمد رسول الله**" میں "اللہ" ہے ----- درود شریف میں بھی "اللہ" ہے۔

"**زبان کی ترقی**" ۔ تمدن کی جتنی ترقی ہوگی زبان بھی اتنی ہی ترقی کرے گی۔ایک گاؤں والے کے پاس الفاظ کا اتنا ذخیرہ نہیں رہتا جتنا ایک شہری کے پاس۔

"**مسئلہ طینت**" ۔ یہ رافضیوں کے پاس ہے۔مسلمانوں کی کالی مٹی، گناہوں کی، رافضیوں کی سفید مٹی۔دونوں کو گول مٹول کر کے چھوڑ دیا (یعنی ملادیا اور اس سے تمام انسان بنائے)۔اب مسلمان نیک کام کئے اور شیعہ لوگ برے کام کئے تو اب کیا ہوگا ؟ مسلمان جو نیک کام کرتے تھے وہ سفید مٹی کی وجہ سے (جو شیعوں کی ہے) اور شیعہ براکام کرتے تھے کالی مٹی کی وجہ سے جو سنیوں کی ہے۔اب حشر ہوگا تو سفید مٹی الگ ہوجائے گی، کالی مٹی الگ ہوجائے گی۔یعنی سنی لوگ سب عذاب اٹھائیں گے اور رافضی لوگ مزے اڑائیں گے۔آپ دنیا میں کوئی نیک کام کرو، یہ کس کی مٹی کی وجہ سے ہوا ؟ سفید مٹی کی وجہ سے اور شیعہ لوگ کوئی برے کام کریں تو یہ کس کی مٹی کی وجہ سے ہوا ؟ کالی مٹی کی وجہ سے ----- مذہب اس واسطے ہے کہ گناہوں سے روکے۔یہ تو گناہ کرنے کی اجازت دیتا ہے۔(-مسئلہ طنیت " ہو کہ عیسائیوں کا عقیدہ "کفارۂ مسیح" یعنی عیسائیوں کے گناہوں کی گٹھری لے کر سولی پر چڑھ گئے)

۱۸/مئی ۱۹۵۹ء روز دوشنبہ

"**فنائیت کی صورتیں**" ۔ غیر خدا کے خیالات نہیں آئے، یہ بھی ایک

Scanned with CamScanner

قسم کی فنائیت ہے ۔اور خدا کا بھی خیال نہیں آئے، وہ تو عین فنائیت ہے ------ اپنی صفات کو ذاتی نہیں سمجھا، فنائے صفات ہے ۔اور اگر اپنی ذات کو بھی بالذات نہیں سمجھا تو فنائے ذات ہے ۔اور ایک فنائیت یہ ہے کہ کسی چیز کا علم نہ رہے ۔(یہ فنائیت تامہ ہے اور اس سے کم فنائیت ناقصہ)------ "میں بھی اللہ کا ایک خیال ہوں" یہ بھی ایک فنائیت ہے ----- آپ سنیما میں گئے ۔وہاں جاکے غور کیئے ۔ غور کرنے کے بعد آپ کو معلوم ہوا کہ (تصویروں کی پتیاں جیسا جیسا گرتی گئیں لوگوں کو نظر آتا جاتا ہے) یہ اپنے سے نہیں دکھ رہا ہے بلکہ پتیوں کی وجہ سے ہے ۔یہ پتیاں کسی حکیم کی ہیں ----- یہ بھی فنائیت ہے ----- فنائیت تامہ موت سے بڑھ کر ہے ۔موت میں اس عالم کو چھوڑ کر اس عالم میں چلا جاتا ۔اس عالم کے لحاظ سے موت ۔اور فنائیت تامہ میں کہیں بھی، کسی بھی عالم میں باقی نہیں ----- جتنی گڑبڑ ہے سب فنائیت ناقصہ میں ہوتی ہے ----- منصور کا " انا الحق " کہنا بھی اسی میں ہے ۔

" امر رب " ۔ ایک امریکن کے ساتھ ہالینڈ کا ایک آدمی آیا تھا ۔(عربی، اسلامک اسٹڈیز اور فلسفہ کا پروفیسر) وہ بولا ۔"میں امر رب ہوں" ۔امر رب قدیم ہے، ناقابل تغیر ہے (یعنی امر رب، کلام ہے ۔اور کلام اللہ کی صفت ہے ۔اور صفت ذات کے ساتھ قدیم ہے) ۔میں اس سے بولا تم امر رب نہیں ۔کیا سمجھے ؟ تم امر رب کے معنی ؟ اللہ تعالیٰ فرمایا "کن" ۔یہ کن فرمانا امر رب ہے اس کا نتیجہ، اس کا اثر تم ہو ۔ تم اللہ کے فرمانے کا اثر ہو، اللہ کے فرمان نہیں ۔

" مولانا فخر اور شاہ ولی اللہ " ۔ مولانا فخر صاحب اور شاہ ولی اللہ صاحب کی خوب چلی (علمی بحث) انہوں بھی زبردست عالم، انہوں بھی ۔ہم دونوں کے شاگرد ۔ہمارا کام یہ ہے، "آپ دونوں سچے، آپ کا مطلب یہ، آپ کا مطلب یہ "

anned with CamScanner

-----شاہ ولی اللہ صاحب اپنے بچہ شاہ عبدالعزیز کو مولانا فخر کی گود میں ڈال دیئے اس واسطے شاہ عبدالعزیز صاحب میں وہ تیزی نہیں ہے جو شاہ ولی اللہ صاحب میں ہے -----سنبھل کے ----- مولانا فخر کے ایک مرید کا نام مولانا ضیاء الدین صاحب۔(پہلے پہل حضرت کا شہرہ سن کر آئے) حضرت کو آکے دیکھے تو خشخشی ڈاڑھی ہے۔خیال کئے، "بزرگوں کی اولاد ہے، تربیت ناقص ہے" ۔کلہ (گال) پھول گیا، پیپ بھی آگیا۔جراح کو بلائے۔" حضرت ! یہ بال بہت ہیں، دوا لگائے تو بالوں میں رہ جاتی" (ایک گال کی ڈاڑھی صاف کر دینی پڑی) دوسرے دن دیکھے تو ادھر ہو گیا (یعنی دوسرے گال پر اور وہ بھی صاف کر دینا پڑا، فوراً سمجھ گئے) توبہ کرے (حاضر خدمت ہو کر معافی کے خواستگار ہوئے۔مولانا فخر نے فرمایا کہ) شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی کی قبر پر کی مٹی لگادو۔انہوں بولے "میں کسی کو نہیں جانتا" (یعنی آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاتا۔اس پر خود مولانا فخر نے اپنے پاس کی مٹی لگادی) سب درست

۱۹/ مئی ۱۹۵۹ء سہ شنبہ

"جمع بین الصلوتین" ۔ (یعنی دو وقت کی نمازوں کو جمع کرنا) میرے پاس نہیں پڑھنے سے اور قضاء پڑھنے سے جمع بین الصلوتین بہتر ہے----- اب عصر کا وقت آگیا بارہ بجے سے چار بجے تک ڈیوٹی تھی تو آپ جمع تاخیر کریں گے، ظہر اور عصر پڑھیں گے۔(یعنی ظہر کا وقت مجبوری میں گزر جانے سے عصر کے وقت دونوں ملا کر پڑھ لیں گے)۔

۲۰/ مئی ۱۹۵۹ء روز چہار شنبہ

"تفسیر صدیقی کی قدر ہوگی" ۔ سو پچاس برس بعد "انہوں کیا بولے"

anned with CamScanner

دیکھیں گے ۔ (یعنی کسی بھی مسئلہ میں حضرت قبلہ کی کیا رائے ہے، یہ تلاش کریں گے) اب بے وقوف لوگ کہہ رہے ہیں کہ ہم توان کو رد کردیئے ۔ سو برس بعد میری تفسیر سے استدلال کریں گے ۔

"**امام اعظمؒ اور درایت**" ۔ امام اوزاعی، امام شافعی کے استاد، انہوں بولے (امام اعظم سے) تم نماز پڑھتے وقت رفع یدین نہیں کرتے ؟ امام اعظم صاحب بولے "میرے پاس ثابت نہیں ہے" ۔ اوزاعی نام لئے راویوں کے ۔ اس کے مقابل امام اعظم بولے فلاں فلاں، فلاں سے ۔ (یعنی ان روایتوں کے مقابل دوسری روایتیں سنائیں) ۔ امام اعظم صاحب بولے "فلاں، فلاں سے زیادہ سمجھ دار ہے ----- عبداللہ ابن عمرؓ کا صحابی ہونا میرے سر آنکھوں پر ۔ مگر علقمہ ان سے زیادہ سمجھ دار (درایت والے) ہیں ----- اس طرح امام اعظم صاحب مجھے سکھائے درایت ----- درایت کا پیچ نکالے انہوں ----- وہ عبداللہ ہے عبداللہ ----- (یعنی عبداللہ ابن مسعودؓ)

"**فقہی اختلافات**" ۔ اصولی اختلافات میں ہم کو یہ حق نہیں کہ کسی ایک کو باطل کہیں ----- اگر یہی حق ہوتا تو اللہ اس کو ظاہر کر دیتا ----- میں اول یہی نہیں مانتا کہ "حق ایک ہی ہوتا" (یعنی ایک بات کی کئی صورتیں بھی ہو سکتی ہیں) ۔

"**امام مہدی اور عیسیٰ کا فقہی مذہب**" ۔ ہم بولتے، حالات بدلتے جاتے ہیں تو احکام بھی بدلتے جاتے ہیں ----- یہ بھولے بولتے کہ "امام مہدی بھی آئیں گے تو حنفی مذہب کے مطابق فیصلہ کریں گے، عیسیٰ بھی آئیں گے تو اسی طرح فیصلے کریں گے ----- میں ان کو "مجتہد مطلق" سمجھتا ہوں، عیسیٰ علیہ السلام کو ۔ عیسیٰ علیہ السلام پیغمبر ہیں، ان کا معصوم ہونا ہمارے پاس ثابت ہے ۔

nned with CamScanner

اور امام اعظم کا معصوم ہونا ہمارے پاس ثابت نہیں ۔

" منصوص اور غیر منصوص " ۔ جو چیز منصوص نہیں ہے ، اس میں اللہ اختیار دیا ہے ۔ یہ ساری خرابی منصوص ، غیر منصوص میں فرق نہیں کرکے ہے ۔ (قرآن و حدیث متواتر کے ذریعہ جو احکام قطعی اور واضح ہیں وہ منصوص ہیں) باقی کے " اجتہادی " ہیں ۔ ایسا تو بھی کرو ، ویسا تو بھی کرو ، اپنا اپنا مذاق ہے ۔ ہم کو حق نہیں امام شافعی صاحب کو برابولنے کا ۔۔۔۔۔ قرآن شریف میں " مسح " کا لفظ ہے (ہاتھ پھیریں) مسح ہوگیا ۔ پاؤ سر کہیں نہیں ہے ۔ اردو داں کا ترجمہ ہے لفظ " ناصیہ " کا

۲۱/ مئی ۱۹۵۹ء روز پنجشنبہ

" اجتماع یا ہجوم میں زور و قوت سے باز رہنا " ۔ جوانی میں بھی میں جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتا ۔ کبھی پھلانگ کے آگے نہیں جاتا ۔ سید عمر صاحب (قادری چمن والے ۔ حضرت کے چھوٹے ماموں) خود اٹھ کے بلاتے ، تب جاتا ۔۔۔۔۔ ہم گھستے بڑھتے کب تھے ؟ جب لڑائی کی شکل ہوتی ۔۔۔۔۔ تماشہ دیکھنے کو بھی گیا تو کبھی لوگوں کو دھکا دے کے آگے نہیں بڑھامیں ، یہ محرم کا ہجوم دیکھنے گئے تو ۔ حالانکہ ہاتھ ایسا ڈھکیل دیتا تو ادھر کے ادھر اور ادھر کے ادھر ہوجاتے ۔ بڑھتا کب تھا ؟ جب مار کٹائی ہو تو اس وقت بڑھتا ۔۔۔۔۔ میرے کو ایک تجربہ ہوا ، جب تک مختلف آدمیوں سے نہیں لڑیں گے ، جو ہیبت ہے وہ نہیں نکلتی ۔

۲۲/ مئی ۱۹۵۹ء روز جمعہ

" چار عبداللہ " ۔ ۱ ۔ عبداللہ ابن عباسؓ ۲ ۔ عبداللہ ابن مسعودؓ ۳ ۔ عبداللہ ابن عمرؓ ۴ ۔ عبداللہ ابن عمرو بن العاصؓ (فقہی احکام میں ان کی رائے اور روایت کا خاص مقام ہے) صرف " عبداللہ " بولے تو عبداللہ ابن مسعودؓ ۔ (ان کا تفقہ

nned with CamScanner

اور فہم لاجواب ۔ ان ہی کے لئے امام اعظمؒ نے فرمایا تھا، " وہ تو عبداللہ ہے عبداللہ) ----- ابوہریرہؓ بولتے ۔ " میں سب سے زیادہ حدیثیں یاد رکھتا ۔ کیوں کہ وہیں رہتا وہیں کھاتا پیتا، سوائے عبداللہ ابن مسعودؓ کے، جو لکھا کرتے تھے ----- نادان کہتے ہیں کہ اڑھائی سو برس کے بعد حدیث لکھے گئے ۔

۲۳/ مئی ۱۹۵۹ء روز شنبہ

" لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب " _ (حدیث) ۔ امام شافعی اس کے معنی یہ لے رہے ہیں کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں ۔ اور امام اعظم صاحب اسے فرض نہیں بولتے، واجب بولتے ۔ کاہیکے واسطے ؟ **" فقرء واماتیسر من القرآن "** (آیت) یہ تو عام ہے ۔ اب حدیث قرآن سے نہ لڑے اس لئے **" ماتیسر من القرآن "** تو فرض ہے اور **" الا بفاتحۃ الکتاب "** کو واجب سمجھتے ہیں ----- کوئی حدیث قرآن کو نہیں توڑ سکتی ۔ حدیث متواتر ہو تو اس کا بھی حکم فرض کا ہے ۔ **" لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب "** کی حدیث متواتر نہیں ہے ----- اس کا مطلب (یعنی اس حدیث کا مطلب) یہ ہے کہ نماز کامل نہیں ہوتی بغیر سورۂ فاتحہ کے ----- نماز مکمل نہیں ہوتی بولنا الگ بات ہے، نماز ہوتی ہی نہیں بولنا الگ بات ہے ۔

" التحیات اور درود شریف " _ التحیات " حکمی " ہے اور درود شریف پڑھنا وغیرہ (یعنی دعا) " محاسن " میں ہے ۔

" حنفیوں پر اعتراض اور اس کا جواب " _ امام اعظمؒ بولتے " قرآن قطعی ہے اس کو کسی سے رد نہیں کرنا چاہئے " ۔ اگر آپ بولے کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہو سکتی تو اس کی دو صورتیں ہیں ۔ اصل اعتراض روایت پر آتا ہے ۔

nned with CamScanner

متواتر ہو تو موجب یقین ہے ۔ جب یقین صاف ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کہا تو اس کے خلاف نہیں ہو سکتا ۔ برخلاف اس کے حدیث متواتر نہیں ہے تو وہ یقینی نہیں ہے ۔ کیوں ؟ اس میں کے راوی اس درجہ کو نہیں پہنچے کہ یقینی ہو ۔ اتنی روایتیں ہونا کہ عقل جائز نہ رکھے کہ یہ جھوٹ ہو ------ بہت سی چیزیں سرکارؒ کے خاص عمل تھیں (جیسے) سرکارؒ اس وقت تک نہ سوتے تھے جب تک کہ سونے کا ٹکڑا اپنے پاس کا خیرات نہ کر دیتے ------ فرض جب ہوتا جب امر ہو ۔ (عمل کے) تواتر سے نہیں ہوتا، حکم سے ہوتا ------ قرآن شریف کی، امام اعظم صاحب حدیث غیر متواتر سے بھی تخصیص نہیں کرتے ۔ اب یہ حنفیوں کو وہ (حدیث والے) بولتے "صاحب رائے ہیں" ------ امام جعفر صادق نے امام اعظم کو کہا تھا کہ "آپ اپنی رائے کو احکامات میں دخل دیتے ہیں ؟ تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ "اگر ایسا ہوتا تو میں تلوے پر مسح کرو بولتا اوپر مسح کرو کیسا بولتا ؟" (یعنی "مسح علی الخفین - یعنی جراب پر مسح کر لینے کے حکم میں پاؤں کے اوپر کے بجائے نیچے کے حصے میں جو زمین سے مس کرتا ہے مسح کرنے کا حکم دیتے) ------ بغیر فاتحہ کے میں بھی کبھی نماز نہیں پڑھا ۔ لیکن کیا ہوتا میرے پڑھنے سے ؟ یہ فرض تو نہیں ------ ہم یہ بولتے، چاہے حنفی ہو، شافعی ہو، حنبلی ہو، مالکی ہو، کوئی ہو جو بادشاہ وقت ہو (یعنی اسلامی حکمران) اس کے حکم کے خلاف نہیں کر سکتے ۔ کرے تو فتنہ ہے ۔ "**الفتنۃ اشد من القتل**" (قرآن) ------ سیاسی مسائل میں تابع رہیں گے اور اپنے خانگی مسئلوں میں (اپنا طریقہ چلیں گے ۔ سیاسی مسائل یعنی اجتماعی امور) ------

۲۵/ مئی ۱۹۵۹ء روز دوشنبہ

"**حضرت قبلہ کے اساتذہ اور تعلیم**" ۔ استاد اگر پوچھو تو محمد سعید صاحب ۔ تمام فلسفے پڑھ لئے مگر کسی کا اثر نہیں حافظ، سید، عماد الملک کے استاد،

nned with CamScanner

لندن میں رہے، پیرس میں رہے، انگریزی خوب جانتے مگر منہ سے ایک لفظ نہیں سناتے ----- بات ہی کم کرتے تھے ----- مدینہ شریف کو جاکے رہ گئے۔ وہیں مرگئے ----- مولوی منصور علی خاں صاحب، ان سے فارسی کی، طب کی کتابیں اور عربی کی، طب کی کتابیں پڑھا۔ انہوں بہت متقی، پرہیزگار، عالم ----- سید، شیخ پٹھان کیا! ----- "علم" !! ----- مگر جیبب! یہ سید کتو، مٹھی بھر کام کرے تو کھنڈی بھر ملتا۔ میں ہمیشہ بولتا ہوں کہ یہ "سونا"! اس کے بارہ روپئے کہیں نہیں گئے (یعنی حضرت کے زمانے میں، دوسری جنگ عظیم تک بھی خالص سونے کی قیمت فی تولہ بارہ روپئے تھی) ----- ایک کتاب ہے "بدایۃ المجتہد" ابن رشد لکھا "بدایۃ المجتہد" کو دیکھا۔ وہ فلسفی آدمی ہے۔ کسی کی طرفداری کی اسے پرواہ نہیں۔ دوسری کتاب "نیل الاوطار" ہے، ایک غیر مقلد عالم کی ہے، چھ جلدوں میں۔ وہ سب کے مذاہب بیان کرتے اور ماخذ بیان کرتے ----- اور ایک صاحب ہیں، انہوں بھی غیر مقلد ہیں ----- ایسے غیر مقلدوں کی کتابیں دیکھ دیکھ کے میرے کو عبرت ہوئی۔

"**مکاتیب خیال اور ائمہ کا اختلاف**" ۔ ایک اسکول (مکتب خیال) دوسرے اسکول سے کب الگ ہوتا؟ جب آپس کا اصولی اختلاف رہتا اور دلائل پر مبنی رہتا ----- علاج کرنے بیٹھے تو ڈاکٹر کے پاس یہ ہے کہ "کچھ اجزاء کم ہوگئے ہیں تو اس کو برابر کرنا" اور حکیم کے پاس "کیفیت بدل گئی ہے، وہی کیفیت پیدا کرنا"۔ اور ہومیوپیتھک، وہ بھی علاج کرتا اور زہروں سے علاج کرتا۔ اس کے پاس یہ ہے کہ جتنا اسے باریک کرتے جاؤ وہ جسم کے اندر گھستا اور اثر کرتا ----- اب طب والے ڈاکٹر کو یا ہومیوپیتھک والے کو قائل کرنا چاہے تو نہیں ہوسکتا۔ (یہ ہے مثال اختلاف ذوق اور فرق ائمہ کی)

nned with CamScanner

۳/ جون ۱۹۵۹ء   چہارشنبہ

"**علمی لطیفہ**" ۔ اشیاء کی اصل شیناء ہے ۔ یہ غیر منصرف کس سبب سے ہوا ؟ تو ایک مولوی صاحب نے جواب دیا کہ "**ولا تسئلوا عن اشیاء**(اشیاء کے بارے میں مت سوال کرو ۔ آیت قرآنی)

"**انکار حدیث یا روایت کا اور صحابی کا مرتبہ**" ۔ حدیث کو نہیں مانتے بولے تو کافر ہے وہ ۔ حدیث کو نئیں مانتا دراصل راویوں کو نئیں مانتا ہے معصوم جو بولے حق ! ۔ یہ بولو "راویوں کو نہیں مانتے" ۔ حدیث کو نہیں مانے تو گیا لمان ----- میں غیر متواتر حدیث کو بھی مانتا ہوں ، مگر راوی کو نئیں مانتا ۔ مجھے یقین نہیں آیا کہ یہ سرکارؐ بولے بول کے ----- اگر بغیر توسط راویوں کے ، خود زبان سے سنے تو ؟ (پھر تو بے یقینی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا) ۔ اس کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں ۔ ایک یہ کہ عالم شہادت میں سرکارؐ سے سنے ، یہ تو صحابی کا ہی حصہ ہے ۔ دوسرے کشف یا خواب میں سرکارؐ سے سنے) ۔ صحابی کا مرتبہ یہ ہے کہ جو چیز ہے ان کے پاس یقینی ہے ۔ ان کے پاس غیر یقینی کوئی نہیں ۔ کشف میں سو وقت سرکارؐ کو دیکھے ، تمہارے کو کچھ تعلیم بھی دئے سرکارؐ مگر وہ یقین کہاں جو عالم شہادت میں دیکھے تو ہوا !

"**بدعت حسنہ**" ۔ اللہ کا فرمودہ یا قرآن اور حدیث شریف سے جو ثابت ہے وہ فرض و سنت ہے اس سے ہٹ کے کوئی اچھا کام ، وہ کیا چیز ہوگی ؟ "بدعت حسنہ" ----- ائمہ جو اجتہاد کرتے ، مرشد جو غور کر کے بولتا ، بے شک میں قبول کرتا ہوں یہ نئی بات ہے ۔ مگر یہ نئی بات اچھی ہے ۔

"**حکمران کی فقہی رائے بھی قابل اطاعت**" ۔ ایک بات یاد رکھو ! وہ یہ ہے ۔ ائمہ میں اختلاف ہے ۔ شافعی ایک بولتا ، حنفی ایک بولتا ۔ مگر بادشاہ

anned with CamScanner

وقت جو حکم دیتا، وہ (چاہے) ان چاروں میں سے کسی کے مطابق ہو، وہ بھی سننا۔ نہیں تو واولی الامر منکم کے خلاف ہوجاتا۔ (یعنی مذہبی امور کے بارے میں اگر اپنی فقہی رائے پر حکماً عمل کروانا چاہے اور وہ چاروں ائمہ کے خلاف بھی نہ ہو تو اس کی تعمیل لازمی ہے) وہ حکم دیتا، "میں حکم دے رہا ہوں"، ایسا کرو، مذہب وہی ہے جو میں حکم دوں۔ میں اقتصائے وقت کو سمجھنے والا ہوں"۔ (یعنی جس طرح فقہ کا امام اپنی رائے پر حکم دیتا ہے، اسی طرح بادشاہ یا مسلمان حکمران بھی ائمہ اربعہ میں سے کسی ایک کی رائے ہی پر عمل کرنے کا سب کو حکم دے سکتا ہے۔ اس کی مخالفت درست نہیں) پہلے کے بادشاہ (یعنی حکمران) جیسے حضرت عمرؓ وغیرہ، وہ فقیر بھی ہوتے تھے۔ اور مرشد جو ہوتے ان کی بات سننا ہی پڑتا تھا۔۔۔۔۔ پھر اسلامی ریاست بڑھی نئی نئی صورتیں نکلیں۔ تو اس زمانے کا بادشاہ ان سب باتوں پر مہارت نہیں رکھتا تھا اس لئے جو سب سے زیادہ عالم ہوتا اس کو مقرر کرتا کہ "جو اس مسئلہ میں ہے، اس کا حکم دو"۔ وہ بھی بادشاہ کا حکم ہے (یعنی اس کا حاکم کا حکم) اس کی بھی مخالفت نہیں کرنا۔ فرض کرو، کہیں شافعی حاکم ہو، حنفی وہاں گیا تو اس کی مخالفت نہیں کرنا۔ والفتنۃ اشد من القتل۔

(ایران یا کوئی اور شیعہ ملک ہو تو کیا حکم ہے ؟) وہاں جانے والے دو قسم کے ہیں، لیڈر یا معمولی۔ معمولی ہے تو تقیہ کرے (تقیہ یعنی سکوت کرے، تعارض نہ کرے) لیڈر نہیں کر سکتا۔ معمولی آدمی ہو تو جوتے مت کھاؤ ! تم مرنے کو تیار ہو تو تم اڑے رہو، ثواب ملے گا۔ مضبوط آدمی ہے تو وہی لیڈر ہے۔ (اس ملک میں اگر اپنے ذاتی فقہی مسلک پر عمل کرنے کی آزادی نہ ملے اور وہاں کی حکومت کی فقہی رائے ہی پر عمل کرنے کی سختی کی جائے تو ایسی صورت میں یہ مسائل پیدا ہوتے ہیں)

anned with CamScanner

۴/جون ۱۹۵۹ء پنجشنبہ

"**دارالعمل**" ـ یہ دنیا ہے، دارالعمل ہے ـ راحت کی جگہ نہیں، راحت کی جگہ کل ----- آج کچھ کرو، ہاتھ پاؤں ہلاؤ ـ

"**اجر کریم**" ـ بلامعاوضہ دینا بھی کرم ہے اور اگر کام کم ہے اور زیادہ دیا، یہ بھی کرم ہے ـ غلطی ہو گئی تو اس سے درگزر کرنا (اور ثواب دینا بھی کرم ہے) ----- یہ ہے فرق **اجر عظیم** اور **اجر کریم** میں)

"**یسعیٰ نورھم**" ـ ان کا نور دوڑتا ہوگا یعنی رہنمائی کرتا ہوگا ـ

"**فاسق اور فاجر**" ـ فاسق سے فاجر زیادہ ہے ـ فجر معنی پھٹنا ـ ان سنبھال نہیں سک رہا ہے، دبا نہیں سک رہا ہے، پھٹ پڑ رہا ہے، کھلا بدکار ----- فاسق = نکل جانے والا (خدا کے حکم سے نکل جانے والا) نکلنے کے معنی دونوں میں بھی ہیں ـ "انفجار" میں بے اختیاری ہے، ضبط ہو سکتا ہی نئیں ـ

"**اطمینان قلب**" ـ بکواس کرنے والوں کا حکم الگ ہے، اطمینان قلب رکھنے والوں کا حکم الگ ہے ----- "دوزخ میں ڈالتا ہے تو ڈال"، بولیں بھی تو دوزخ ان کو نہیں پکڑ سکتی ----- مارنا، پیٹنا تو ایک خراب چیز ہے، "ہم تمہاری طرف نہیں دیکھتے" بولے بھی تو بڑی چیز ہے ----- (**ولاینظر الیھم**) ----- میرے پاس سب سے بدتر، منہ پھیر لینا ہے ـ مگر کس کو ہوتا وہ؟ بہت بڑے آدمیوں کو ـ

"**والصدیقون والشھداء**" ـ راست گو اور راستی کی تصدیق کرنے والے ـ

"**لھم اجرھم ونورھم**" ـ اجر بھی ہے نور لمان بھی ـ کھانے

anned with CamScanner

پینے کو بھی ہے اور علم و انکشافات بھی۔

۵/ جون ۱۹۵۹ء جمعہ

"**الہام اور وحی**" ۔ الہام اور وحی میں یہی فرق ہے کہ وحی دوسروں کے لئے بھی واجب التعمیل ہے اور الہام صرف صاحب الہام کے لئے ہے۔ایک چیز قابل توجہ ہے وہ یہ کہ کون سا الہام قابل قبول ہے کون سا نہیں ؟ اگر الہام ٹکر کھائے وحی سے، ناقابل قبول ہے----- بعض وقت ایسا ہوتا ہے کہ لوگ الہام پر عمل کرتے ہیں باوجودیکہ قرآن وحدیث میں اس کا خلاف ہے۔مگر بعض وقت ایسا ہوتا ان (خلاف کرنے والا) مغلوب الحال رہتا۔اس حالت سے ہوشیار رہنا۔لوگ سب گالیاں دے رہے ہیں، دو (اس کا حکم مجنون کا ہے، کچھ دیر ہی کے لئے کیوں نہ ہو۔وہ مکلف شرع نہیں) ۔"اتنے بڑے بزرگ ہو کر یہ کام خلاف شرع کیسا کئے ؟" (یہ خیال آتا ہے ایسی حرکت دیکھ کر) ۔اس کا جواب دیا میں کہ وہ مغلوب الحال تھا۔ (الہام کا) یہ جنون کتنے قسم کا ہوتا ؟ ایک "جنون مطلق" ہوتا، ہمیشہ رہتا۔ایک "جنون دوری" ہوتا۔لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے----- ایک بڑا عالم تھا، مگر اس کو خبط تھا۔جاتے جاتے بجلی کے کھمبوں کو گنتا جاتا۔جہاں غلطی ہوئی پھر واپس ہوتا۔اب اسے کیا بولیں گے ؟ جنون دوری، جیسا کہ وہ بس ایک کام خلاف عقل کر رہا تھا۔ایک شخص، موقت طور پر جنون تھا----- ویسے ہی فقیروں میں ہوتا۔سب باتیں اچھے کرتے۔ایک بات میں بس----- جنون تو ہے۔مغلوب ہونے کی وجہ سے ہم اس پر اعتراض نہیں کر سکتے۔وہ صاحب الہام ایسا مغلوب رہتا اپنے الہام کے اوپر کہ اس کی اتباع کئے بغیر اسے چارہ نہیں۔ساری دنیا برا بول رہی ہے اسے----- ارے! اسے چھوڑو اپنے حال پر----- پیر ابو نصر صاحب سے کسی نے یہ پوچھا، زنا سے بچنے کے خیال سے شریف عورتیں باؤلیوں میں گر کے مر گئیں،

anned with CamScanner

ان کا کیا حکم ہے ؟ تو قتل نفس (خود کشی) بڑھ کر یا زنا بڑھ کر ----- اس کا جواب یہ ہے، "مغلوب الحال ہو گئی تھی ان" ----- ایسا بھی ہوا، گناہ اس سے بہت ہونے لگے تو وہ خود کشی کر لیا----- اس میں دو پہلو آگئے۔ ایک پہلو معافی کا ہے، دوسرا سزا کا۔ اس واسطے ہم کچھ نہیں کہتے----- چونکہ مجھے اس کی نیت معلوم نہیں اس لئے میں کچھ نہیں بولتا۔ اللہ پر چھوڑتا ہوں۔

" **بدعت** " ؟ _ (سورۂ " **الحدید** " کی آیت (۲۷) جس میں "رہبانیت" کا ذکر ہے اس کے ترجمہ کی تفسیر صدیقی میں حضرت قبلہ نے تحریر فرمایا ہے کہ "صاحبو! اس آیت سے ثابت ہوتا کہ کوئی اچھا کام خدا کی رضاجوئی کے لئے ایجاد کرے مگر اس کو نباہے تو ان کو اجر عظیم ملے گا۔ یہ بدعت حسنہ کا ماخذ ہے۔ اس آیت کی تفسیر کے درس میں آج مزید وضاحت تحریر کروائی کہ) صاحبو! ان مولویوں سے میں پوچھتا ہوں کیا قرآن کا ایک جگہ جمع کرنا بدعت تھا ؟ کیا قرآن کریم کو چھپوانا بدعت ہے ؟ کیا قرآن شریف کو اعراب لگانا بدعت ہے ؟ قرآن کی حفاظت ان سب کا ماخذ ہے۔ اس لئے یہ چیزیں ہرگز بدعت نہیں ہو سکتیں ----- جو عبادت نہیں ہے اسے عبادت بولنا اور ہے (یعنی بدعت کہلا سکتا ہے) جو عبادت کی قسم سے ہے اسے کرنا بدعت کیا بات ؟

۸/جون ۱۹۵۹ء دوشنبہ -/---- ۱۳۷۸ھ

" **علم، عالم اور تصوف** " _ ہم لوگ جو خراب ہوئے ہیں، کیا سبب سے ہوئے ؟ چھپا چھپا کے ستیاناس ہوئے (یعنی اپنا علم و فن راز میں رکھ کے اور دوسروں کو نہ سکھا کے) ----- میرے پاس عالم کی تعریف یہ ہے، "ہر وہ چیز جو اس کو نقصان پہنچائے اس سے بچنے والا" ----- "تصوف" بولے تو ڈھائی سو سال بعد (یعنی حضورؐ سے) نکلا ہے یہ لفظ۔ "احسان" بولے تو وہ قرآن کا لفظ ہے۔

nned with CamScanner

۹/ جون ۱۹۵۹ء   سہ شنبہ

" قرآن فہمی " ۔ ایک لفظ کے کئی محاورے ہوتے ہیں ----- جب حقیقت ممکن ہے ، مجاز لینا کوئی ضرور نہیں ہے ----- بعض لوگ معنی پر زور دیتے ، بعض قرآن کے الفاظ کے بھی خلاف نہیں ہونے دیتے ----- قرآن کے معنی ، کیا اللہ صاف نہیں کر سکتا تھا ؟ ----- ہمارے اوپر چھوڑ دیا ----- اگر لفظی معنی سے کوئی برا اثر نہیں پڑ رہا ہے تو برابر عمل کرنا ۔ محاورے کا مرتبہ بعد ہے اول الفاظ ہیں ----- جو چیز مطلق ہے اور ہماری رائے کے اوپر چھوڑی گئی ہے اس میں ایک کو غلط ایک کو صحیح نہیں بول سکتے ۔ اللہ میاں ایک مبہم بات بولے جس کی کئی صورتیں ہیں ----- (**لکم دینکم ولی دین** کے معنی " تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین " حضرت قبلہ نے درست قرار نہیں دئے بلکہ یہاں دین کے معنی جزا اور بدلے کے لئے ہیں ۔ یعنی " تم کو تمہارے کئے کا بدلہ اور مجھ کو میرے عمل کی جزا ۔ " اس ترجمہ کو صحیح قرار دینے کے بارے میں فرما رہے ہیں) وہ معنی اس واسطے لئے کہ اسلام تبلیغی مذہب ہے ۔ ورنہ تبلیغ جو اصول اسلام ہے ، اس کا خلاف پڑتا ۔

" اجتہادی فی المسئلہ " ۔ اگر آپ مجتہد فی المسئلہ ہیں تو آپ کو پکڑ نہیں اور مجتہد فی المسئلہ نہیں تو پکڑ ہے ۔ غایت کوشش ہے نا مجتہد کی (یعنی مجتہد فی المسئلہ کسی ذیلی مسئلہ میں جہاں مجتہد فی المذہب نے اس صورت خاص میں کوئی رائے نہ دی ہو ۔ مسئلہ کا حل سمجھنے کی انتہائی کوشش پورے خلوص سے کرتا ہے اور ایک حل سمجھتا ہے ۔ تو چونکہ وہ قرآن و حدیث و اجماع اور فقہ کا پورا علم رکھتا ہے اور اپنے فقہی امام کے مذہب سے مکمل واقف رہتا ہے اسی لئے وہ ذیلی مسئلہ میں اجتہاد کا اہل بھی ہوتا ہے ۔ ورنہ جو مجتہد فی [illegible] میں وہ [illegible] اہل ہے نہ اس کی رائے اور سمجھ

nned with CamScanner

گرفت سے آزاد) ----- صحیح بات یہ ہے کہ اگر آدمی (یعنی مجتہد فی المسئلہ) کو یقین ہو گیا اور ایسا یقین ہوا کہ "اللہ کے دربار میں عرض کروں گا کہ میں کوشش کے بعد یہ سمجھا، تو درست ہے ----- یہ ممکن بولتے نئیں ؟ اس میں دو مقام ہیں ۔ یعنی کوشش سے مسئلہ سمجھنے کے بعد بھی غلطی ہونے کا امکان اور شبہ) ----- امکان کسی دلیل سے پیدا ہوا یا بے دلیل (محض شبہ ہی شبہ ہے ۔اس طرح تو کسی مقام پر پہنچ ہی نہیں سکتا) وہ شبہ جو بغیر دلیل کے پیدا ہوا وہ قابل رد ہے ۔اور وہ شبہ جو دلیل کی وجہ سے پیدا ہوا وہ قابل تحقیق ہے ----- آپ کو خیال پیدا ہوا، ایک مسئلہ سمجھے آپ ۔ایک آدمی اس کو توڑنے والی دلیل لایا ۔اس پر غور نئیں کرتے ۔ایسا نئیں کرتا ۔(یعنی مخالف دلیلوں کے امکان پر بھی اچھی طرح غور کر لینا چاہیے)

"**علم زندگی ہے**" ۔ میں علم سے جی رہا ہوں ۔

"**بہترین مسلک**" ۔ میں کیا کروں گا ؟ جو سب سے زیادہ احتیاط کی چیز ہے وہ کروں گا اور کسی کو برا نہ بولوں گا ----- جو چیز ہے ایسی ہے، اس کے اختیار تمیزی پر چھوڑی گئی ہے اس میں کوئی سچ کوئی جھوٹ نہیں ہو سکتا ۔ہمارا امام صحیح، ان کا امام غلط، یہ درست نہیں ۔

۱۰/ جون ۱۹۵۹ء چہار شنبہ

"**قرآن سے لگاؤ**" ۔ مجھے ڈیڑھ سو برس تک اختلاج قلب رہا تو سوائے قرآن کے کسی سے تسکین نہیں ہوئی ----- قرآن کے سمجھنے کے واسطے جن چیزوں کی ضرورت ہے ان کو حاصل کرنا ۔

"**خود اعتمادی کی حد**" ۔ اپنے اوپر حد سے زیادہ اعتماد بھی نہیں کرنا اور اپنے کو گدھے بھی نہیں سمجھنا ----- میرا مطلب یہ ہے کہ اعتدال پر رہنا

anned with CamScanner

----- میرے پاس ایک ضرب المثل ہے ۔" سب کو راضی کرنا چاہیں گے تو سب کو ناراض کر دیں گے " ----- اللہ سے سب راضی نہیں ہیں تو دوسرے سے کیا ہے ! ----- ایک واقعہ کی اطلاع تواتر کی حد تک پہنچی ، پارسی ، ہندو ، مسلمان کسی سے پوچھو ، زمین ایک کرہ ہے تو وہ ناقابل انکار ہے ۔ نہیں مانے تو ہماری بلا سے ساری دنیا ان پر ہنسے گی ۔

" **تواضع یا جرأت** " ۔ ضرورت سے زیادہ تواضع (انکساری) بھی خراب ہے ۔ ضرورت سے زیادہ جرأت بھی خراب ۔

" **روایت و درایت** " ۔ کوئی اچھا کام بھی ایسا ہوتا کہ وہ خراب ہوجاتا ۔ مثلاً امام بخاری صاحب راویوں کی صحت کے پیچھے ایسا پڑے کہ اس میں کئی صحیح احادیث بھی ضائع ہوگئے (حالانکہ کام اچھا ہے مگر حد سے زیادہ ہوکر خرابی لایا) ۔ اب ہم کرنا کیا ؟ کسی حدیث کو کئی راویوں سے سن کر اس پر غور کرنا (وہ صحیح حدیث ہوجاتی چاہے بخاری و مسلم اسے لیں نہ لیں ۔ یہ غور کرنا ہر کس و ناکس کے لئے نہیں بلکہ اہلیت رکھنے والے کے لئے ہے) ----- اصول تحقیق کا صرف راویوں کے اوپر نہیں ، ہمارے پاس معنی کے اوپر بھی ہے (یعنی درایت) ----- محدثین سب راویوں کو دیکھتے ۔ وہ فقیہ ہوتا جو معنی کو دیکھتا (تحصیل الحصول اور کنزالعمال میں کئی صحیح احادیث ہیں) ----- کنزالعمال میں سے غور و فکر کرکے نکالا ہوں (کئی صحیح احادیث) اس میں یہ بھی لکھ دیتے انہوں کہ اس کی روایت کرنے والے کون کون ہیں ----- اصل بات یہ ہے میاں ! آرام طلبی آگئی ہے ہم لوگوں میں ، پہلے کے لوگوں کی طرح محنت کرنا نہیں آتا ۔

" **تقلید** " ۔ ایک بات یاد رکھو ! تقلید الگ چیز ہے ، روایت الگ چیز ہے " میں ان سے سنا ، انہوں نے فلاں سے سنے " ۔ یہ روایت ہے تقلید نہیں ہے ۔ بعض

anned with CamScanner

لوگ بول رہے ہیں، " تم تقلید سے کہاں بھاگیں گے ؟ ----- یہ بخاری وغیرہ، تم ان کے حافظے پر، ان کی روایت کے اوپر تقلید کر رہے ہیں " (یعنی اعتماد کر کے) ----- مگر تقلید، احکام میں ہے، روایت میں نہیں ----- امام بخاری کے زمانے میں ان کے شاگرد سب مقلد تھے (امام بخاری کے) ----- بعض لوگ یہ خیال کر رہے ہیں کہ وہ " چار مذاہب چار مذاہب " چار اسکول (School of Thoughts) ہی ہیں بول کے ۔ یہ بھی ضروری نہیں ۔ اور بہت سے امام تھے جیسے اسحاق بن راھویہ ۔ ان کے بھی " مقلد " تھے (ان کا بھی ایک اسکول تھا) یہ تقلید جس کو بول رہے ہیں آج کل، یہ کب سے ہے ؟ ایک مذہب کی پابندی کب سے شروع ہوئی ؟ بادشاہوں کے زمانہ میں، خلفاؤں کے زمانے میں ۔ ہر ایک آدمی ایک بات بولتا (یعنی کئی رائیں ہوتیں) تو خلیفہ جو معتمد علیہ عالم ہے اس کو پکڑ لیا (اور اس عالم کے مذہب کی تعمیل کروایا لوگوں سے) ۔ الجیریا وغیرہ، ان مقامات میں " مالکی " لوگ ہیں ۔ امام مالکؒ کے ایک شاگرد تھے، سب ان کے تابع ۔ امام اعظم صاحب کوفے کے تھے تو وہاں " حنفی " لوگ ہیں ۔ وہاں کا بادشاہ اپنا حکم چلاتا تھا ۔ مصر میں اور حضرموت میں امام شافعیؒ کے ----- آپ یہ چاہتے ہیں کہ ایک ہی حکومت ہو ۔ کون سے زمانے میں ایک ہوئی ؟ ----- صحابیوں کے زمانے میں تو تمام دنیا اس پر متفق تھی (یعنی ان کے طریقہ پر) اس کے بعد کیسا ہوگا ؟ (اتفاق) مختلف لوگ تھے (یعنی مختلف طریقہ پر چلنے والے) ----- عمر بن عبد العزیزؒ تھے تو کیا وہ کسی کے مقلد تھے ؟ اللہ نے ان کو علم دیا تھا ۔ جو بات کو حق سمجھتے وہ بولتے تھے ۔ وہ قرآن و حدیث کے وارث ہیں ۔ (دوسرے بادشاہوں کی طرح بے علم نہ تھے) عمر بن عبد العزیزؒ کو " خیر التابعین " بولتے ہیں ۔ تین آدمیوں کو " خیر التابعین " بولتے ہیں ۔ ایک تو اویس قرنی، ایک عمر بن عبد العزیزؒ اور ایک امام علی زین العابدین ۔ خیر التابعین کی حیثیت رکھنے والے یہ تین ہی ہیں ۔

nned with CamScanner

۱۴/ جون ۱۹۵۹ء   یکشنبہ

" تسجوہ میں ضمیر اشارہ " ـ **لتؤمنوا باللہ ورسولہ ولتعزروہ وتوقروہ وتسجوہ بکرۃ واصیلاً** ○ سورۂ فتح کی اس آیت کے ترجمہ میں **تعزروہ وتوقروہ** میں تو ضمیر اشارہ حضورؐ کی طرف کرتے ہیں اور اس کے بعد **تسجوہ** کی ضمیر اشارہ حضورؐ کے بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف لے جاتے ہیں۔ جس کے بعد یوں معنیٰ ہوں گے کہ "تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو، توقیر کرو اور صبح شام اللہ کی پاکی بیان کرو۔ لیکن اس میں بلاوجہ ضمیر کو ادھر سے ادھر لے جانا پڑتا ہے۔ اسے انتشار ضمائر کہتے ہیں) **تسجوہ** کے یہ بھی معنیٰ ہوں گے کہ "روسیاہ جو جو بدکلامیاں رسول اکرمؐ کے تعلق سے کرتے ہیں ان سے رسول پاک کو بَری ظاہر کرو۔ (اس طرح انتشار ضمائر کے بغیر ترجمہ یوں ہوگا کہ "تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور صبح و شام اس کی تعظیم کرو اس کی توقیر کرو اور اس کو پاک سمجھو") ۔ خدا سے متعلق ہی ہوسکتے، دوسرے معنیٰ نہیں ہوسکتے، بولے تو دوسرے معنیٰ بتایا (**تسجوہ** کے) ـــــــ انتشار ضمائر میں پریشانی ہوتی ہے۔ ادبی راہ سے نکل جاتی ہے بات (پوچھا گیا کہ کیا "انتشار ضمائر ممکن نہیں؟" تو فرمایا) ایک چیز "ہوسکنا" ہے، ایک چیز اس کی فصاحت اور بلاغت کی ہے۔

" علیہ اللہ " ـ علیہ اصل میں علیہ تھا۔ میں عربوں سے علیہ بھی سنا۔ اور یہاں قرآن میں تو ہے ہی۔

" نادان علماء کی غلطی " ـ یہ بھولے مولویاں کیا بولتے ! کہ سرکارؐ خواب دیکھے اور خواب کو وحی سمجھ کر لڑنے نکلے اور لڑ نہ سکے۔ (صلح حدیبیہ کے واقعہ کے متعلق) میں سب احادیث نکال کے دیکھا۔ حضرتؐ نے جو خواب دیکھا وہ حدیبیہ کے بعد دیکھے، پہلے نہیں۔ (چنانچہ وہ صحیح ہوا اور فتح مکہ ہوئی۔ سرکارؐ کے تعلق سے نعوذ

nned with CamScanner

باللہ یہ کہنا کہ "خواب کو وحی سمجھ کر لڑنے نکلے" انتہائی جاہلانہ بلکہ منافقانہ گستاخی ہے۔ پیغمبر کا خواب وحی ہوتا ہے، وہ جھوٹا نہیں ہو سکتا) ----- عام قاعدہ تھا اشھر حرم میں نہ لڑنے اور ہر ایک کو حج کرنے دینے کا۔

"**فرمودۂ رسول**"۔ فرمودۂ رسول کے واسطے ہے " **وما ینطق عن الھویٰ ان ھوالا وحی یوحیٰ**" ----- عمل، قیاس پر بھی ہو سکتا۔ کھانا، پینا، بیوی کے پاس جانا سب عمل قیاسی ہے۔ ("فرمودہ" نہیں کہ " **وما ینطق عن الھویٰ** کی تعریف میں آئے) ہماری نیت ہمارے ساتھ ----- یہ کیا ضروری ہے کہ جو ارادہ کریں وہ فرائض میں داخل ہو جائے ----- ہر فعل نہیں، بلکہ ہر قول وحی کے تابع ہے سرکارؐ کا (سرکارؐ کی دو حیثیتیں ہیں ایک بشریت کی، ایک رسول و نبی کی۔ بشری حیثیت میں بہت سارے کام اپنے نفس سے ہو سکتے ہیں یعنی "ذاتی")

۱۹/ جون ۱۹۵۹ء پنجشنبہ

"**اشاعت تعلیم کی ابتداء حضورؐ نے کی**"۔ مفتی عبداللطیف صاحب نے کیا کیا! کہ ایک کتاب لکھی۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، جہاں کسی کو لکھنا آتا تو اس کے ذمہ لوگوں کو پڑھانا لگاتے۔ اس طرح اسلام کی تعلیم روئے زمین پر پھیلی۔

"**حضرت عمر کی سیاست**"۔ حضرت عمر خلیفہ ہوئے۔ خالد بن ولیدؓ کیا کئے تھے! ساٹھ آدمیوں کو لے کر ساٹھ ہزار آدمیوں پر شب خون مار کے ختم کر دئے۔ حضرت عمر خلیفہ ہوتے ہی ان کو ہٹا کر ابو عبیدہؓ کو سپہ سالار بنا دئے۔ اتنا بڑا لوہے کا پہاڑ (حضرت خالد بن ولیدؓ) چوں نہیں کیا۔ بولا "میں ذمہ داری سے الگ ہو گیا، اچھا ہوا"۔ (حضرت ابو بکر نے حضرت خالد بن ولید کو سپہ سالار مقرر کیا تھا۔

nned with CamScanner

انہوں نے بہت سی فتوحات کیں ۔یرموک میں ایک بار ایک ہزار مسلمانوں کو لے کر ایک لاکھ دشمنوں سے مقابلہ کیا اور فتح حاصل کی اور ایک بار صرف ساٹھ آدمیوں کے ساتھ ساٹھ ہزار دشمنوں کا صفایا کر دیا۔ حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے دور اندیشی سے دو خرابیاں محسوس کیں ۔ایک تو یہ کہ انتہائی دلیری اور جوش میں مسلمانوں کی جانوں کو ہلاکت میں ڈال دینا ٹھیک نہیں ۔دوسرے یہ کہ حضرت خالد کی فتوحات تمام مسلمانوں کے بجائے ان کی شخصی صلاحیت اور کارنامہ سمجھی جانے لگی تھیں ۔اور ایسا تاثر پیدا ہونے لگا تھا کہ اگر وہ نہ ہوں تو مسلمان فاتح ہو ہی نہیں سکتے ۔اس لئے آپ نے بغیر کسی قصور کے سیاسی نقطہ نظر اور دور بینی سے حضرت خالد کو سپہ سالاری سے ہٹا دیا اور وہ مرد آہن بھی ایسے سچے مومن تھے کہ جبیں پر شکن لائے بغیر نہ صرف اس فیصلہ کو قبول کر لیا بلکہ حضرت ابو عبیدہؓ کی سپہ سالاری کے تحت عام سپاہی کی حیثیت سے کام کرتے رہے)----- تو اس میں کیا بات پیدا ہوئی بولے تو ،ابو عبیدہؓ عشرۂ مبشرہ میں کے تھے ۔ان کی بزرگی کی وجہ خالد بن ولیدؓ کچھ نہ کر سکے۔

" **حضرت علی کی سیاست** " ۔ حضرت علی کیا کئے ! معاویہ کو ہٹا دئے (گورنری سے) معاویہ چچازاد بھائی تھے حضرت عثمان کے اور قصاص کا مطالبہ کرتے تھے ۔ (قاتلین عثمان سے) ۔ حضرت علی فرماتے " میں خلیفہ ہوں ۔ تم عدالت میں جیسا مقدمہ پیش کرتے ، ویسا کرے تو فیصلہ دوں گا "----- جی ! حضرت علی کو ہم بہت بڑا آدمی سمجھتے ہیں ۔انہوں کیا سمجھتے ؟ (یعنی وہ ایسا کہاں سمجھتے ؟ اس لئے کہ ان کے ہم عصر اور ساتھی تھے ۔اس طرح دونوں میں اختلاف رائے گہرا ہو گیا اور ملک شام ایک علحدہ مرکز اقتدار تشکیل پاتا گیا)----- پھر اس کے بعد مرکز اسلام کس مقام پر تھا ؟ حضرت علی اور ان کے ہمراہیوں کا خیال تھا کہ " مدینہ شریف

nned with CamScanner

مرکز اسلام ہے ۔(حسب سابق) اور یہ ، معاویہ بن ابو سفیان ، ان لوگوں کا خیال تھا کہ " شام " ہے (مرکز اسلام) ۔ تمام فوجیں ، تمام قوت شام کو چلی گئی تھی ------ وہ کم بخت قاتلین عثمان سے قصاص نہیں لیا گیا ، تو یہ معاویہ کو موقع مل گیا کہ اول ، جو خلیفہ کو مارا اس کو تو قتل کرو ------ آپ کو جب تک شام والے ، کوفے والے ، مصر والے قبول نہیں کریں آپ خلیفہ کیسا ہوتے ؟ ------ اللہ میاں یہ بتایا کہ باوجود آپس کی خانہ جنگیوں کے ، اسلام کی ترقی میں فرق نہیں آیا ------ ایک " داھیہ " حضرت علی کے پاس گیا ۔(داھیہ کے معنی = انتہائی زیرک اور چالاک بلائے بے درماں ۔ لومڑی کو اس صفت سے پکارتے ہیں ۔ کیونکہ مکار کہلاتی ہے ۔ اس دور کے تین انتہائی چالاک شخصیتوں کو " دھات عرب " کا لقب دیا گیا ہے وہ ہیں معاویہ ، مغیرہ بن شعبہ اور عمرو بن العاص ۔ ان میں کے ایک صاحب یعنی مغیرہ بن شعبہ کا یہاں " داھیہ " کے لقب سے ذکر ہوا ہے) جاکر ایسا بولا ، " یا ابالحسن ! ایک مہینہ آپ ٹھیرو ، معاویہ کو معزول کرنے میں جلدی نہ کرو " اترکه شهرا أعزله دهرا ۔ (یعنی ایک مہینہ اسے چھوڑ دو ، ہمیشہ کے لئے اسے معزول کر دو) وہ مان لے آپ کی خلافت کو تو پھر سب مان لیں گے ۔ لیکن حضرت علی نے جواب دیا کہ " میں ایسے فتنے کو اپنا دست و بازو نہیں بناتا (گورنر ، خلیفہ کا دست بازو اور اپنے علاقے میں اس کا قائم مقام ہوتا ہے) اس کے کچھ عرصہ بعد ہی انہوں اپنے خلیفہ ہونے کا دعویٰ کر دیا ۔ حضرت علی فرماتے تھے ، " حق و باطل کو سمجھنے والے ، خدا سے ڈرنے والے تو یہاں ہیں ۔(یعنی مدینہ منورہ میں) اور معاویہ یہ بولتے تھے ، " عثمان غنی کے ہاتھ پر بیعت کرتے وقت تو مدینہ تھا ۔ اب پھیل گیا ، پھیلنے سے مدینہ مرکز نہیں رہا ۔(یعنی شام مرکز ہوگیا ۔ بعد میں خود حضرت علی نے دارالخلافہ کو کوفہ میں تبدیل کر دیا تھا) ----- ایک طرف تقویٰ ہے اور ایک طرف سیاست ہے ۔ اب ہم کیا بولنا ! (یعنی حضرت علی اور معاویہ) دونوں جدا نہیں ہونا چاہیئے (یعنی تقویٰ اور سیاست) ----- یہ ایک

nned with CamScanner

جگہ تھے فاروق اعظم میں۔

"صحابہؓ کے دور کی سیاست" ۔ اس وقت کا انتظام ایسا تھا، صاحب سمجھ لوگ، علم والے لوگ، تقویٰ طہارت والے لوگ، خلیفہ، منتخب کرتا (انتظامی عہدوں کے لئے) تو ایسے ہی لوگوں میں سے کرتا۔

"حضرت قبلہ کے سیاسی خیالات" ۔ میرا خیال ایسا ہے، امن چین کی حالت میں "سروں کو گننا" (رائے شماری) اور انتشار کی حالت ہو تو یہ سر گننا کام نہیں آتا۔ مارنا مرنا، غنڈوں کی صفت حاکم میں ہونا ------ ایک اور بات یاد رکھنے کی ہے، یہ فوجی لوگ جو ہوتے نئیں ان کا "ول پاور" (WillPower)۔ نہیں ہوتا۔ (حکم کے تابع رہتے ہیں) ان کا "ول پاور" ٹوٹا ہوا رہتا۔ یہ سیاسی لوگوں کو "ول پاور" ہے۔ فوج میں کوئی غنڈہ نکلا تو دوسرے فوجی، اطاعت کے تو عادی رہتے ہی ہیں، وہ ان سب کو لے کر اپنی سی کرنے لگتا ہے ----- یہ ہمارے سیاسی خیالات ہیں۔

"حضرت ابوبکر کی سیاست" ۔ مصر کے ایک بڑے عالم ہیں۔ انہوں نے کیا کہا کہ "سب سے بڑے آدمی کون ؟ (یعنی دین اسلام کی خدمت کرنے میں) ابوبکر صدیق ہیں، فاروق اعظم نہیں۔ انہوں ابوبکر کی راہ پر چلے ----- "نیام میں کرو تلوار ! آج تم کو کچھ صدمہ پہنچے تو اسلام کو صدمہ پہنچے گا۔ ہم نہیں ہیں ؟ ہم جائیں گے لڑنے۔ (حضرت ابوبکر نے خلیفہ ہوتے ہی حضورؐ کے مقرر کئے گئے لشکر اسامہ کو اپنی مہم پر روانہ ہونے کا حکم دے دیا اور زکوٰۃ سے انکار کرنے والوں سے زکوٰۃ کی وصولی میں بھی تاخیر اور رعایت قبول نہ کی۔ حالانکہ حضرت عمر جیسے سخت آدمی تک مشورہ دے رہے تھے کہ ابھی ابھی حضورؐ کا وصال ہوا ہے ایسے میں سختی کرنے سے لوگ اسلام سے نکل جائیں گے، لیکن خلیفہ اول نے فتنوں سے محفوظ

گوارا نہ کیا اور تلوار کھینچ کر فرمایا۔ "کوئی نہیں آتا تو میں اکیلا جاؤں گا، اللہ اور رسول کے حکم کی تعمیل میں"۔اس موقع پر حضرت علی نے ان کو تھاما کہ ہمارے رہتے ہوئے آپ کو جانے کی کیا ضرورت ہے؟ ----- اتنی بڑی کتاب لکھا مصروالا ----- ان بولتا ہے "ارے میاں! "عمر، عمر" بولتے، وہ ان کی چال پر چلے سو ہے۔ انہوں فتنے کو اٹھنے نہیں دئے (یعنی حضرت عمر یہ کئے حضرت عمر وہ کئے جو کارنامے مشہور ہیں وہ سب دراصل حضرت ابو بکر کے طریقہ پر چلنے کا نتیجہ ہے کہ فتنے کو اٹھنے نہ دیتے تھے)

۲۵/ جون ۱۹۵۹ء پنجشنبہ

"اہل قرآن کے دعویٰ کارد"۔ صاحبو! اہل قرآن ہونے کے مدعی "ماآتکم الرسول فخذوہ" پر غور کریں۔احادیث کے قبول کرنے سے انکار کرنا، کیا اس آیت سے انکار کرنا نہیں ہے۔

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

یاد رکھو! میں حدیث کو نہیں مانتا کہنا، مساوی ہے "محمد رسول اللہ کو نہیں مانتا" کہنے کے۔ محمد رسول اللہ سے انکار کر کے قرآن کو ماننے کا دعویٰ کفر ہے۔ تم کو قرآن ملا کہاں سے؟ کس نے کہا کہ یہ قرآن ہے؟ محمد رسول اللہ نے۔ محمد رسول اللہ کو نہ ماننا اور قرآن کو ماننا دونوں ہرگز جمع نہیں ہوسکتے۔ ضعیف راوی کو نہ ماننا الگ چیز ہے اور حدیث کو نہ ماننا الگ چیز ہے۔

ترسم کہ نہ رسی بہ کعبہ اے اعرابی
لیکن رہ کہ تو می روی بہ ترکستان است

anned with CamScanner

۲۹/ جون ۱۹۵۹ء دوشنبہ

"ذکر اور فکر" ۔ "ذکر" کا لفظ "بیان کرنے" کے معنی میں بھی ہے اور سمجھنے کے معنی میں بھی ----- ایک بحث پیدا ہوئی کہ قاضی پورہ والے اہل فکر نہیں اہل ذکر ہیں ----- اس کا جواب یہ دیا گیا کہ "اذکرونی اذکرکم" "تم میری یاد کرو میں تمہاری یاد کرتا ہوں ۔ "فکر" ----- مقصد کو جو نہیں پہنچا وہ فکر کرتا ہے ۔ مقصد کو جو پہنچ گیا وہ ذکر کرتا ہے ----- ذکر اللہ کی صفت ہے ----- یہ قاضی پورہ والے اہل ذکر اور سردار بیگ صاحب والے اہل فکر ۔

"حضرت عمر کا بشارت سے روکنا" ۔ انہوں کو توال تھے ؟ ----- سرکار نے اجازت دی اعلان بشارت کی اور عمرؓ کو روکنے کا کیا حق تھا ؟ ----- (حضورؐ کو ڈھونڈتے ہوئے ابو ہریرہؓ باغ میں حاضر خدمت ہوئے تو آپ نے فرمایا "جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں گیا" اور ابو ہریرہؓ کے پوچھنے پر سب میں اس کا اعلان کرنے کی اجازت بھی دی ۔ باہر نکلے تو حضرت عمر نے روک لیا اور واپس حضورؐ کی خدمت میں لائے اور عرض کیا کہ ایسا اعلان مت کروایئے ورنہ سب بے عمل ہو جائیں گے ۔ ان کو عمل کرنے چھوڑ دیجئے ۔ چنانچہ حضورؐ نے بھی فرمایا "عمل کرنے چھوڑ دو" ۔ اس طرح حضرت عمر نے اس اعلان بشارت کو رکوا دیا تھا) ----- بڑے لوگ جزئیات پر نہیں جاتے ، چھوٹے لوگ جزئیات کو دیکھتے ----- اس وقت سرکارؐ کا مقصود دلمان تھا ، عمل نہیں ۔ اب عمرؓ کے عرض کرنے کے بعد عمل پر بھی اہمیت دئے ----- یہ وزراء کا کام ہے جزئیات پر توجہ دینا ۔ (حکمران یا بادشاہ کی توجہ اصول پر رہتی ہے پھر یہ بھی ہے کہ) ایک وقت توجہ ہوتی ہے اصولی بات کے اوپر ، ایک وقت توجہ ہوتی ہے جزئیات کے اوپر ۔

nned with CamScanner

"اللہ کی تجلی" ۔ "ان تعبداللہ وانک تراہ نہیں ہے کانک تراہ ہے، "گویا کہ" ۔(حدیث جبریل میں "احسان" کیا ہے ؟ کے جواب میں حضور نے فرمایا" یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت ایسے کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو" ۔اگر "وانک "ہوتا تو معنی ہوتے کہ "عبادت کرو اور تم اس کو دیکھ رہے ہو" ۔یعنی اسی کو دیکھنا لازم ہوجاتا۔" گویا کہ "کا مطلب یہ ہوا کہ کسی شبیہ میں اور تشبیہ میں) اللہ میاں کی تجلی تشبیہی ہوسکتی ہے، تنزیہی نہیں ۔

یکم جولائی ۱۹۵۹ء چہار شنبہ

"صدقہ" ۔ ہر ثواب کے کام کو صدقہ کہتے ہیں ۔بیوی کو کھانا کھلائے تو بھی صدقہ ----- "میں اللہ کی بندی کو کھلارہاہوں" ۔(ایسا دل میں سمجھے ۔اور خود کھاتے وقت بھی دل میں خیال کرے) ۔" میں اللہ کے بندے کو کھلا رہاہوں" ۔ (کھانے کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا)

"ایمان کامل ۔ حدیث" ۔ حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے خدا کے واسطے دوسروں کو چاہا اور عداوت رکھی بھی تو اللہ کے لئے اور دیا تو خدا کے نام پر اور روکا تو خدا کے خیال سے تو اس نے اپنے ایمان کو کامل بنایا۔

"ایمان و اسلام" ۔ ایمان میں اور عمل میں کیا نسبت ہے ؟ ایمان اور اسلام دونوں جمع ہوگئے، یعنی احکام خدا کے بھی پابند ہیں اور دل سے بھی مانے (یہ سچا مسلمان ہے) ۔ایک آدمی تقیہ کر رہا ہے، اس وقت صورت ایمان کی ہے، مگر ایمان نہیں ہے (یعنی ظاہری احکام کی پابندی ہے، گویا اسلام ہے ایمان نہیں، منافق) ایک آدمی دل میں تو ایمان رکھتا، مگر تقیہ کر کے اس کو ظاہر نہیں کرتا ۔مگر جب تک ایمان

anned with CamScanner

ظاہر نہ ہو ہم اس پر احکام نہیں لگائیں گے (بہ ظاہر احکام خدا کا پابند نہیں ۔ گویا ایمان ہے اسلام نہیں فاسق) ----- ظاہری احکام جاری کرنے میں منافق کے ساتھ ایسا معاملہ کریں گے جیسا مسلمان کے ساتھ اور ایمان دار آدمی جو تقیہ کرے (اور اپنا ایمان چھپائے) اس پر ظاہری احکام جاری کرنے کے لئے کافر سمجھیں گے ----- ایک اور بات یاد رکھنے کی ہے ۔ اسلام صرف یقین رکھنے کی بات نہیں ۔ "یعرفونه کمایعرفون ابناءھم" (وہ جانتے ہیں اسے جیسا کہ اپنے بال بچوں کو جانتے ہیں تو اس طرح صرف جاننا کافی نہیں) اس کو ماننا اور اطاعت کرنا بھی ۔ (اطاعت نہ ہو تو تصدیق کرنے سے کچھ نہیں ہوتا ----- لوگ کیا سمجھتے ہیں ؟ ایمان صرف یقین کا نام ہے ۔ نہیں، یقین مع اطاعت ----- ایک جاننا ہے اور ایک ماننا ۔

"علم اور عرفان میں فرق" ۔ "عرفان" کس کو بولتے ؟ علمت اور عرفت میں فرق کیا ہے ؟ علمت کتو، ادراک ہو گیا ۔ ادراک کے درجات ہیں اور عرفت کو کلی چیز کو نہیں بولتے ، جزئی کو بولتے ، شخصیت پر مبنی ہوتا ہے ۔ عرفت الناس نہیں بولیں گے علمت الناس ، اور عرفت زید ۔ علمت زیداً نہیں ۔ (کیوں کہ "زید" جزئی ہے ، شخصیت پر مبنی ہے اور الناس کلی ہے) ----- علمت الله یا عرفت الله ؟ (عرفت الله) اس واسطے کہ اللہ جزئی حقیقی ہے ، ایک ہے ، کثرت کو گنجائش نہیں ----- مگر عرفت الله کسی وقت بولیں گے ؟ یہ اس وقت بولیں گے جب ٹچ (Touch) ہو (یعنی چھونے جیسا احساس ہو) اسی وقت بولیں گے جب آپ پر فنائیت آجائے ۔ ناقص فنائیت ہی سہی مگر آنا -----

"ٹچ (Touch) اور احساس" ۔ ہم کب سمجھنا کہ وہ (یعنی اسے) محسوس کئے ؟ ----- یقین کے درجات کئی دفعہ بیان کیا ہوں ۔ "عین الیقین"

nned with CamScanner

میں بھی ٹچ نہیں ہے۔حق الیقین میں ٹچ (Touch) ہے----- کیابول رہاہوں میں یہ ؟ ----- ایک صاحب بولے "لدے ! خدا سب کو احاطہ کیاہوا ہے،اس کو کیسے جانتا؟ (یعنی احاطہ کرنے والے کو محاط، یعنی احاطہ میں آیاہوا کیسے جان سکتا ہے؟ حضرت قبلہ نے اپنا ہاتھ پکڑ کر فرمایا) ارے ! پکڑنے والے کو ہی نہیں، جو پکڑا گیا اس بھی علم ہوا----- اللہ میاں ہم کو احاطہ کرلئے تو ہم بھی اس کو ایک حد تک احاطہ کئے۔ان میرے کو پکڑا تو میں بھی اسے پکڑا۔(یعنی پکڑے جانے اور احاطہ میں ہونے کا احساس)----- انہوں پکڑے ہیں سو تو بدیہی، میں پکڑا گیا ہوں سو تو محسوس کرو----- پکڑے تو گئے ہیں، ہم کو پکڑے جانے کا احساس ہونا----- جو شخص محسوس کرتا ہے اس کے پاس شک نہیں آتا۔خالی علمی باتیں جو کرتے ہیں ان کے پاس آتا شک----- ان تو پکڑا ہی پکڑا،اس میں شک و شبہ نہیں۔ہم کو بھی محسوس ہونا کہ پکڑے گئے ہیں۔جس کو احساسی علم ہوتا ہے اس کے پاس شک و شبہ نہیں آتا----- یہ محسوسیت کیسا پیدا کرنا ؟ "مجھے کوئی پکڑا ہے" بول کے اس کا ادراک کیسے ہونا ؟ بعض وقت ایسا ہوتا، دفعتاً کوئی ایک متنبہ (انتباہ دینے والا۔ آگاہ کرنے والا) واقعہ ہوگیا، کہ اسے یقین آگیا، اپنی مجبوری کا احساس کرلیا۔(یعنی کسی چھوٹے سے چھوٹے واقعہ اور کیفیت سے چند لمحے کے لئے ہی سہی اپنی بے سکتی بلکہ نیستی کا احساس ہوگیا)----- **عرفت ربی بفسخ العزائم**۔(مجھے اپنے رب کا عرفان ہوا میرے ارادوں کے ٹوٹنے سے۔حضرت علیؓ)----- "ہماری نئیں چلتی"، اس بات کا ادراک ہوا تو اللہ کا ادراک ہوا۔(میری نہیں چل رہی ہے) یہ بھی ادراک ہے۔(**العجز عن درک الادراک ادراک**۔ادراک ہو سکنے سے عاجزی کا احساس ادراک ہے)----- اور قاعدہ کی بات تو یہ ہے، "اللہ میرے کو پکڑا، اللہ میرے کو پکڑا" بولتے گئے تو "میں پکڑے گیا" اس کے ساتھ ساتھ آتا۔اس کے معنی کیا نکلتے ؟ "میں پکڑا گیا اس کے ہاتھ میں"-----

Scanned with CamScanner

فالج گرنے کا مسئلہ تو الگ ہے۔ مگر عادتاً تو فالج سب پر نہیں گرتا! (یعنی کوئی ایسا ہے کہ سوچنے، خیال کرنے اور ادراک کرنے کی صلاحیت ہی سے عاری ہے تو ایسے احساس کی کوشش نہیں کر سکتا۔ مگر اس کے معنی یہ نہیں کبھی ایسے ناقص ہوں) میرا مطلب کیا! میں اللہ کے ہاتھ میں پکڑا گیا (یا صحیح یہ ہے کہ) "اللہ میرے کو پکڑ لیا" بولتے جا ----- دیکھ ----- **ان اللہ علی کل شیء قدیر** -----

ان اللہ علی کل شیء قدیر ۔

دماغ تک رہا تو "علم"، پوست تک اترا تو "احساس" ------ "عارف" کب بولیں گے؟ فنائیت ہو، گو ناقص ہی سہی ----- آسیب زدہ جب آسیب کے زیر اثر ہوتا ہے تو اپنے کو بھول جاتا ہے۔ کسی کو خدا کا آسیب ہوا تو کیا خدا کی بات نہیں کرے گا وہ؟ (یعنی فنائیت کی کیفیت) ۔----- آسیب زدہ عورت اس وقت فنا کی حالت میں ہے۔ دیکھنے میں تو بیٹھی ہے، ہاتھ پاؤں ہیں، مگر باتیں آسیب کی زبان میں کرتی۔

"**علم اور قدرت**" ۔ علم انسان کا، ترقی کرتے کرتے ایک قوت تمیزی پیدا ہوتی ہے۔ اب اس قوت کو جس طرف لگاؤ اس کی شخصی حالت سے انتزاع ہو جاتی (وہ قوت تمیزی) ایک جذبہ، ایک کیفیت، ایک حالت ہے بولو ------ ایک حالت پیدا ہو گئی ہے۔ اس حالت کی یہ عادت ہے، جس طرف اس کو متوجہ کرو اس کو متوجہ کر دیتی ہے۔ تمام عالم اس پر منکشف ہو رہا ہے اسی کی وجہ سے۔ (یعنی جو علمی ترقیاں، ایجادات، معلومات میں اضافہ، یہ سب) ۔ وہی ہے "اتھارٹی" ۔ (Authority یعنی وہ حالت)

"**قلب سلیم**" ۔ (یہ کہا گیا تھا کہ علم کی ترقی سے ایک قوت تمیزی پیدا ہوتی ہے) ۔ یہ قوت انسان میں رہتی ہے جس طرف متوجہ کروائے، منکشف کر دیتی

anned with CamScanner

اسے قدرت کہتے ہیں ----- مگر دوسرے کی طرف نسبت لگائے تو قوت و قدرت ہوگی۔(یعنی دوسری طرف نسبت کے بعد وہ اثر کرے گی اور قدرت کہلائے گی) ان خود کیا ہے ؟ (یعنی بغیر نسبت وہ خود اپنی جگہ کیا ہے ؟) ایک طاقت ہے، ایک حالت ہے۔(یعنی قدرت کہا جائے تو اقتدار، اور یہ کسی مفعول کو چاہتا ہے، اقتدار کے لئے مقابل فریق ہونا پڑتا ہے۔ تب ہی وہ طاقت یا حالت "قدرت" کہلا سکتی ہے۔ ورنہ خود اپنی جگہ وہ ہی ایک طاقت اور حالت ہی ہے) اسی کو "قلب سلیم" کہتے ہیں۔ "**الا من اتی الله بقلب سلیم**" (مگر وہ جو کہ اللہ کے پاس قلب سلیم لے کر آئے۔ تو یہ "قلب سلیم" اپنی جگہ ایک حالت یا کیفیت ہے) دوسرے کے ساتھ نسبت لگائے تو قدرت ہے، سب کچھ ہے، وہ بذاتہ قلب سلیم ہے۔ قلب سلیم اضافی چیز نہیں اثباتی چیز ہے ----- اللہ عقل سلیم اور قلب مستقیم دے تو وہ دھوکا نہیں کھاتا۔

۴/ جولائی ۱۹۵۹ء شنبہ

"مرنے کے بعد روحانی تصرفات" ۔ آدمی کی دو حالتیں ہیں۔ ایک اچھا آدمی، ایک خراب آدمی۔ حساب کتاب اور حشر کے پہلے عام طور پر ثواب عذاب نہیں ہوتا مگر اچھے آدمی کی حالت امیدوار تقرر جیسی رہتی ہے۔(یعنی اچھی تنخواہ کی نوکری پر تقرر ہونے امید اور خوشی رہتی ہے اگر چہ کہ ابھی تنخواہ ملنے نہیں لگی ہے، پھر بھی یہ اچھی حالت ہے اللہ جن مجرموں کو چاہتا ہے عذاب قبر میں مبتلا فرماتا ہے یہ بھی حوالات کی سزا جیسی ہے) ایک دوسرا آدمی ہے اس کو سزا تو نہیں سنائی گئی مگر حوالات میں رکھا گیا ہے۔ یہ حوالات زیر تحقیق ہے، اس کو سزا نہیں ----- لیکن امیدوار فضل و کرم اور زیر حوالات میں بڑا فرق ہے ----- جو لوگ ایسے ہیں کہ روحانیت کے کام کرتے تھے، خواہ اچھے خواہ برے، ان کا خیال، ان کا تخیل جہاں دیکھے وہاں جاتا بزرگ لوگ مرنے کے بعد ان کی روحانیت سے اپنے مریدوں اور متعلقین کو نظر آتے

Scanned with CamScanner

اور جو برے ہیں اپنے تخیل سے اپنے سے نسبت رکھنے والوں کو نظر آتے ہیں ۔ "معمول کو وہ شکلوں میں اور کاموں میں (یعنی کرتے ہوئے) نظر آتے (معمول سے مراد کسی عمل جیسے سحر یا مسمریزم، ہپناٹزم وغیرہ سے جو متاثر ہو گیا ہے، اثر میں آگیا ہے) حق کا اور باطل کا تصفیہ تو حشر میں ہوگا----- مسمریزم والا بھی معمول کے جسم پر اثر کر سکتا ہے لیکن اس کے عقیدے پر اثر نہیں ڈال سکتا----- لمان جس کو کہتے ہیں اس کو کچھ نہیں ہوتا۔ "مگر ہے کی نئیں کی"۔ ایسا لمان ہے تو اور بات ہے ۔ (یعنی لمان پختہ نہ ہو بلکہ مشکوک عقیدہ ہو تو سحر و مسمریزم وغیرہ کا عقیدے پر اثر ہو سکتا ہے)----- بعض بولتے "مرتاض (سخت ریاضت کرنے والا) کافر کی ارواح تصرف کرتی ہیں ۔ بعض یہ کہتے کہ کوئی کچھ نہیں کر سکتے، جو لوگ مر گئے ہیں ان کا نام لے کر شیاطین دھوکہ دیتے ہیں ۔ (یعنی وہ شخص بن کر آتے ہیں) اچھا اس کم بخت سے بولو، "محمد رسول اللہ کو لاؤ" نہیں لا سکتا----- (یعنی بعض وقت یہ شیاطین مسلمانوں کو بھی دھوکہ دیتے ہیں ان کے بزرگوں کے نام اور صورت میں آکر ۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ حضورؐ کی شکل یا نام سے آکر کوئی شیطان دھوکہ دے ۔ خواب میں بھی نہیں ۔ "جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے واقعی دیکھا۔ کیوں کہ شیطان میری مثالی شکل نہیں بنا سکتا" ۔ حدیث)----- ہم کو ایک تجربہ ہے ۔ "امام حسین کی فاتحہ دو"، دیں گے ۔ "غوث پاک کی فاتحہ دو"، دیں گے ۔ (یعنی کافر لوگ) لیکن "رسول اللہؐ کی فاتحہ دو"، تو نہیں دیں گے ۔ (یعنی ایسے غیر مسلم بھی جو بعض بزرگوں کی نیاز فاتحہ کرتے ہیں، وہ بھی)-----

"اطمینان قلبی" ۔ میرے پاس حق و باطل کا ایک معیار ہے ؛ وہ ہے اطمینان قلبی ۔ مسلمان کو اطمینان قلبی نصیب ہوتا، کافر کو ہوتا ہی نہیں ۔ کتنا ہی کیوں نہ کرے----- ایک بزرگ جا رہے تھے ۔ راستے میں ایک صاحب کا باغ

anned with CamScanner

دکھائی دیا۔ اس میں ایک سیب عمدہ تھا۔ "کیا اچھا سیب ہے! مجھے ملتا تو کیا اچھا تھا !! "------ خیر وہ ایک دوسرے بزرگ کے پاس گئے، ان کو دیکھے تو ہاتھ پیر پر پھوڑے اور بہت تکلیف تھی۔ ان سے بولے "بہت سخت تکلیف ہے آپ کو!" وہ صاحب جواب دیئے۔ "مجھے تکلیف نہیں، تکلیف تجھے ہے۔ تیرے دل کو سیب ستا رہا ہے۔ میرے دل کو اطمینان ہے"۔ (آرزو کی تکلیف بڑی بری ہوتی ہے)

" مرنے کے بعد سرکارؐ کا دیدار " ۔ مرتے وقت جس کے دل میں ایمان تھا اس کو سرکارؐ نظر آتے۔ حضرت کو دیکھنے کے بعد پورا اطمینان ہوتا۔ جب تک سرکارؐ نہ آئیں بے چینی رہتی ہے------ یہ بات یاد رکھو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک نہ آئیں اس وقت تک پریشانی رہتی ہے۔ ان کے آنے کے بعد ایک امید ہو جاتی فضل و کرم کی------ مرنے کے بعد صورت بتائی جائے گی سرکارؐ کی، مگر جو کافر ہے وہ نہیں پہچانے گا اور مومن اگرچہ دیکھا نہیں، نہ حلیہ مبارک سنا، مگر اس کا ایمان گواہی دیتا کہ رسول اللہ ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) ------ ایک فقیر صاحب خواب میں دیکھے، انہوں قبر میں ہیں۔ اس میں اتنا سوراخ ہے اس میں سے آگ نکل رہی ہے۔ وہ پریشان ہو کر سرکارؐ کو پکارے۔ سرکارؐ تشریف لائے، جدھر دوزخ تھی ادھر اپنی پیٹھ لگا کر بیٹھے۔ اب جو سرکارؐ کو دیکھے انہوں، اب اندر سے آگیا زور۔ "یا رسول اللہ! ہٹئے، میں بجھا دیتا ہوں اس کو، آپ کیوں تکلیف فرماتے؟"

" فطرت کی برائی " ۔ برے لوگ مرنے کے بعد، باوجود اس کے کہ ان پر حق کھل جائے گا، لیکن ان کی فطرت نہیں بدلتی------ (بظاہر اچھے آدمی کی فطرت میں بھی ذرا سی خرابی ہو تو کسی نہ کسی شکل میں نمایاں ہوتی ہے)------ ایک بڑا حکیم تھا وہ نہایت مہذب ہو گیا تھا۔ ایک دوسرا آدمی اس کو دیکھا اور بولا "یہ چور ہے"۔ "ارے! یہ اتنا بڑا حکیم ہے! کس کو بول رہا ہے تو؟" اس نے کہا "یہ غلط

anned with CamScanner

نہیں ہوسکتا۔اس میں چوری کی فطرت ہے "۔(یہ سن کر) حکیم ہنسا اور بولا" دوسروں کے اشعار کو اپنے بولا کرتا تھا میں"۔(یعنی اشعار کی چوری)

" ہمزاد اور موکل ۔ ہر آدمی کے ساتھ ایک شیطان پیدا ہوتا ہے یعنی ہر ایک میں قوت غضبی ہوتی ہے ------ ہمزاد، مذہبی طور سے ثابت نہیں ۔اور عملی طور سے ، ایک آیت ہے اس کی زکاۃ دیئے تو ہمزاد نظر آتا ہے اور " مجھے کام بولو " بولتا ہے ۔(یعنی ہر خدمت کو تیار رہتا ہے اور چراغ کے جن کی طرح ہر خواہش کی تکمیل کرتا ہے) ----- میرا ذاتی تجربہ نہیں ۔لوگ بولتے سو بول رہا ہوں ----- موکلوں کو تسخیر کرتے ہیں، وہ بھی ایک عالم ہے ان میں مرتے بھی ہیں اور جیتے بھی ہیں (جیسے عالم انسانی ، عالم جنات ، عالم حیوانات وغیرہ ۔ جیسے عالم جنات سے جن عالم انسانی میں در آتے ہیں ، ویسے ہی موکلوں کے عالم سے موکلین کسی عمل کی وجہ سے مسخر ہوکر انسانوں کی خدمت میں آتے ہیں ۔ جیسے انسانوں اور جنات کی صلاحیتیں اور طاقت الگ الگ ہے ویسے ہی موکلوں کی بھی الگ ہے اور جیسے یہ پیدا ہوتے اور ختم ہوتے ہیں ویسے ہی وہ بھی)

" عمل مسمریزم اور کرامت " ۔ کیا فرق ہے کرامت میں ، عمل میں اور مسمریزم میں ؟ مسمریزم اپنی نفسانی قوت سے کام لینے کو بولتے ہیں ۔ ہر انسان میں اللہ نے کچھ قوتیں پیدا کی ہیں ، ان کو ترقی دیئے تو دوسروں کو متاثر کر سکتے ہیں ----- کچھ دوسرے لوگ ، اپنے نفس کو کافی نہیں سمجھتے تو وہ کیا کرتے ! اسماء الہیٰ اور ارواح طیبہ سے مدد لیتے ہیں ۔یہ عملیات ہیں ----- اور بعض لوگ ایسے ہوتے کہ کسی سے مدد نہیں لیتے ۔ لیکن اللہ ، ان پر اپنی جو عنایت ہے اس کو لوگ مانیں ، بول کر ان سے غیر معمولی چیزیں ظاہر کرتا ، یہ کرامت ہے --- عملیات کرامت نہیں ، ولایت نہیں ----- بعض وقت ، پوچھ کر ، اللہ سے جو نسبت ہے

anned with CamScanner

اس سے کام لئے تو وہ بھی کرامت نہیں، وہ اپنے سے کئے۔ میں اس کو اچھا عمل کہتا ہوں، کرامت نہیں۔ کیوں کہ ارادہ ہے اس میں۔

"ولی" ۔ کب بولیں گے فلاں آدمی "ولی" ہے ؟ ایک منٹ کے لئے بھی فنائیت گزری ہے تو وہ ولی ہے۔ بعض بولتے کہ نہیں، فنائیت دائمی ہو تو وہ ولی ہے (لیکن حضرت قبلہ کے ارشادات ہیں کہ ذرا سی دیر کے لئے بھی فنائیت آکر جائے تو وہ ولی ہے)۔

۹/ جولائی ۱۹۵۹ پنجشنبہ

"تزکیہء نفس" ۔ صاحبو ! محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو کیا دیتے ؟ قرآن بھی دیتے ہیں اور اس کا صحیح استعمال بھی سکھاتے ہیں، جو لفظ حکمت سے معلوم ہو رہا ہے۔ "حکمت" کا لفظ ایسا ہمہ گیر ہے، جو فطری تعلیم کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ "حکمت" کیا ہے ؟ ہر چیز کو اس کا حق دینا۔ اس سے علم کی کتنی اہمیت نکل رہی ہے ! علم و حکمت کی اہمیت تو ظاہر ہی ہے۔ ذرا یہ **"یزکیھم"** کو بھی تو دیکھو۔ علم اور چیز ہے، تزکیہ۔ نفس اور چیز ہے۔ باتوں سے تزکیہ۔ نفس نہیں ہوتا، عملی چیز ہے، روحانی چیز ہے، نفسانی چیز ہے۔ صحابہؓ عرض کرتے تھے، "ہم دربار نبوت میں رہتے ہیں تو ہمارے دل کی کیفیت جدا رہتی ہے۔ اور جب اپنے گھروں کو جاتے ہیں تو وہ حالت برقرار نہیں رہتی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب کا تزکیہ کس طرح فرماتے تھے ؟ کسی کو اپنے سینے سے لگالیا، ان کا شرک و کفر دور ہو گیا۔ بعض کو فرمایا کہ "دامن پھیلاؤ" ۔ اور طالب کے دامن میں ایسا معلوم ہوتا کہ اشارہ سے کچھ عطا کیا وہ دامن سمیٹ کے اپنے سینے سے لگالیتے اور ان کو علم اور حضور قلب حاصل ہوتا۔ بعض کے سینے پر ہاتھ رکھا اور اس تاریک سینے میں سے نور نکلنے لگا ---- بہر حال "تزکیہ۔ نفس" دو طرح سے ہوتا ہے۔ "توجہ خاص" سے یا "صحبت نیک" سے۔ توجہ

Scanned with CamScanner

خاص کے لئے فقرا۔ کے محاورے میں "توجہ" کالفظ استعمال کیاجاتاہے، اور میں انگریزی دانوں کے سمجھنے کے واسطے "اٹنشن (Attention)" کہتاہوں۔اور جو دائمی فیض حاصل ہوتا رہتاہے اس کو "تموج" کہتے ہیں اور میں اس کا ترجمہ انگریزی میں "وائبریشن" (Vibration) سے کرتاہوں۔

صاحبو! میں آپ کی توجہ ایک مثال پر مبذول کرواتاہوں۔ایک پانی کا تالاب ہے، وہاں ایک صاحب نے ایک کنکری پانی میں ڈالی۔اس سے ایک حلقہ پیدا ہوا۔ایک دوسرے صاحب نے کیا کیا! ایک بڑا پتھر پانی میں ڈالا۔اس سے بھی ایک زبردست حلقہ پیدا ہوا۔اور یہ کنکر کے حلقہ کو نیست و نابود کر کے اپنے میں مضمحل کرلیا۔تو دوستو! کسی کامل فقیر کے پاس بیٹھوگے تو تمہارے تمام مہمل خیالات کالعدم ہوجائیں گے۔جس طرح کہ اس بڑے پتھر کو ڈالنے والے کی موج اس کنکر ڈالنے والے کی موج کو کھاگئی تھی۔اسی طرح کامل فقیر کی صحبت کا اثر تمہارے واہی تباہی خیالات کو کھاجائے گا۔اسی طرح کسی بے دین کافر کی صحبت کے اثر سے تمہارے کمزور نیک خیالات برائی میں مبدل ہوجائیں گے۔اسی واسطے کہتے ہیں۔

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

"نقشبندیہ" طریقہ کے لوگ اپنے مریدوں اور شاگردوں پر اپنی توجہ ڈالتے ہیں۔ان کی کمزوریوں کو قوت سے بدل دیتے ہیں۔شاگرد کے خطرات کو، واہی تباہی وساوس کو اپنی توجہ سے، اپنے "ول پاور" (Will Power) سے اپنے "اٹنشن" (Attention) سے دفع کر دیتے ہیں۔

"چشتیہ"، اپنے جذبات محبت سے، اپنے حسن توجہ سے اپنے شاگردوں میں بھی جذبات محبت پیدا کر دیتے ہیں۔"قادریہ" طریقہ میں بعض لوگ اپنی توجہ سے کام

anned with CamScanner

لیتے ہیں۔ مگر اکثر کی تعلیم یہ ہے کہ "ساکن القلب رہو"۔ اپنے نفس کو "مطمئنہ" بناؤ، بے ارادہ جیو، بے خواہش رہو، تمہارا آقا تم کو بھی سنبھالے گا تمہارے متعلقین کو بھی سنبھالے گا"۔ جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے اور اپنے تمام کاموں کو اس پر چھوڑتا ہے اس کو اللہ بس ہے۔ یہاں توجہ یا تموج اس شخص کا نہیں ہے۔ یہ توجہ خدا کی اور یہ تموج خدا کا ہے۔

۱۴/ جولائی ۱۹۵۹ء سہ شنبہ

"عقیدہ و عمل" ۔ اول معرفت کی غلطی تھی اس میں سے نکال لیا۔ اب اعمال کی غلطی سے نکال رہا ہے۔ "**لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم**" (تم کو کہیں غافل نہ کر دے تمہارا مال اور تمہاری اولاد) کوئی چیز اللہ کے سوا متوجہ نہ کرے التفات نہ کرائے ------ اعتقاد کی غلطی سے نکال لیا۔ عقیدہ ہو گیا، اب عمل کو بیٹھے تو سب سے اہم پیسہ ہے۔ اس کے استعمال کا ڈھنگ بتایا۔ (یعنی عمل کی راہ میں مسائل پیدا کرنے والی چیز مال و دولت ہے اس لئے اس کو خرچ کرنے اور جائز استعمال کی تعلیم دی)

صاحبو! انسان کا عقیدہ درست ہونا چاہئے اور اس کے اعمال بھی درست ہوں۔ اعمال بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک اپنی ذات سے متعلق ہیں، دوسرے متعدی ہیں، دوسروں سے متعلق ہیں۔ دوسری صورت میں مال صرف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔" تم میرے سوا کسی کی طرف التفات نہ کرو، متوجہ نہ ہو۔ یہ "توحید اعتقادی" ہے۔ اور ایک دوسری "توحید فی الارادہ فی العمل" ہے۔ آدمی اپنی ذات کے متعلق توڑ پھوڑ کے کچھ نہ کچھ کام تو کر ہی لیتا ہے۔ مگر بڑی دشواری اس وقت واقع ہوتی ہے جب دوسروں کے حقوق کی ادائی کا وقت آتا ہے۔ یہ ایک صورت "توحید فی الارادہ کی توحید فی العمل کی"۔ مگر مال تو بڑا جال ہے بڑا جنجال ہے،

anned with CamScanner

اس کو چھوڑنا بڑا دشوار ہے۔آیت کے پچھلے حصے میں اسی پر زور دیا گیا ہے۔(آیت یہ ہے یاایھاالذین آمنوا انفقوا من مارزقنکم من قبل ان یاتی یوم لا بیع فیه ولا خلة ولا شفاعة والکفرون ھم الظلمون ○ اے مومنو ! وہ مال جو ہم نے تم کو دیا ہے، اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جب کوئی خریداری رہے گی نہ کوئی سفارش۔اور نہ ماننے والے کافر ہی ظالم ہیں)-----

صاحبو ! ذرا "من مارزقنکم" پر غور کرو۔تمہارا ہے کیا ؟ سب خدا کا----- پھر خدا کا مال خدا کے نام پر دینے کے لئے کیوں پیچھے ہٹتے ہو ؟ اس سے بڑی غلطی کیا ہوگی کہ دوسرے کے مال کو اپنا مال سمجھیں اور اس کے حکم پر اس کا مال دینے سے کترائیں----- تمام عیوب کی جڑ اپنے کو کسی چیز کا مالک سمجھنا ہے۔بندہ کے دونوں ہاتھ خالی ہیں، نہ دیتا نہ لیتا۔دیتا تو خدا ہے۔لینے کی طاقت کس میں ہے ؟ جب ہاتھ میں پکڑنے کی طاقت نہ ہو تو لے گا بھی کیسا، اور مالک بنے گا کیسا ؟

صاحبو ! لوگوں کو ایک عادت پڑی ہوئی ہے کہ کام کا وقت آتا ہے، دینے دلانے کا زمانہ آتا ہے تو کچھ نہیں کرتے۔وقت گزر جانے کے بعد استدعا کرتے ہیں کہ ہم کو کام کرنے کے لئے مہلت دی جائے۔یہ تو آزمائے ہوئے کو آزمانا ہے۔پہلے تم نے کیا کیا تھا کہ آئندہ کرنے کی تم سے امید کی جائے۔"من جرب المجرب حلت به الندامة" (جس نے تجربہ کی ہوئی چیز کا تجربہ کیا ندامت اس کے پلے پڑی) آزمودہ را آزمودن جہل است (آزمائے ہوئے کو آزمانا جہالت ہے)

۱۵/ جولائی ۱۹۵۹ء چہارشنبہ

"**ارتکاب گناہ**" ـ جائز سمجھنا، غفلت اور ناشکری ۔(بوقت ارتکاب گناہ گار کی حالت کے بارے میں حضرت قبلہ نے یہ تین تاویلات کی ہیں ۔)

"ائمہ کا فقہی استنباط" ـ ایک اور کام کرتا ہوں میں ۔یہ کہ حنفی،

anned with CamScanner

کٹر شافعی کیا کرتے ! "ہمارے امام کے سوا سب غلط " ۔ میں کیا کرتا ہوں ! حدیث شریف کے الفاظ مجمل ہیں تو اب اس کا تعین ، اللہ تعالیٰ نے اختیار تمیزی پر چھوڑ دیا ہے اب ہر ایک اس کی تاویل کیا ، اپنے ذوق کے مطابق ۔ اب ان میں سے کوئی بات غلط کیوں ہوئی ؟ ----- کیوں تعین کئے ؟ جب اللہ اور اللہ کا رسول مطلق رکھے تو تعین کرنے والے تم کون ؟ ----- جب اللہ مطلق رکھا ہے تو اب ہر ایک کی پسند ہے ۔ امام اعظم نے سرکارؐ کی عادت شریفہ پر سے ناصیہ پر مسح کا حکم دیا ۔ اب یہ بعد میں " پاؤ سر کا مسح " کے الفاظ میں مولویوں نے تشریح کی اور تعین کر لیا ----- امام صاحب نے ایک حکم دیا ، اس کی دوسری صورتیں ناجائز ہیں کب کہا ؟ ----- میں ناصیہ پر سے تو ہاتھ ضرور پھیروں گا (کیوں کہ امام اعظم کا قول ہے) اور امام مالک کے مطابق شملہ پر سے گدی تک ہاتھ پھیروں گا ۔ اور اگر کوئی صرف پیشانی پر ہاتھ پھیرے تو اس کو بھی ناجائز نہ کہوں گا ----- امام مالک بولتے " سرکارؐ پورے سر ہی کا مسح کئے ہمیشہ (اگر شملہ رہا تو شملہ پر سے کئے) امام مالک بولتے " ۔ اگر سامنے صرف پیشانی پر ہاتھ پھیرے تو وہ درست نہیں (یہ امام شافعی کے پاس روا ہے)

" مثل اور مثال " ۔ اللہ کا مثل نہیں ، اللہ کی مثال ہے ۔ مثالی شکل اور مثال میں مشابہت رہتی ہے ۔ " مثل " بولے تو " جیسا ہے ویسا " ، " برابر والا " ----- **" لیس کمثلہ شیء "** ، اس کا مثل کوئی نہیں ۔ ایسا نہیں بیان کر سکتے کہ " اللہ کو ہم پورا بیان کر دیئے " ----- **کمثلہ** کے معنی میں شیخ (محی الدین ابن عربیؒ) فرماتے ہیں کہ یہاں دو لفظ ہیں ۔ " ک " بھی ہے اور " مثل " بھی ہے ۔ لہٰذا اس کے معنی یہ ہیں کہ " انسان " ، جو **" ان اللہ خلق آدم علی صورتہ "** (بے شک اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا) سے ثابت ہو رہا ہے کہ اس کا مثل ہے ۔ یعنی انسان میں وہ تمام صفات جمع ہیں جو اللہ تعالیٰ میں ہیں ۔ سوائے " وجود بالذات " اور

nned with CamScanner

"استغنائے ذاتی" کے۔ انسان سے چونکہ اللہ تعالیٰ کے تمام کمالات ظاہر ہوتے ہیں اس واسطے وہ خدا کی تصویر ہے، مثال خداوندی ہے۔ تو معنی یہ ہوئے کہ خدا کا مثل کہاں سے ہوگا۔ خدا کی تصویر جیسا بھی کوئی نہیں ہے۔ (شیخ " لیس کمثلہ شیء " کے معنی "اس کی مثال کے جیسا بھی کوئی نہیں" کرتے ہیں)۔

"**یکسوئی و تصور شیخ**" ۔ کیا کرنا یہ خطرات دفع ہوں اور دل ایک نقطہ پر قائم ہو؟ ----- ایک تو " لا الہ _____ الا اللہ " (یعنی الا اللہ کی ضرب دل پر لگانا) ----- "**یاخلاق یافعال یامصور**" خوب پڑھتے جاؤ شیخ کا خیال آتا۔ فعّال کا مدلانبا کرو ----- "**یاعلیم یاخبیر یاسمیع یابصیر**" ۔ اس میں کیا ہوتا! یہ اللہ کے صفات ہیں اللہ کی صفات متوجہ ہو گئیں تو دوسرے خیال ہٹ جاتے ----- تصور میں شیخ کے گھر کو جاکر دو رکعت نماز پڑھیں ----- صرف تصور ہی نہیں جم جاتا، جس کی طرف آپ توجہ کریں وہ کھل جاتی، دکھ جاتی ----- ایک چیز میرے ساتھ خاص ہے، میرے دوست کرے بھی تو ہوتا، "یاسلیمان" پکارو میں آتا ہوں۔

۲۷/ جولائی ۱۹۵۹

"**امر کے معنی**" ۔ امر کے معنی حکم کے بھی آتے ہیں، شئے کے بھی۔ "چیز کو لے کر پریشانی میں پڑے ----- ہم حکم کے لیتے۔

"**تقدیم تاخیر**" ۔ اللہ سے نسبت لگا کر بولے تو (تقدم و تاخر) "سرمدی" اور ارواح (عالم مثال) سے نسبت لگائے تو "دہری" اور اجسام سے نسبت لگائے تو "زمانی" ----- "ہم قدیم ہیں" ۔ بے شک قدیم ہیں علم الہیٰ کے لحاظ سے ----- "ہم نہیں ہیں"، بالذات نہیں ہیں ----- کسی غیر اہم چیز کو "عدم" کے طور پر کہتے

anned with CamScanner

ہیں ۔ یہ ادبی طرزِ بیان ہے، فلسفہ نہیں ۔

"عینیت و غیریت" ۔ مچھلی والے شاہ صاحب کے پاس دو باتیں ہیں عینیت اور غیریت ----- اصل بات یہ ہے کہ لوگ عینیت، عینیت بول کے احکام شرعیہ کو ٹالتے تھے ۔ ("عینیت" یعنی اللہ اور بندہ جدا نہیں، اللہ ہی اللہ ہے ۔ "غیریت" یعنی اللہ الگ بندہ الگ ۔ اللہ اللہ ہے، بندہ بندہ ۔ ایک ہی چیز کو دیکھنے کے دو الگ زاویہ نگاہ ہیں ۔ دونوں اپنی اپنی جہت میں صحیح ہیں ۔ لیکن غلط طور پر عینیت کی توجیہ کر کے شرعی پابندیوں اور حدود سے گریز کیا جا رہا تھا) بزرگانِ دین نے کہا کہ عینیت بھی ہے، غیریت بھی ہے، یہ احکام شرعیہ غیریت کے اوپر مبنی ہیں ----- مگر ان کو کیا چاہئے تھا ؟ اول عینیت میں فنا تو ہو جانا تھا ----- کیا بات "لاعین ولاغیر" ؟ صفت ذات نہیں ہو گئی، اور ذات سے جدا ہو گئے ۔ صفات کے معنی اور ذات کے معنی ایک نہیں، اس لئے "لاعین" ۔ اور چونکہ ذات ہی سے منتزع ہیں (ذات کے بغیر اس کا وجود نہیں) اس لئے "لاغیر" ہیں ۔ انتزاعیات کو بھی منتزع عنہ، سے ایک طرح کی غیریت رہتی ہے ----- یہ صفات خارج میں رہیں گے ۔ ذات اس کی بسیط ہے، ایک ہے، اور صفات اس کی کثیر ہیں ۔ ذات و صفت ایک چیز نہیں ۔ اس کی ذات پوچھے تو صفت کا نام کیا رہے ؟ (یعنی جہاں ذات کی بات ہو وہاں صفت کا کیا ذکر ؟) انہوں، "احدیت" میں سے "واحدیت" میں آئیں گے تو صفات آئیں گے (احدیت میں تو صرف ذات ہے) وہی حقیقت حقہ ہے ۔

"لاالہ اور اللہ" ۔ "لاالہ" ، یہ تو مبتدا ہے، خبر کیا ؟ موجود ۔ (یعنی لاالہ موجود" کوئی الہ موجود نہیں") اگر "لاالہ معبود" لئے تو اس کے معنی یہ نکلے کہ "دوسرا" ہے مگر معبود (لائق عبادت) نہیں ۔ (یعنی دوسرا "الہ" ہے مگر لائق عبادت نہیں اور "لاالہ موجود" کے معنی کوئی الہ ہے ہی نہیں) ۔ اس لئے، "ہے ہی نہیں"

anned with CamScanner

ایہی درست ہے یعنی "لا الہ" کی خبر موجود لی جائے تو لا الہ الا اللہ کے معنی ہوں گے ۔ کوئی الہ ہے ہی نہیں سوائے اللہ کے)۔

"الا لہ اور اللہ" ۔ الہ کے معنی معبود، محتاج الیہ اور اللہ کے معنی ایک ذات ۔ اللہ اسم علم ہے ۔ (ایک ذات مستجمع جمع صفات) ------ الا لہ اور اللہ میں کیا فرق ہے ؟ (ایک اسم صفت ہے دوسرا اسم ذات) ------ " That man " اور "شنا۔" میں کیا فرق ہے ؟ (شنا۔ اللہ خاں صاحب کی طرف اشارہ کرکے فرمایا) "وہی" ------ " That man " اسم صفت ہے ۔ دوسرا، خاص (یعنی اسم ذات) " That man " خصوصیت تو رکھ سکتا ہے مگر "علم" نہیں بن سکتا (یعنی اسم خاص نہیں بن سکتا)

"مرکب اور بسیط" ۔ "شنا" بسیط ہے یا مرکب ہے ؟ ہم بولتے "وہ بسیط بھی ہے، مرکب بھی" ۔ چونکہ عین ثابتہ پر اسماء الہیٰ کی تجلی ہوئی اس لئے وہ مرکب ہے ۔ "شنا۔" کی ذات، ان کی صفات کے مقابلہ میں بسیط ہے ------ خدا مرکب ہے یا بسیط ہے ؟ چیز مرکب نہیں، اعتبار مرکب ہے ۔ خدا کو مرکب نہیں کہہ سکتے (خدا کا اعتبار جو واحدیت میں ہے وہ مرکب ہے) ------ ہر چیز بسیط ہے اس کا کیا ثبوت ہے ؟ کوئی چیز موجود نہیں ہو سکتی جب تک متعین نہ ہو ۔ (تو اس کا وہ تعین ذاتی بسیط ہے) ------ "واحدیت" ایک مرکب خیال ہے، چیز مرکب نہیں، اعتبار مرکب ہے ۔ (خدا کا اعتبار جو واحدیت میں ہے وہ مرکب ہے)

"احساس" ۔ احساس اعلیٰ درجہ کا علم ہے ۔ احساس اگر غفلت کے ساتھ ہے تو وہ عبادت ہے ۔ اور احساس علم کے ساتھ ہے، وہ باقی باللہ ہے ۔ (معرفت ------ احساس غفلت کے ساتھ ہے کا مطلب یہ کہ اس کو "التفات" نہیں ------ احساس سے جتنا علم ہو گا وہ جزوی ہو گا ۔ "کلی" پھیلا ہوا زیادہ ہے، مگر قوت

anned with CamScanner

اس میں ہے (یعنی جزوی میں)۔ کلی علم تو سب کو ہے کہ "اللہ ہی ہے"۔ مگر جو بیتتا ہے (یعنی بیتنا جسے کہتے ہیں) وہ جزوی علم ہے ----- صحابہؓ کو احساس تھا، ہم کو علم ہے رسول اللہؐ کا۔ علم کلی بھی ہے جزوی بھی۔

"**عابد اور عارف** ۔ کیا فرق ہے "عابد" میں اور "عارف" میں؟ ۔ عابد کی نظر غیریت پر ہے اور عارف کی عینیت پر۔ عارف کو علم کلی بھی ہے اور جزوی بھی، یعنی احساس بھی۔ اور عابد کو صرف علم کلی ہے ----- عارف حقیقی کو کیا ملے گا اور عابد حقیقی کو کیا ملے گا؟ عابد کو باغ، حور اور میوے اور عارف دیدار الہیٰ سے سرفراز ----- عابد کا لفظ منافق پر بھی صادق آتا ہے ----- ایک عابد مقبول ہے، ایک عابد غیر مقبول۔ منافق غیر مقبول عابد ہے ----- عابد کے معنیٰ کیا؟ عبادت کرنے والا۔ خالی، اٹھک بیٹھک کرنے والے کو عابد بولتے؟ ----- کیا ضرورت ہے کہ عارف، مقبول عابد بھی ہو؟ ----- اس کے معارف قوی ہیں تو اسے عارف بولتے، جس کے معارف قوی نہیں وہ عابد ہے ----- "عارف محمدی" میں اور "عارف" میں فرق کیا ہے؟ عارف محمدی جو ہے وہ جانشین ہے، ہر چیز کا حق ادا کرتا ہے۔ اور صرف عارف جو ہے وہ "ولی"، صرف ولی ہے ----- اور مطلق "عارف" دوسرے پیغمبروں کو ماننے والا بھی ہو سکتا ہے۔ اور صرف "عارف"، مجذوب بھی ہے کہ جانتا ہے۔ لیکن "عارف محمدی" میں زور ہے۔

"**ایک مجذوب عارف**" ۔ ایک صاحب تھے، نماز نہیں پڑھتے۔ ان کو بولے حضرت! نماز پڑھو ----- "اچھا پڑھتا ہوں۔ مگر اک لفظ نہیں بولوں گا" "کیا نہیں بولیں گے؟"۔ تم سورۂ فاتحہ پڑھو۔ پڑھے (یہاں تک کہ یہ الفاظ آئے) "**ایاک نعبد و ایاک نستعین**"۔ "بس! یہ نہیں بولوں گا"۔ یہ بھی مغلوب الحال ہیں۔ مغلوب الحال ہونے سے نماز کی طرف توجہ نہیں کر سکتے۔ انہوں، اس غیریت

anned with CamScanner

اعتباری کو، ہیچ پوچ سمجھتے (یعنی بندہ کے تعین کو، اللہ کے وجود حقیقی سے جو اعتباری غیریت ہے اس کو)----- لوگ کیا سمجھ رہے ہیں، مغلوب الحال بولے تو گوہ ہاتھ میں لینا۔ (یعنی غلاظت ہاتھ میں لے لے اتنا دیوانہ اور مجنوں ہے تب ہی وہ مغلوب الحال ہوسکتا ہے۔ ایسا نہیں بلکہ سارے شعور و سمجھ کے باوصف خاص کیفیت یا حال غالب آجائے تو بس وہ مغلوب الحال ہے۔)

"عرفان و جذب کے بارے میں ہدایت" ۔ حبیب! (حبیب علی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا) گم ہونے کے وقت گم ہونا، ہوشیاری کا وقت آیا تو ہوشیار رہنا----- "دو گھڑے" بولے تو کیا کھیل ہے؟ (یعنی جذب و عرفان اور شریعت، دونوں کا حق ادا کرنا ایسا ہے جیسے دونوں کندھوں پر دو گھڑے پانی سے بھرے سنبھال کر اٹھالے جائے)----- ایک اللہ کا فضل ہے۔ جتنا میں سمجھاتا جاتا ہوں، اللہ اس کا یقین دے دیتا ہے۔ (یعنی شاگردوں کو)

۲۸/ جولائی ۱۹۵۹ء سہ شنبہ

"عین ثابتہ جزوی ہے" ۔ عین ثابتہ (یعنی معلوم الٰہی) جزوی ہے مگر اس میں یہ قابلیت ہے کہ بہت سی چیزیں انتزاع کر سکتے ہیں۔ ہر انتزاع کے ساتھ ایک چیز سمجھ میں آتی----- اصل یہ ہے کہ ایک ذات ہے جو ناقابل تکثر ہے۔ اب اس کے بعض حالات کو دیکھ کر اس کی خصوصیتیں معلوم ہوئیں اور ہر خصوصیت کے ساتھ ایک عین ثابتہ اور جیسا جیسا اترتے جائیں گے ایک، منشا ہوگا دوسرے کا اور دوسرا، منشا ہوگا تیسرے کا----- تو عین ثابتہ ایک حیثیت سے کلی ہے اور ایک حیثیت سے جزئی۔ عین الاعیان بنفسہ جزئی ہے۔

"عین ثابتہ محمدیؐ کی حقیقت" ۔ عین ثابتہ محمدیؐ کو جو پھیلاؤ

anned with CamScanner

نصیب ہے وہ دنیا میں کسی کو نہیں۔اس کے مقابل کیا ہے ؟ "الوہیت" ۔ دلیل ؟ **اللہ یعطی وانا قاسم** (حدیث) (اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں)۔ عین ثابتہ محمدیؐ میں کچھ ہے ؟ کچھ نہیں۔(مکمل خالی ہونے کا نام محمد رسول اللہ ہے) ادھر سے ملا تو ادھر دیتا۔ لوگوں کو یہ غلطی ہوئی۔ مشائخوں کو (کہ سمجھتے ہیں) کہ اس پر آثار مرتب ہو سکتے ہیں ----- یہ سمجھنا انتزاعی ہے ----- عین ذات جو بولتے، وہ چیز ہے جو اصلی اور مستقل ہونے کی وجہ سے سب کا منشا۔ بنی ہوئی ہے۔اور اس کو "ہے" بولنا یہ ہمارا انتزاع کرنا ہے۔ اللہ ہمارے انتزاع سے پاک ہے۔ کوئی "ہے" بولے تو کیا" نئیں "بولے تو کیا۔ وہ ہے سو ہے۔

۳۱/ جولائی ۱۹۵۹ جمعہ

" **بے حساب مریدوں کا علم** " ۔ حضرت آپ کے اتنے مرید ہیں۔ کیا آپ کو سب کا علم ہوتا ؟ ----- علم دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک اجمالی، ایک تفصیلی۔ اجمالی علم ہمیشہ رہتا۔ لیکن تفصیلی علم کے لئے متوجہ ہونا پڑتا۔ لیکن متوجہ ہونا چاہے بھی تو متوجہ نہیں ہونے دیتے۔ (یعنی اپنے خیال سے دوسری طرف ہٹنے نہیں دیتے اور فرمایا جاتا ہے۔" تم میری فکر کرو، تمہارے متعلقین کی فکر میں کرتا ہوں") ----- میرے سر کے بال ہیں، کسی ایک بال کو بھی کھینچو، مجھے اس کے کھینچنے کا علم ضرور ہوتا۔ ایک ایک بال کا علم ہے ----- عزرائیلؑ لاکھوں کروڑوں کی روح قبض کرتے۔ ہر ایک کا تفصیلی علم رکھتے کیا نہیں ؟ عزرائیلؑ عالم شہادت میں ہی کئی مقام پر کئی صورتیں لے کر آتے ہیں۔ عالم شہادت میں آنے کے باوجود سب کو اس لئے نظر نہیں آتے کہ فرشتے جس کو چاہیں نظر آتے ہیں، جس کو چاہیں نظر نہیں آتے۔ جیسے جنات باوجود عالم شہادت میں ہونے کے کسی کو نظر آتے کسی کو نظر نہیں آتے۔

anned with CamScanner

"تخت بلقیس کی منتقلی" ۔ ابن عربی (یعنی شیخ محی الدین ابن عربیؒ) لکھے کہ جو تجلی بلقیس کے تخت کی اس کے محل میں ہو رہی تھی ۔ وہ تجلی سلیمان علیہ السلام کے پاس منتقل ہو گئی ۔ وہاں کی تجلی ختم ہوتے ہی یہاں لے لئے ۔ (ہر آن تعینات کو "رحمانیت" سے اعطائے وجود ہو رہا ہے ۔ اور "قہاریت" کی شان فنا کر رہی ہے ۔ اس سلسلہ کو "تجدد امثال" کہتے ہیں اور اسی تسلسل کے نتیجہ میں تمام تعینات و موجودات قائم اور باقی دکھائی دیتے ہیں ۔ ایک آن کے بھی ہزارویں لاکھویں حصے میں جب قہاریت کی تجلی نے تخت کو بلقیس کے محل میں فنا کر دیا تھا تو اس کے ساتھ ہی رحمانیت کی وجود عطا کرنے والی تجلی کو سلیمان علیہ السلام کے محل میں منتقل کر لیا گیا تھا اور یہ "علم کتاب" کے اثر سے ہوا تھا) ----- بلقیس کا تخت ایک تجلی ہے تجلیات میں سے ۔ تم بھی ایک تجلی ہو تجلیات میں سے ----- اصل بات یہ ہے کہ ہر ایک کی کوشش ہر ایک کی طلب پر ہے ----- "ہم ہاتھ ہلائیں گے نہ پاؤں ۔ مرشد مجھے اپنا جیسا ولی بنالے" ---- کیسا بنائیں گے ؟ (عمل اور جہد کی ضرورت ہے ۔ "والذین جاھدو فینا لنھدینھم سبلنا" (آیت)

۳/اگست ۱۹۵۹ء روز دوشنبہ

"تعویذ لکھنا" ۔ تعویذ حرفوں میں لکھنے اور ہندسوں میں لکھنے سے کیا ہوتا ہے ؟ ----- ہندسوں میں لکھے تو وہ باطن سے متعلق ہے اس لئے اندر گھستا ۔ باطن کی چیز ہے اس واسطے باطن پر اثر کرے گی ۔ ظاہر قوی تر ہے باطن سے ۔ ایک ایک حرف کو لاکھ سوا لاکھ بار پڑھیں تو اس کی زکوۃ ہوتی ہے ، لکھیں تو اس حرف کے تحریر کی زکوۃ ہوتی ۔

"کمالات کی سیر" ۔ (پہلے سیر فی الشیخ للشیخ ۔ پھر سیر فی الشیخ لرسول اللہ پھر سیر فی الشیخ للہ ۔ اس کے بعد سیر فی رسول اللہ لرسول اللہ پھر سیر فی رسول اللہ للہ ۔

anned with CamScanner

اس کے بعد مقام ہے سیر فی اللہ للہ کا، لیکن یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے)۔فی رسول اللہ لرسول اللہ، للہ۔یہ بڑے شیوخ، غوث پاک وغیرہ سے خاص ہے ----- میرا شیخ اتنا بڑا ہے، میں فی الشیخ میں ہی رہتا ہوں، للہ بھی ہے لرسول اللہ بھی ہے، یہ سب شیخ میں ہے----- فنافی اللہ، دیکھنے کو فی اللہ ہے، حقیقت میں فنافی الشیخ ہے للہ۔شیخ کے کمالات ہیں تو للشیخ اور رسول اللہ کے کمالات ہیں تو لرسول اللہ اور خدا کے کمالات ہیں تو للہ----- شیخ رسول اللہ اور اللہ کو جیسا سمجھتے تھے ویسا سمجھنے لگے۔پہلے شیخ میں جو باتیں ہیں یعنی شیخ رسول اللہ اور اللہ کو جیسا سمجھتے تھے وہ دیکھا، اور خیال کرنے لگا کہ "میں کچھ ہوں"، اور شیخ سے بڑا ہوں۔(یعنی یہ غلط فہمی ہو گئی)

"قاضی پورہ کو جانا" ۔آپ کے رہتے ہوئے قاضی پورہ کو دوڑ دوڑ کے کیوں جاتے مریدین آپ کے؟ ----- میں بولا باوا! میرے میں، میرے شیخ میں یہ فرق ہے، میرا کام تربیت کرنا ہے اپنے مریدوں کی۔دھپے لگاتا ہوں، تنبیہ دیتا ہوں انہوں نئیں کرتے۔تنبیہ ان کے ذمہ نہیں ہے۔دینا، کھلانا ان کے ذمہ ہے۔" کھانا کھاکے آیا تو؟ یہ لے، میں دیتا ہوں"----- تربیت والا مارتا پیٹتا، سکھاتا۔

"گم شدہ سونے کی زنجیر مل گئی" ۔ایک زنجیر کھو گئی معین الدولہ کی اماں کے گھر میں۔معین الدولہ کی اماں ایسا بولے، "بی بی نانا حضرت کو پکارہ انہوں دلاتے تو یہ صابر میاں کی بہنیں وغیرہ بولیں "قاضی پورہ کے نانا حضرت! میں آپ کے ہاتھ بیچی" ذرا اسی دیر نہیں ہوئی تھی کہ مل گئی۔(آج بھی کوئی چیز گم ہو جاتی ہے تو متوسلین قاضی پورہ کے خواجہ صاحب کو پکار کر عرض کرتے ہیں کہ "میں نے اپنی فلاں چیز آپ کو بیچ دی"۔چیز مل جاتی ہے تو کچھ شیرینی وغیرہ لاکر آپ کے نام فاتحہ ایصال کر کے بانٹ دیتے ہیں)

nned with CamScanner

"غوث وقت اور گزشتہ اقطاب" ۔ صاحب وقت (اسے غوث وقت بھی کہتے ہیں ۔یہی اپنے وقت کا خلیفۃ اللہ فی الارض ہوتا ہے) کا گزشتہ اقطاب سے کیا تعلق رہتا ہے ؟ سابقہ اقطاب کا پوزیشن جاگیردار کا اور موجودہ صاحب وقت کا پوزیشن سرکاری حاکم کا رہتا ہے ------ بزرگان دین کے اوپر آپ غور کرتے جاؤ بہت کچھ کھلتا ۔ "صاحب وقت" اقتدار اعلیٰ کا جانشین ہے ----- ہمارے حضرت کے وقت سب صاحبوں میں جو مقابلے ہوئے تفصیلی طور سے جانتا ہوں ۔خدائی قوت ان کے پیچھے رہتی ہے ----- حبیب ! ایک صاحب دیکھے، ایک لمبے میز کے اطراف تمام بڑے بڑے اقطاب ہیں ----- ایک صاحب (یہ خود حضرت قبلہ ہیں جو خواجہ میاں (غوث وقت) کے دربار میں موجود ہیں ۔ایک صاحب کو حکم ہوا (یہ خود حضرت قبلہ ہی ہیں) تم جاؤ ! زکریا ملتانیؒ کے پاس جاکے بولو، "بلا رہے ہیں "۔ تو وہ صاحب گئے ۔"السلام علیکم ! آپ کو یاد فرمارہے ہیں "۔ تو ایسا بولے "میں ،جو حکم ہوا وہ قبول کرلیتا ہوں، لڑائی جھگڑے میں شریک نہیں ہوتا "۔ جاکے بولے ،انہوں ایسا بول رہے ہیں ۔اچھا ! حضرت خواجہ باقی باللہؒ کے پاس جاؤ، جاکے بلاکے لاؤ----- "حضرت ! آپ کی یاد ہورہی ہے ،چلنا "۔"نئیں آتا میں ،تو کون ہے بلانے والا مجھے ؟ حضرت میں تو حکم سے آیا ہوں ،آپ کو چلنا پڑے گا "۔لڑنا شروع کئے انہوں اور جو صاحب آئے تھے ان کو گرادئے ----- انہوں جاکر بولے ----- اللہ تیرے کو ہاتھ پاؤں نئیں دیا ؟ جالے کے آ----- گئے ----- "حضرت چلنا ،حضرت چلنا "۔ارے ! بھلے آدمی !! ابھی پنجی کھایا سو بس نئیں ؟ ۔ "سو وقت آؤں گا، سو وقت پنجی کھاؤں گا، لیکن انہوں جو حکم دئے ، مرے دم تک اس کی تعمیل نہیں چھوڑتا "۔ "کیا کرتا تو ؟ "----- "کیا کرتا ! ----- ایسا کرتا ہوں (لپٹ کر پکڑلینے اور اوپر اٹھالینے کا اشارہ کرتے ہوئے) پٹخ دیتا ہوں نئیں تو ،چلتے کیا بولتے ؟ "----- "شاہی زور پر اکڑ رہا ہے !"۔"آپ میرے مرشدوں میں ہیں،

anned with CamScanner

مگر حکم کو کیا کروں میں ؟ اور ان کے حکم کو ٹال نہیں سکتا چاہے مجھے کتنا ہی ضرر پہنچے ------ ایسا آدمی صاحب وقت ہوتا------ اپنی قوت کو بھی آزمائے کہ پٹخی دے تو کھا گئے ۔ جاگیر دار صاحب کی قوت کو بھی آزمائے کہ ان سے پٹخی کھا گئے ۔ اور شاہی قوت کو بھی آزمائے کہ پٹخی دینے والے صاحب کو جکڑ کر لے گئے ------ صاحب وقت سب امور میں اپنے شیوخ کے زیر اثر رہتا ہے سوائے ان احکام کے جو اس پر راست جاری ہوتے ہیں ------ اس کا فعل خدا کا فعل اسی وقت ہوتا جب ان اپنی طرف سے کچھ حرکت نہ کرے ۔ اپنی طرف سے لگتے لگائے تو اتنا کم (یعنی اتنا فعل خدا کا فعل نہ رہا)

۵/ اگست ۱۹۵۹ء روز چہار شنبہ

"**ابو العباس احمد بدویؒ**" ۔ ابو العباس احمد بدوی، مصر کا شہنشاہ، جیسا یہاں حضرت خواجہ اجمیری ہیں ۔ عبا پہنے ہوئے، اگال سر پر، "ارے بدوی! یا بدوی! لوٹنا آتا تجھے، کچھ دینا بھی آتا ہے ؟ ۔ لی تمہارے بھائی کا دیا (یعنے اپنے مرشد کا) دیا میرے پاس بہت کچھ ہے ۔ مگر میں "بدوی" ہوں بول کے کیا منہ لے کر بولوں ؟ جب تک کچھ نہ ملے ------ ایسا بولے، "میرے اندر سے دیکھ، میں تیرے اندر رہتا ہوں ۔ کیا ہوتا سو دیکھ" ------ ان کی صورت کوئی دیکھ نہیں سکتے تھے، منہ پر نقاب رہتا تھا ۔ کسی نے اصرار سے دیکھا تو مر گیا ۔

"**قادری، چشتی یا نقشبندی**؟" ۔ عنایت علی صاحب ایسا بولے، آپ "چشتی" بھی ہیں، "قادری" بھی ہیں ۔ سب ہیں ؟ ۔ میں بولا، "دیکھو میرے کو کھانا دیتا غوث عبد القادر، میں جی رہا ہوں اس کے کھانے پر ۔ اجمیر کے خواجہ میٹھا دیتے ۔ بہاؤ الدین نقشبند میوے دیتے ۔ ایک صاحب ٹوپی پہناتے، ایک صاحب شیروانی پہناتے (یعنی سہروردی، رفاعی، بدوی مختلف سلسلوں کا فیض حاصل ہے)

nned with CamScanner

"الیاس برنی صاحب کے والد کی رائے" ۔ "محبان خدا" کا مضمون لکھا تو الیاس برنی صاحب کے والد بولے کہ "یہ آدمی کیا بڑا آدمی ہے! کہ اتنے بڑے شیوخ کے طرز و ذوق کے متعلق اپنی رائے رکھتا ہے، اور سب کا ادب کرتا ہے ----- تو اس کے ساتھ جا رہا ہے۔ اتنے بڑے آدمی کے ساتھ! اللہ تیری حفاظت کرے۔ (مولوی ابراہیم صاحب جو الیاس برنی صاحب کے والد تھے انہوں نے یہ نصیحت اس وقت فرمائی جب یہ حضرت قبلہ کے ساتھ حج پر جا رہے تھے۔ انہوں نے حضرت قبلہ سے ہمیشہ استفادہ کیا۔ انہوں نے حضرت کے صاحبزادے کو اپنی لڑکی بھی دی جو اب پاکستان میں ہیں۔)

"یاقھار" ۔ میں ایک وقت "یاقھار" کی زکوۃ دینے لگا۔ ایک شیطان آیا۔ میں اس کو پکڑ لیا۔ وہ بڑا ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ میں اس کی کمر سے لٹک گیا ----- اب پکارا خواجہ میاں کو (حضرت کے مرشد خواجہ سید محمد صدیق محبوب اللہ) ----- فرمائے "یاقھار" کی تجلی تو اس پر بھی ہے، اس واسطے اور قوی ہو رہا ہے ان۔ اور پڑھو اور بڑا ہوگا" ----- "کیا کروں؟" ----- "ایسا بولو **یاموجود انت الموجود وماسواک المفقود** ----- ان چھوٹا ہوتا گیا اور مفقود ہو گیا۔

"جعله دکاً وخر موسیٰ صعقاً" ۔ (اس پہاڑ کو پارہ پارہ کر دیا اور موسیٰ غش کھا کر گر گئے۔ اس کا مطلب یہ ہے) یعنی موسیٰ ایک پیغمبر تھے۔ ان کی "انانیت" کا پہاڑ بہت بڑا تھا۔ وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ ورنہ وہ "جبل طور" تو اب بھی ویسا ہی کھڑا ہے۔ ان کی انانیت بہت بڑی تھی وہ چھوڑنے تیار نہیں ہوتی (یہ فنائیت تھی)

"مرشد کے بچے" ۔ شتا! ایک بات یاد رکھو۔ مرشد سے نئیں ڈرنا، مرشد کے بچوں سے ڈرنا۔

anned with CamScanner

۷/ اگست ۱۹۵۹ء روز جمعہ

"اپنے مریدوں کی تربیت" ۔ میں دو کام کرتا ہوں، ذکو اتیں دینے لگاتا ہوں ۔ اور سمجھدار لوگوں کو باقاعدہ پڑھاتا ہوں ۔ اب ہمارے پاس کے لوگ میدان میں نکلیں گے تو ان شاءاللہ بہت کام کریں گے ۔

"روح، صورت اور جسم" ۔ عالم ارواح میں بھی صورت شکل نہیں رہتی، صورت شکل عالم مثال میں آتی ----- انسان میں ایک طبیعت ہے کہ اپنے کو پست و کمزور ظاہر کرے ۔ اس احساس پستی یا عبدیت نے سجدہ کی شکل لی اور عالم شہادت میں نماز بنی ----- میرے پاس ایک مسئلہ ہے کہ جسم جو ہے سوائے اثر قبول کرنے کے کچھ نہیں کر سکتا ۔ یہ سبعہ صفات اوپر سے آئے ہیں، جیسا جسم روح کے تابع تھا، وہ روح بھی کسی کے تابع ہے ----- یہ سبعہ صفات بھی جس کے تھے اس کے تھے ----- یہ بات یاد رکھو ! مرکب چیز مخلوق ہوتی ہے اور وہ خیالی ہوتی

۸/ اگست ۱۹۵۹ء روز شنبہ

" حاکم روح " ۔ **" ونفخت فیه من روحی "** ۔ (اور میں نے اس میں اپنی روح پھونکی) ہر ذرہ میں جب روح ہے ۔ کیونکہ **" وان من شیء الایسبح بحمده "** (اور کوئی شئے نہیں مگر یہ کہ وہ اللہ کی حمد و تسبیح بیان کرتی ہے) تو پھر نطفہ سے گوشت کا لوتھڑا پھر ہڈیاں اور گوشت اور جسم تشکیل پانے کے بعد روح پھونکنا کیا معنی ؟ ----- وہ حاکم روح ہے ۔

" احدیت اور صفات " ۔ ہمارے پاس اللہ کے سوا کوئی نہیں، اللہ تعالیٰ کے صفات ہیں ۔ اللہ تعالیٰ صرف " حجر بحت " رہ کے کچھ کر نہیں سکتا، ایسا نہیں ہے ۔ ہمارے پاس اللہ، صاحب صفات ہے، صاحب آثار ہے ۔ اس واسطے میں اس

anned with CamScanner

بات کو قبول کرتا ہوں کہ بے شک "احدیت" کا مرتبہ ، اس کو تقدم ہے صفات کے مرتبہ سے ۔ ہمیشہ حقیقت اور "انا" جو ہے وہ بسیط اور ایک رہے گی ۔ اور یہ کثرت پیدا ہو گی صفات میں ----- جب وہ صفات والا ہے تو کون کون سے صفات ہیں ؟ ایک تو پیدا بچہ بھی اس بات کو دریافت کرتا ہے کہ کوئی مجھے کھلانے والا ہے (تبھی تو دودھ کے لئے لاتا ہے) اور یہ کھلانا پلانا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ علم نہ ہو ۔ (یعنی کھلانے والے کو بھوکے کا علم) اور اس علم کے ساتھ قدرت بھی ہے ۔ (اس طرح حیات ، علم اور قدرت تین بنیادی صفات ہوئیں اور " علم " کے تحت صفات سماعت و بصارت اور "قدرت" کے تحت دو صفات ارادہ اور کلام ، اس طرح جملہ سات اہم صفات ہوئیں ۔ جن کو "امہات الصفات" اور " سبعہ صفات " کہتے ہیں ----- اللہ کی " انا " جس کو ہم " احدیت " بول رہے ہیں بے شک اس کا مرتبہ اعلیٰ ہے اس میں کثرت کی گنجائش نہیں لیکن وہ بغیر صفت کے نہیں ۔ ہاں صفت کا مرتبہ احدیت کے بعد ہے ، یہ " بعدیت " سرمدی ہے ، زمانی نہیں ۔ (جیسے قفل میں کنجی کی حرکت) میں کنجی کو پھرایا ، پہلے میرے ہاتھ کی حرکت اور پھر کنجی کی ۔ مگر قطعاً دونوں کا زمانہ ایک ہے ۔ ایسا نہیں کہ انگلیاں پھریں مگر کنجی نہ پھری ----- یہ تقدم بالعلیت ہے ، تقدم زمانی نہیں ۔

"**اللہ تعالیٰ کی صفات**" ۔ " حیات ، علم ، قدرت " ، انہیں تین صفات پر تمام عالم کا منڈان قائم ہے ----- میں پوچھتا ہوں (اللہ تعالیٰ مخلوق کو) پیدا کر کے جانا ، جان کے پیدا کیا ؟ (یقیناً جان کے ہی پیدا کیا ۔ ہر تخلیق کار اپنی تخلیق کاری سے پہلے جس چیز کو بنانا ہے جان کا ، اس تفصیلی عملی احاطہ کر کے ہی بناتا ہے ۔ ایسا نہیں ہوتا کچھ بھی کرتے کرتے کچھ بھی بن گیا اور اس کے بعد تخلیق کار کو یہ علم ہوا کہ یہ فلاں چیز ہے) اس واسطے " علم " کا مرتبہ " قدرت " سے پہلے ہے ۔ علم فعل

anned with CamScanner

متعدی ہے، صرف فاعل پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ مفعول کو بھی چاہتا ہے۔ معلوم ہوا کہ "معلوم" بھی وہاں ایک چیز ہے، جہاں "علم" ایک چیز ہے۔ اگر اصطلاحی الفاظ سے کراہت ہے تو میں اسے "معلوم" کہوں گا۔ (واضح یار کہ اصطلاح میں اس کو "عین ثابتہ" کہتے ہیں) ----- پھر اس کے بعد پوچھتا ہوں میں، "معلوم ہے تو آئندہ کیا ہونے والا ہے سب کو اللہ جانتا۔ اس کے معلومات بے حد و بے حساب ہیں ----- صرف جان لینے سے چیز پیدا ہوتی کیا ؟ اس کے ساتھ "قدرت" آکے جی ----- اللہ کو جتنی چیزیں معلوم تھیں وہ تھیں، مگر ان پر اثر کرنے والی چیز کون سی ہے ؟ وہ اسماء و صفات الہیٰ۔ ان سب چیزوں کو "احدیت" کی طرف منسوب نہیں کر سکتے۔ کیوں کہ وہ مفرد چیز ہے۔ اس واسطے (کہا جائے گا کہ) اسماء و صفات کا پرتو ہے ----- اللہ کے اسماء و صفات دو قسم کے ہیں۔ موثر صفات، متاثر صفات پر اثر کرتے ہیں۔ وہ "تاثیر" کس حساب سے ہوتی ؟ تاثیر ہر ایک ("عین ثابتہ" یا "معلوم الہیٰ") کی حقیقت کے لحاظ سے ہوتی۔ معلومات میں بھی کوئی خاص ہے کوئی عام۔ ہر ایک کا عین ثابتہ جدا ہے مگر ایک عین ثابتہ ایسا ہوتا جو سب کو لے لیتا۔ (اسے "عین الاعیان یا "عین ثابتہ محمدی" کہتے ہیں) عین ثابتہ محمدی سے تمام اعیان کو ملتا ہے ----- **اللہ یعطی وانا قاسم** (اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔ حدیث) عام بولیں تو ہر خاص اس کے تحت ہو جاتا ----- اللہ سے عام تر چیز آئے گی، پھر خاص ہوگی، پھر اس سے خاص ہوگی پھر اس سے خاص ہوگی۔ حتیٰ کہ ہر آن ایک چیز آئے گی۔

"معلومات الہیٰ سے مخلوقات تک" ۔ معلومات الہیٰ پر، یعنی صفات موثرہ و متاثرہ، معلوم الہیٰ کے موافق جمع ہوئے۔ جمع ہوتے ہی یہ دنیا کی چیزوں کی ابتداء ہوئی ----- ابتداء میں عام چیز نمایاں ہوگی اور رفتہ رفتہ خاص ہوگی۔ اول باریک بارے ریزے (Atom) سب سے پہلے اللہ نے "جوہر ہبا" کو

anned with CamScanner

پیدا کیا۔ یہ صوفیوں کا محاورہ ہے۔ "ہباءاً منثوراً"۔ باریک باریک چیزیں جو پھیلی ہوئی ہیں۔ پھر بعد میں ایک اجتماع پیدا ہوا۔ ہر ایک "ہبا۔" میں "سبعہ صفات" ہوتی ہیں، مگر اتنی قوت کے ساتھ نہیں جو کہ جمع ہونے کے بعد نمایاں ہوتی ہے۔ اسماء و صفاتِ الہٰی "جوہرِ ہبا۔" یا یہ کہ ایٹم میں بھی ہیں مگر اتنے قوی نہیں جتنے ایک پتھر میں۔ پتھر سے سر ٹوٹتا مگر "جوہرِ ہبا۔" یہ کام نہیں دے سکتا۔ یہ کام کب ہوتا؟ اجتماعی شکل ترتیب پانے کے بعد ایک روح حاکم پیدا ہوتی ہے۔ وہ روح اس کی "مدبر" اور اس کی چلانے والی ہوگی، اور وہ قوی ہوگی، اس واسطے کہ کئی ذرات کی ارواح پر مشتمل ہے ----- تو کیا ہوا؟ پتھر بنا ----- پھر اس کے بعد ارتقاء حاصل کیا، ستاروں کی وجہ سے آفتاب کی وجہ سے، اسماء الہٰی خاص خاص آثار کے ساتھ آئے تو "نمو" پیدا ہوا۔ پتھر میں پھل نہیں ہو سکتا تھا، اب اس میں یہ قابلیت ہوگی کہ پھل دے گا۔ اور پتھر کے خلاف، طول و عرض میں یہ بڑھے گا۔ اس "قوت نامیہ" کے واسطے، اس کی تدبیر کرنے (اس کو چلانے) اول کی روح سے قوی روح اسے ملی۔ پتھروں کی روح کے اوپر حکومت کرنے والی قوت نامیہ کی روح ----- اور آگے بڑھیں گے، اور ترقی کریں گے تو اس میں جان آئے گی (حیوانات) ----- ہر ذرہ میں جان ہے مگر جو جان "حیوان" میں ہے وہ الگ ہے (اس کی مدبر اور حاکم ہے) پھر اس کے بعد اور ترقی کرتا گیا۔ کون ترقی کرتا ہے؟ قابلیتیں، آفتاب کی روشنی کی وجہ ترقی کرتی گئیں۔ یہ میں لوگوں کے واسطے بول رہا ہوں۔ (یعنی آفتاب کی روشنی وغیرہ کی بات) خدا ہی کے اسماء صفات ایک خاص اجتماع حاصل کرتے ہیں ----- پہلے حیوان تھا، صرف کھاتا پیتا، چلتا پھرتا تھا۔ اب زیادہ قابلیتیں ہوئیں تو، چونکہ جتنا گھوڑا قوی ہو سوار بھی اتنا ہی قوی ہونا چاہیئے۔ اس لئے کیا ہوا؟ انسان پیدا ہوا ----- اللہ میاں کے پاس سے جو جو باتیں آئیں گی تو کس پر آئیں گی؟ اس قوت پر آئیں گی جو انسان کی حقیقت ہے۔ اس کی قدرت میں اور حیوان کی قدرت میں بہت فرق ہے۔

anned with CamScanner

قوت وغیرہ حیواں میں نہیں تھی (انسان میں آئی) ----- اب اس کو بولتا "یہ کام کرو، یہ کام نہ کرو" ۔ "یہ کام کروگے تو فائدہ ہوگا، یہ کرو تو جوتے کھائیں گے ۔

"پیدائش، موت، ثواب و عذاب" ۔ اللہ میاں بولتے "تو سمجھ کہ تو کیا تھا؟ ایک نطفہ تھا ۔ تو اپنی ابتدائی کمزوریوں کو بھول گیا؟ تو ہل نہیں سکتا تھا، چل نہیں سکتا تھا ----- اب اس کے بعد کیا ہوا؟ موت آگئی ۔ موت آگئی تو کیا ہوا؟ وہ گھوڑا الگ ہوگیا، اور حکومت کرنے والی روح (سوار) کو اس سے زیادہ لطیف گھوڑا دیا گیا ۔ گھوڑا تو رہتا ضرور ہے ۔ مر کے چھوٹے نہیں ۔ گھوڑا بھی لگا ہوا ہے اس کے ساتھ ۔ مرنے کے بعد عذاب ثواب اسی وقت ہو سکتا جب گھوڑا ہو ۔ مگر وہ عالم شہادت کی چیزوں سے لطیف تر ہے ----- میرے پاس سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی ہے ہی نہیں ۔ اسی کے اسماء و صفات ایک جگہ گھوڑا بن جاتے، ایک جگہ سوار ----- "تم نہیں تھے ۔ ہم تم سب کو مٹی سے پیدا کئے" ----- مٹی سے میں مراد لے رہا ہوں ایٹم (Atom) ذرات ----- قرآن کو مانو، قرآن کے بغیر تمہاری کوئی رہنمائی نہیں کرے گا ----- لوگوں کو غلطی یہ ہوتی ہے، "مرنے کے بعد یہ گھوڑا نہیں ہے"، حالانکہ دوسرا گھوڑا ملتا، یہ نہیں جانتے ۔ اس واسطے سمجھتے کہ عذاب بھی کیسا ہوگا مرنے کے بعد؟

"شیطان سے دھوکہ نہیں کھائیں گے" ۔ میرے یہ بچے! انشاءاللہ شیطان سے بھی دھوکہ نہیں کھائیں گے (ہم حاضرین کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) شیطان بھی آئے تو بولیں گے، "ارے! تو بھی ایک نشانی ہے میرے میاں کی"

ooooo

anned with CamScanner

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

نام کتاب : "فیوض صحبت" (حصہ سوم)
نام مصنف : ابوالمجاہد سید خیرالدین قادری قدیری
سنہ اشاعت : ڈسمبر ۱۹۹۶ء
باراول : ایک ہزار
کمپیوٹر کتابت : جناب جلال الدین اکبر
: "اردو کمپیوٹر سنٹر" فون : 4530850
: داراب جنگ کالونی - مادناپیٹ - حیدرآباد ۵۹
طباعت : اوایس گرافکس آفسیٹ پریس - حیدرآباد
قیمت : -/30 روپئے

===== ناشر =====

القدیر پبلیکیشنز 241-3-16 ، چنچل گوڑہ، حیدرآباد 500024
ٹیلیفون نمبرات : 529760 ، رہائش : 529653

===== ملنے کا دوسرا پتہ =====

○ "حسرت اکیڈمی" - "صدیق گلشن" قریب بہادر پورہ
حیدرآباد (اے - پی)

فون - 3564555 جانکی نگر، ٹولی چوکی - حیدرآباد

anned with CamScanner

درسِ لوائح جامیؒ

جامیؒ بڑے پائے کے شاعر، عاشق رسولؐ، عارف اور تصوف کے اعلیٰ نظریے کے حامل ہیں۔ بڑے عالم اور بزرگ گزرے ہیں۔ لوائحِ جامی فارسی زبان میں تصوف کی اہم کتاب ہے۔ حضرت قبلہؒ کے پاس کے دروس میں ایک درس اس کا بھی ہے۔ آپ کے ترجمے اور تفہیمات کو اس کتاب میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت۔/20 روپے۔

"فیوض صحبت"

(حصہ اول) حضرت قبلہ کے آخری دور کے اہم دروس و ارشادات کو آپ ہی کے الفاظ میں ہو بہو ریکارڈ کر لیا گیا ہے۔ دین و دنیا کے سارے علوم کے جواہر پارے ہیں جس کی قدر وہی کر سکتا ہے جو حضرت ممدوح سے واقف ہے۔

قیمت۔/30 روپے۔

• القدیر پبلیکیشنز 16-3-241 ۔ چنچل گوڑہ حیدرآباد 24 فون نمبر 529760

• حسرت اکیڈمی •• صدیق گلشن • ۔ قریب بہادرپورہ حیدرآباد ۔ (اے۔پی)

کتابت سے طباعت تک تمام مراحل ہمارے ذمے

اردو کمپیوٹر کتابت

روزانہ سو صفحات کی رفتار سے بالکل واجبی داموں پر

علاوہ ازیں فارسی، انگریزی، عربی اور اردو مقالوں (Thesis) کے لیے خاص رعایت ۔ وقت کی پابندی ہمارا نصب العین ہے ۔ رابطہ قائم کریں

JALALUDDIN AKBAR

PH: 4530850

URDU COMPUTER CENTRE

OPP. JAMA-E- AYESHA NISWAN (New Building)

17-1-181/M/35 DARAB JUNG COLONY

MADANNAPET HYDERABAD 500659 (A.P)

nned with CamScanner